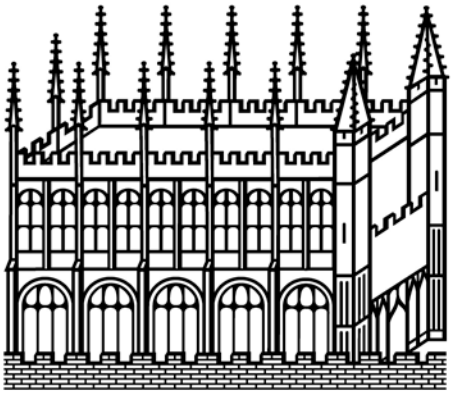


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

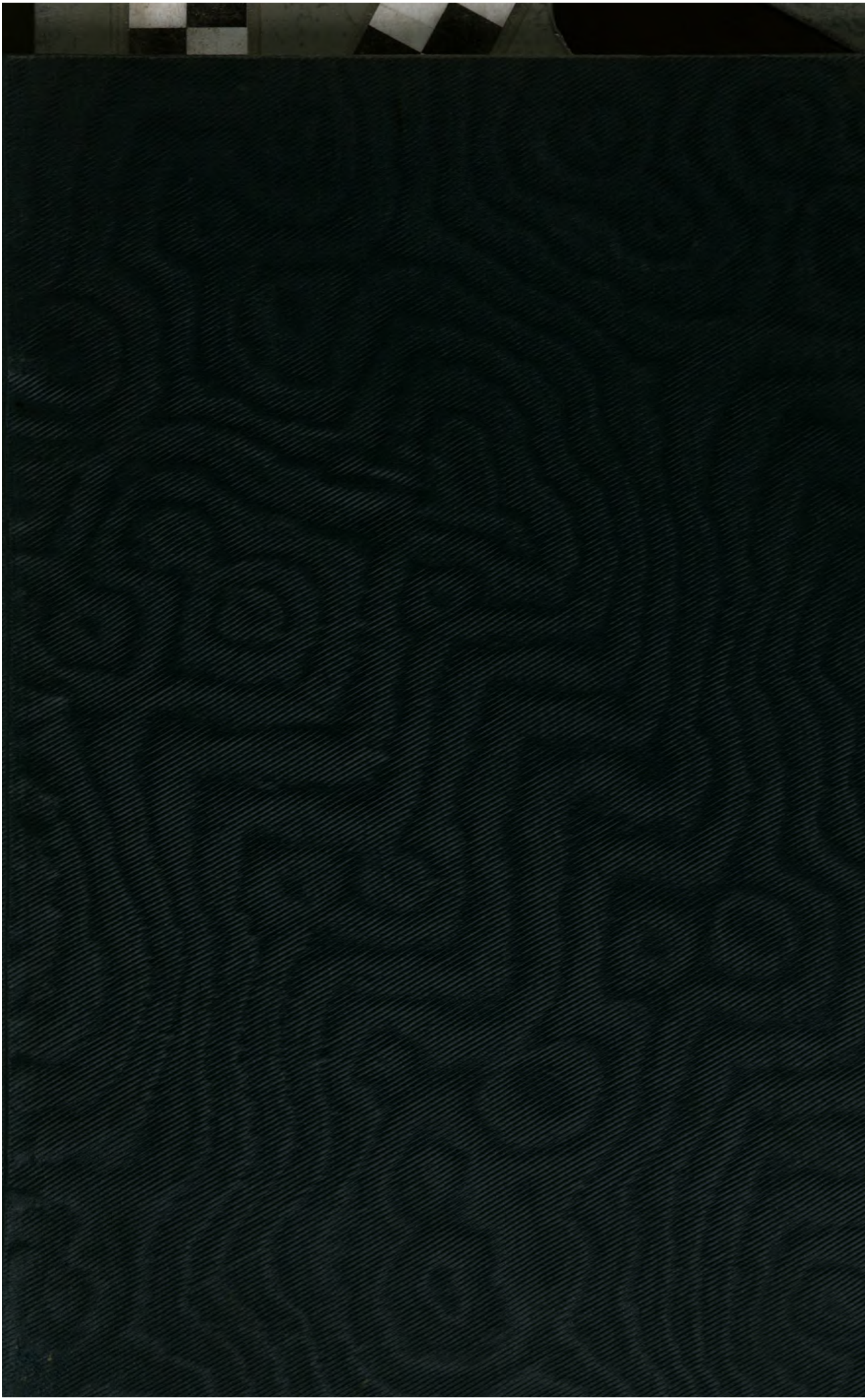
This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

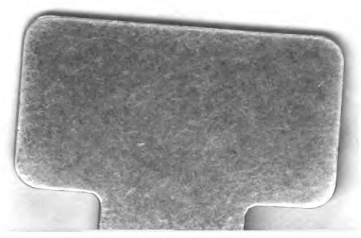
For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.





16.B.90

16B90



INDIAN INSTITUTE

خاتمۃ الطبع

بعد ادائے شکر خداوند نعمت حضرت محمد مصطفےٰ کے اور پر دانایان غوامض حقیقت اور ماہران رموز شریعت کے واضح ہو کہ اندنون ایک رسالہ نظم اردو برکت وفیض کا ہم پہلو جسکا نام تذکرۂ رسول اکبر ہے اور اسم تاریخی احوال پیغمبر ہے یہ رسالہ اسم بامسمی کا مصداق ہے سب ناظرین کا اسی پر اتفاق ہے مصنف اسکے ماہر فنون حکیم شیخ امانت علی صاحب ولد حکیم شیخ ولی محمد صاحب رئیس مقام نانوتہ ضلع سہارنپور ہین کہ جنکی طرز بیان سے ظاہر ہی کہ یہ صدجان و دل سے ثناخوان حضرت خواجہ عالم اور مداح فخر بنی آدم یعنے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین مصنف موصوف نے بہت بڑی کوشش اور عرق ریزی سے عمدہ عمدہ روایات معتبر سے اس رسالہ کو نظم اردو مین لکھا ہے اور جملہ احوال حضرت سرور کائنات کا ابتدای ولایت باسعادت اور حال رضاعت وشیر خوارگی کے وقت سے جو جو حالات مصابرت پر مصیبت اور ادائے شکر بر نعمت اور زمانہ بعثت سے جو جو مجاہدات اور ظہور معجزات باہرات اور حال معراج شریف کا جو کچھ گذرا ہر ایک حال کو من اولہ الی آخرہ تا وفات شریف کمال بساطت و وضاحت سے تحریر کیا۔ رسالۂ مذکور موافق فرمایش مصنف موصوف کے مطبع گرامی سرچشمۂ فتوت ومروت

جناب منشی نول کشور صاحب دام اقبالہٗ مقام لکھنؤ ماہ اپریل ۱۸۷۵ عیسوی مطابق ماہ ربیع الآخر ۱۲۹۲ ہجری مین باحسن وجود حلیۂ انطباع سے آراستہ ہو کر آویزۂ گوش روزگار ہوا۔ امید درگاہ باری سے ہی کہ عاشقان کرخیر حضرت خاتم المرسلین بمقتضای ذکر الحبیب لیبب دل وجان سے پسند کر کے خرید فرماوین گے

بو عبیدہ اور ابو بکر و عمر | چلدیے یہ سنتے ہی والا گہر | کار جملہ اسمین کر کے ملتوی | اسقدر اسمین جو جلدی کی گئی
درحقیقت اسمین یہ ایک بھید تھا | بر خلاف ہو جانہ حکم مصطفےٰ | یہ خلافت ہو مہاجر کو نصیب | اور رہین انصاریان اونکے حبیب
جاکے یہ داخل ہوئے اندر مکان | جسمین ہے موجود سب انصاریان | گفتگو آئی خلافت کی وہان | بولے ہو کر اک زبان انصاریان
ایک ہم سے اور ایک تم مین سے امیر | ہوئین اس عہدہ خلافت پر نصیب | تاکہ ملکر ہوئین دونون حکمران | شرع مین ہوتی ہے یہ بنیاد کی کہ زیبان
اونکو یہ صدیق اکبر نے کہا | بھولے ہو تم کیا حدیث مصطفےٰ | بعد میرے ہون خلافت پر قریش | اور انصار اونکے رہے یار خویش
ہین قریشون سے مہاجر اولا | بس تمام اسمین اب تکرار کیا | وہ حدیث ہر ایک کو یاد آگئی | سب نے ملکر اوسکی بس تصدیق کی
بعد رد و قدح یہ پایا قرار | ہو خلافت پر ابو بکر استوار | ہاتھ پر صدیق کے فاروق نے | پہلی بیعت خود کی پھر مخلوق نے
جبکہ بیعت سے فراغت کر چکے | آکے شامل غسل حضرت کے ہوئے

نام غسالان و شرکایان غسل جناب سرور کائنات

غسل حضرت کو جنہون نے سے دیا | ایک تھے عباس و دیگر مرتضےٰ | اور سوا اونکے تھے وہان جنمین کسی | نام اونکے کرتا ہون مین اب بیان
تھے ابو بکر اور اوسامہ اور شم | فضل و سقران تھے یہ سب آلودہ غم | کپڑے پہنے غسل حضرت کو دیا | پردہ غایت ستر پوشی کا کیا
جبکہ تجہیز اور تکفین کر چکے | بس نماز آکر وہان پڑہنے لگے | جوق جوق آتی تھی صدہا مردمان | اور نماز ین پڑہتے تھے آکر وہان
دن دوشنبہ کو بجائی وقت | دفن حضرت کو کیا ہے رات کی | عائشہ کی گھر کے اندر جسمہ پاک | گور بغلی مین کیا آلودہ خاک
ہو چکا قصہ نبی جیو کا تمام | پہونچی اونکی روح پہ صلوات و سلام | یا خداوندا بحق مصطفےٰ | کفر سے اور شرک سے مجکو بچا
اور نبی جیو کی شفاعت ہو نصیب | اور رہے راضی ترا مجھسے حبیب | اونکی امت مین رہون جبتک جیون | امتی ہو کر قیامت مین اوٹھون
جو کہ اس نسخہ مین تحریر آت ہے | حرف اور لفظون سے تسطیر آت ہے | جسقدر نقطہ ہون اسکو در شمار | اونپہ اعداد حروف ہون بر سبیل
ضعف در ضعف اونپہ صلوٰۃ و سلام | روح پاک حضرت پہ ہر دم اور دوام | ای امانت کر تو اسکو اختتام | ہو نبی کی روح پہ صلوٰۃ و سلام

بیان نام و نشان مولف کتاب و استدعا مغفرت خود

کر چکا ہون جب یہ سب قصہ تمام | حال پیغمبر کیا ہے اسکا نام | نام ہی اسکا مطابق حال کے | اور برآمد نام سے تاریخ ہے
ای امانت تجکو حق کا کر ادا | نظم یہ قصہ ہوا سر تا بپا | نظم جس سے مین کیا قصہ یہ سب | مثل تصنیفات لطف و کافی کی
تھی حبیب اللہ و تاریخ انبیا | اور مولود شہیدی با صفا | اور علاوہ انکے دیگر اور بہی | تا تجھی معلوم ہو ای مہربان
منتخب اونسے کیا یہ سب تمام | صفحہ ہستی پہ تا ہو میرا نام | لکھتا ہو لگا اپنا سب نام و نشان | میرے اوستاد ہین گے ممنون دہلوی
جو تخلص ہین وہ ہی نام ہی میرا | پر علی کے ساتھ پیوستہ ہوا | ساکن نانوتہ ہون ابن دلی | اوسکو اصلاح دین خطا پوشی جہان
قاریون سے کرتا ہون یہ التجا | رکھین در دیدہ میری سہو و خطا | اور از راہ عنایت بیکران |

گر بقائی حق تمہین منظور ہے — جان دینے مین نہ پرواہ کیجیے — یون کہا حضرت نے عزرائیلؑ کو — کام اپنے مین نہ تم غفلت کرو
جو کہ ہے مرضی جناب کردگار — وہ ہی مرضی ہے میری ای نامدار — قابض الارواح فی بیلا کی بانہ — رکھی سینہ پر رسول پاکذات
سینہ پر وہ بار تھا مثل پہاڑ — بیقرار ہوتی تھی حضرت بار بار — قوت جسمی لگا پھر اپنے تئے — ہر رگ و پی سے لگا روح کھینچنے
سرخ کا ہو زرد گہہ ہوتا تھا رنگ — کاہی تھا وہ رنگ ہم رنگ پلنگ — عرق چہرہ پر تھا حضرت کے روان — اور تھی تکلیف ہر دم بیکران
کہتے تھے للموت سکرات النبیؐ — فی الرفیق الاعلیٰ وہ فرماتے کبھی

پرواز کردن بروح رسول مقبول بمکان فردوس برین

روح حضرت چھوڑ کر کی خاکدان — ہوگئی فردوس اعلےٰ کو روان — دن دہلی پر یہ ہوا ہی واردات — واصل حق ہی ہوئی عالی صفات
اور ہوا سوز و فغان اگر سی بلند — اونگے دنیا سی شاہ ارجمند — تھی صدا ہر سوی سے گریہ و بکا — سب مدینہ ہوگیا ماتم سرا
پیٹتے تھے سر کو ہر حور و بشر — روتی تھی اس غم سی سب دیوار و در — غلغلہ رونی کا تھا ملکوت مین — عرش کو جنبش ہوئی لاہوت مین
رو کی فرماتی تھے جبرئیلؑ امین — چھوٹی ہم سی اب یہ سب سیر زمین — روز روشن ہوگیا سب تیرہ تر — ابر ظلمت چھا گیا تھا سر بسر
اور خصوصاً اہل بیت خاندان — ہو رہے تھے مثل ماہی کے طپان — حضرت عثمان تھی ساکت سقدر — کچھ رہی اپنی نہ غیرون کی خبر
ہوگئی فاروق کی مختل حواس — کہتے تھی یہ بات ہے بیرون قیاس — اونکا فوت ہونا ابھی ممکن نہین — کیونکہ ذات اونکی ہی ختم المرسلین
دشمنون نے یہ اڑا دی ہے خبر — بلنے حق کو ہین گئی خیر البشرؐ — جس طرح موسیٰ گئے تھے طور پر
جو کہی گام رکھے ہین مصطفےٰ — سر کرونگا اوسکا مین تن سی جدا — کھینچکر وہ تیغ اپنی کو جناب — کر رہی تھے ایسی باتین بیحساب
حضرت عباسؓ بوبکر و علیؓ — فرط غم سے گو تھی اونکو بیکلی — دیکھکر حال عمرؓ صدیق نے — یون کہا اوس صاحب تحقیق نے
مومنان رفع کرو ہم و خیال — تھی یہی مرضی رب ذوالجلال — بعد ازان صدیق نے خطبہ پڑہا — آیۃ قرآن کو شامل کیا

خطبہ خواندن صدیقؓ اکبر بمقدمہ وفات جناب سرور کائناتؐ

بعد حمد و نعت کے ای مومنان — گوش دے سے تم سنو اوسکا بیان — یا محمدؐ ہی جوار شاد خدا — اوسکا مطلب تمکو مین کرتا ہون ادا
یعنے خالق کی محمدؐ ہین رسول — دین برحق کے ہین یہ اصل الاصول — اوس سے پہلے ہو چکے صد ہا نبی — یہ محمدؐ ہین رسول آخری
کیا وہ گر مرجاوین یا ہو دین شہید — دین حق سے تم یہ کیا ہوگی امید — اوس سے کیا نقصان اللہ کا ہو
لیکہ اس نعمت کا جو شاکر رہے — جو کوئی چھوڑیگا اپنے دین کو — سونپی کی آج رحلت ہو چکی
جو عبادت کرتا تھا ذات خدا — جو عبادت کرتا تھا ذات نبیؐ — جانمد رحلت کر گئے خیر البشرؐ
اور ہر اک کو یقین کامل ہوا — حق تعالےٰ ہیگا حی دائما — اور گئے حجرہ مین حضرت تھی جہان
کی بہت جا کر وہان زاری بکا — پھر کی اصحابون سے تعزیت ادا — تعزیت کی اور کیا آہ و فغان
پہونچی پھر صدیق اکبر کو خبر — جمع انصاری ہوئی آکہ جای مہ — کرنا چاہتی ہین خلیفہ وہ اوسے

یہان ملک حضرت کی کوشش تمام — دوا جازت تم عمر کو ہون امام — ہوئی ناخوش بولی ختم المرسلین — کوئی جز بوبکر کے لائق نہین
یہ تمہاری ہین گی باتین ناپسند — رتبہ بوبکر ہے سب سے بلند — بعد میری سب یہی ہین وہ بہتر ہین — کیونکہ ہین گے وہ مسلمان اولین
پس مؤذن نے بحکم مصطفےٰ — کر دیا بوبکر کو وہان پیشوا — ہو گئے صدیق اکبر جب امام — اور نہ دیکھی وہان قدم خیر الانام
آگیا اونکو نبی جیو کا خیال — ہو گئی گریہ سے وہ آشفتہ حال — اور جماعت سب ہوئی گریہ کناں — کرتا تھا ہر مقتدی آہ و فغان
پوچھا حضرت نے یہ کیا ہے ماجرا — ہو رہا ہے کس لیے زاری بکا — در جواب اوسکے کسی نے یون کہا — آپکی خالی جو ہے مسجد مین جا
اسلیے ہر ایک کرتا ہے بکا — یہ نہین مقدم سے وہ یا مصطفےٰ — دوش پر عبد اللہ کے کر کے ہاتھ — آئی مسجد مین نبی والا صفات
آہو فی صدیق کی حضرت امام — مقتدی صدیق کے تھے سب انام — کی نبی جیو نے امامت آخری — پھر نہ آئی ہین وہ مسجد مین کبھی
جب فراغت آیا وس سے پا چکی — طور وعظ اسطور فرمانے لگے — موت کا ہر اک کو ہے چکھنا مزا — ماسوا اللہ ہے گی ہر اک کو فنا
ذات حق کے ہی گے حی لایموت — کل فانی سے ہے صاف اسکا ثبوت — ہو نیوالا ہون مین اب تم سے جدا — صبر کرنا ہر مصیبت پر سدا
کہکے حضرت اوڑھ گئی چادر منہ پر گھر — اور مرض بڑھتا تھا ہر دم بیشتر

در تصدیق خلافت ابوبکر رضی اللہ عنہ

ایک دن وی کا بیان جی یکجا لکھا — یون کہا عباس نے یا مرتضےٰ — اب ہے ہماری نبی جیو پر کمال — زندہ رہنا اس مرض سے ہے محال
تم نبی جیو سے خلافت کے لیے — واسطے اپنے سعی کچھ کیجیے — یون دیا اونکو علی جیو نے جواب — تذکرہ اس بات کا ہے نا صواب
جب ہوا سورہ اذا جا کا نزول — کی لقائے حق نبی جیو نے قبول — مجھپہ بھی یہ راز بستہ کھل گیا — جلد فرماوین گے رخصت مصطفےٰ
بعدہ ذکر خلافت آگیا — یون لگے فرماونے خیر الورا — جو کہ ہے بوبکر اصحاب کرام — میری جا پر ہونگے یہ قائم مقام
ہر کسی سے ہین گی یہ افضل ترین — اور ہین گے یہ صحابہ اولین — در حقیقت ہین یہ میری یار و غار — روز اول سے ہین مجھپر جان نثار
باوجود ہونے صدیق کے — کسکو یہ عہدہ خلافت مل سکے — ہے یہی مرضی جناب کبریا — میری جا بوبکر ہو فرمان روا
سنکے عباس اسکو چپکے ہو رہے — اور باتین اونسے پھر کرنے لگے

وفات یافتن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بارہوین اول ربیع دن پیر تھا — عایشہ کے گھر مین تھے خیر الورا — عایشہ کے سینہ و گردن کے میان — تھا سر و گردن نبی خیر الزمان
تھی مرض کی آپ پر شدت بکمال — اضطراب سے تھے آشفتہ حال — آئی جبریل اور میکائیل بھی — اور اونکے ساتھ عزرائیل بھی
عرض عزرائیل نے کی یا نبی — قبض روح آیا ہون کرنے کو ابھی — قبض روح کرنی کا سب پہ ہے مجاز — پر تمہارے سامنے ہون با نیاز
جسقدر دنیا مین آئی ہین نبی — ہر کسی کی قبض روح کو مین کی — پر نہ لی اونسے اجازت مین کبھی — بے اجازت روح اونکی قبض کی
جسقدر تم چاہو دنیا مین رہو — سر بسر سے ہے اجازت آپ کو — حکم ہو تو قبض کر لون جانکو — ورنہ ہے جاؤن بھی اپنی میکدہ
آپنے دیکھا بسوئے جبرئیل — اور کہا کیا مرضی ہے رب الجلیل — عرض کی جبرئیل نے اے شاہ دیں — ہر کسی سے آپ ہین افضل ترین

چاردن قبل الوفات شاہ دین — پنجشنبہ کا وہ دن تھا بالیقین — ہو رہا تھا جو کہ اک مجمع وہان — یون لگی فرمانے خیر الزمان

لاؤ تم اسوقت دوات و قلم — تاکہ کر دون ایک کتبہ مین رقم — تا مغالطہ ہووے نہ تدبیرات مین — اور قصور ہووے نہ احکامات مین

بعضے بولے کیجے اسکا انصرام — بعضے بولے التوات کیجے یہ کام — بعضے بولے پھیر دوبارہ پوچھ لو — جو ہو مرضی آپ کی سو دہ کرد

درجواب اون سب کے یون بولے عمر — ایسی حالت مین نہ تکلیف انکو دو — چاہیے اسوقت جیسے ہو رہو

دین کا مطلب نہین باقی رہا — کیونکہ اکمالت لکم ہے آچکا — اور اتممت علیکم نعمتے — آیتہ یہ قرآن مین ہے آچکے

اور دنیا کا اگر ہے کوئی کام — جان و دل سے ہم کرینگے انصرام — جبکہ زائل انسے ہووے جا گا مرض — پوچھ لیجیو آپکی کیا تھی غرض

رو دو قدح پھر لگی ہونے بہم — اور ہوا انکرار وہان لاؤ نہ نہم — شور ہوا معلوم حضرت کو زبون — یون کہا تم یہانسے جاؤ بدون

سبکے سب وہانسے نکل کر چلدیے — بس صرف گھر مین رسول اللہ رہے — چاردن تک پھر رہی زندہ نبیؐ — ذکر لکھنے کا نہ آیا پھر کبھی

پھر زبانی آپ نے ایسا کہا — سلام کو چاہیے کرنا ادا — اونی کوئی سیکھنے اسلام کو — دیجیو انعام اونکو شاد ہو

مشرکین ہین گے عرب مین جسقدر — اونکو خارج کرنا یہانسے سب — تیسری کرنا اوسامہ کو رون — دیکھو لشکر ساتھ اونکے بیکران

باپ کا حاکر کے لو وہ انتقام — رکھنا ہر سہ کام کا تم انتظام

حکم فرمودن جناب رسولؐ خدا مودن را کہ ہمہ کس اقتدار ابوبکر کنند

لکھتا ہون حال وفات شاہ دین — تاجدار مالک ملک یقین — در میانی قصہ مین نے لکھدیے — ہین کتابون مین کہ جو باقی رہے

اب عاد اوسکا کرنا ہی فضول — لکھنا حجت ہے مجھے اصل الاصول — آئی جب حج الوداع سو مصطفےٰ — اور مدینہ مین ہوئی رونق فزا

اس سے تو واقف تہی ختم المرسلین — سال آیندہ مین یاد نگا نہین — پر تہی ماہ و وقت و دنسے بیخبر — شکر اور تسبیح مین تہی خیر البشرؐ

اور دوشنبہ کو تہی پیسویں صفر — روم کیجانب کو ہوا لشکر کشی — اشقیائی کی ہی وہانسے سرکشی

روز دیگر آپکو آیا بخار — اور اوئیس کو بنا کر اک لوا — زید کی بیٹے اوسامہ کو دیا

جملہ لشکر پر کیا اوسکو امیر — اور مطیع اوسکے کیے بزنا و پیر — بس مرض کی آپ پر شدت ہوئی

کوچ لشکر کا کیا بس التوا — کل مفصل اسکا قصہ آچکا — دمبدم ہوتی تہی بیماری فزون

تہا رسولؐ اللہ کو شدت سے بخار — درد سر سے تھے نہایت بیقرار — آکی مسجد مین پڑہا کرتے نماز

ہو چکی اک روز مسجد مین اذان — اور نہ آئی گھر سے وہان خیر الزمان — آئی سے مسجد مین وہ لاچار تھے

پھر مؤذن نے در دولت پہ جا — عرض کی تشریف لاؤ مصطفےٰ — سب جماعت مسلمین تیار ہے — ایکا ہونا صرف درکار ہے

درجواب اوسکے نبیؐ جیونے کہا — تم کرو بوبکر کی سب اقتدا — جاکر و صدیق اکبر کو امام — اقتدا اوسکی کرین سب خاص و عام

عرض کی یون عایشہؓ نے یا رسولؐ — باپ میرا ہیگا مخرون اور ملول — جب کھڑے ہونگے تمہاری جاے پر — اور نہین آنیکے تم اونکو نظر

وہ رقیق القلب ہین اور جانگداز — کسطرح سے پڑہ سکینگے وہ نماز — خوب ہی معذور گر اونکو کرو — اور عمر کو اوس جگہہ پر جا کرو

امیر کردن اوسامہ ابن زید بر لشکر و طلب کردن ابوبکر از لشکر

تھی نبی جیو کو مرض کی ابتدا | کا گمان ہو پہنچی خبر وحشت فزا | ہو گئی تھی یہ جس جنگ میں شہید | اور ہوئی قاتل بھی اونکے باپ کے
اب کئی شہر ہوئے ہیں ایکجا | اور کیا چاہتی ہیں کچھ مفسدا | جمع وہ ہیں آپ نے لشکر کیا | اور اوسامہ کو امیر اوسپر کیا
اوسکی ہمرہ ہیں یہ شیخین کو | تاکہ آزردہ کوئی اوس سے نہو | اونکی باعث ہوئی لشکر پر رہے | حکم اوسکا سب پر ہو آپ تابع
طفل ہیں اور ہیں یہ فرزند غلام | راہ جنگ کی سے ہیں ناواقف تمام | اور علاوہ اسکی ہے نا تجربہ | اور امارت دیکھیے اول دفعہ
اور ہوئی اسکو امارت کس سبب | لکھتا ہوں اسکا مفصل حال اب | اس جوان کے باپ کا تھا زید نام | تھا قدیمی وہ نبی جیو کا غلام
تھا یہ از زمرہ صحابہ اولین | بان فدا تھا یہ بختم المرسلین | جنگ موتہ جب ہوا تھا آشکار | بس شہید اوسمیں ہوا یہ نامدار
یہ اوسامہ تھا پسر زید شہید | اسکی خاطر تھی نبی جیو کو مزید | اس لیے اسکو کیا سالار جنگ | انتقام باپ کا تا بید رنگ
جملہ لشکر شہر سے باہر ہوا | ایک جا پر بسنے جا ڈیرہ کیا | دن بدن بڑھتی تھی بیماری نبی | ہو گیا پھر کوچ لشکر ملتوی
جبکہ مسجد میں نہ حضرت آسکے | آپ نے بوبکر کو بلوا لیے | کر دیا پھر اونکو مسجد میں امام | مقتدی اونکی ہوئے سب خاص و عام
آپ بھی اونکی کی پھر اقتدا | یہ صحاح ستہ میں صاف یہ لکھا | آپنے سترہ نمازیں اے اخی | اقتدا صدیق میں ہیں پڑھی
عبد رحمن عوف کی بیٹی کی بھی | اک نماز حضرت نے پیچھے ہی پڑھی | جبکہ رحلت کر گئے سلطان دیں | اور ہوئے بوبکر اونکے جانشین
یوں اوسامہ سے کہا اے نیک خو | تم عمر کو پاس میرے رہنے دو | شہر ہی وہاں حسب الاجازت کے عمر | پھر ہوا تیار لشکر پر ظفر
بس بموجب حکم ختم المرسلین | کر دیا تیار لشکر پھر وہیں | جبکہ سب سامان مہیا ہو گیا | کیے لشکر کو اوسامہ چل دیا

ارادہ جناب خیر البشر بنا بر نوشتہ داون خلافت ابوبکر رضی اللہ عنہ

یہ روایت عایشہ سے ہے رقم | وقت بیماری کے سلطان الامم | اکدن حضرت نے یوں مجھسے کہا | بلا پدر و برادر کو اپنے بلا
اب کہ یہ عہدہ خلافت کا جو ہی | نام پر بوبکر کے لکھدوں اسے | بعد میرے تا نہ کوئی پھر کہے | اور نوبت ہی خلافت کی مجھے
پھر لگے فرمانے حضرت دیر میں | کچھ ضرورت اوس امر کی اب نہیں | حق تعالیٰ اور جملہ مومنین | جز ابوبکر اور کو کرتے نہیں

مسواک کردن حضرت سید الابرار بوقت اخیر

ایک روایت اور سنی ہے گی اور بھی | تھی بہت بیمار اوس روز نبی | شدت امراض سے تھے دردمند | ہو گئی تھی آپ کی آواز بند
سب طرح سے اونکی قائم تھی حواس | یہ تھی مجکو زندگی سے اونکی پاس | عبد رحمن بھائی میرا آ گیا | اور سلام اوسنے کیا اکر ادا
اوسکے اوسدم ہاتھ میں مسواک تھی | وہ اشارہ سے طلب حضرت نے کی | میں چبا کر صاف اوس مسواک کو | پھیری دانتوں پر شہ لولاک کی
فخر یہ فرمایا کرتی تھی یوں میں | اور اوداحوں سے ہوں افضل میں | لیے میرے اور لب رسول مجتبے | وقت نزع جانکنی شامل ہوا

طلب کردن رسول دوات و قلم بنا بر نوشتن کدام وصیت

کرتی ہیں عباس سے یہاں اک بیان | اور سند کرتے ہیں اوسکو راویان | تھی نبی جیو پر مرض کی اشتداد | وہاں تھے حاضر سب صحابہ بنکداد

خطبہ خواندن رسول خدا بعالم یاس و فہمائیش نمودن صحاب

ایکدن خطبہ مین حضرت نے یہ فرمایا — انپر اک بندہ کو حق نے یون کہا — نازو نعمت چاہی دنیا کی سب — یا کہ لیوی جو کہ ہیگا پاس رب
بندہ نے منظور کی حق کی لقا — چھوڑا دنیا کو سمجھکر بے وفا — سنکے یہ صدیق وہان رونے لگے — آنسو بسی اپنا منہ دہونے لگے
دیکھکر صدیق کو گریہ کنان — پوچھنے باعث لگے سب حاضران — یون کہا صدیق نے ای دوستان — اپنا ہی فرماتے ہین حضرت بیان
چھوڑین گے دنیا کو حضرت عنقریب — الفیاث ہی انفیاث ہی یا نصیب — سنکے یہ اصحاب مضطر ہوگئے — مثل ماہی کہ تڑپنے وہ لگے
دیکھکے یہ حال سپہر اولیا رسولؐ — کیسے ہوتی ہو دلگیر و ملول — جو مقدر مین ہی ٹلسکتا نہین — ہرگز اک بی حکم ہلسکتا نہین
ماسوا اللہ ہر کسیکو ہی فنا — ہی ہمیشہ ذات کو اوسکی بقا — آئی دنیا مین ہزارون انبیا — کوئی امت پر نہین دائم رہا
اور وہ امت ہی غایت زشت کام — سامنی انبی کی ہو تمام — مجکو بیجا تہا خدا نے جس لیے — شکر ہی وہ کام پوری ہوگئے
نعمتین کین حق نے سب مجپر تمام — یہ ہی نگادین دائم اور مدام

خبر دادن سرور کائنات بوفات خود و وفات فاطمہ زہراؑ

ایکدن زہراسے یون بولے نبی — موت میری نزدیک ہی آگئی — کیونکہ ہر رمضان مین آکر جبرئیل — دور قرآن ایک کرتے تہے خلیل
اب کی رمضان مین کیا دو بار دور — اب نہین ہی دلگا مین رمضان اور — قبل رمضان تمسی مین نکاحا — کیجیے کیا ہی یہ مرضی خدا
فاطمہ سنکر ہوئی گریہ کنان — اور ہوئی وہ مثل ماہی کی طپان — دیکھا حضرت نے جو مضطر اوسکا حال — یون کہا زیبا نہ نکر تو اب ملال
یہ جدائی تھوڑی عرصہ کے لیے — صبر کر تھوڑی دنون مین تو بھی آئیگی — سب سے اول تو میری پاس آویگی — جلد تو جنت مین مجکو پاوے گی
شاد ہوئی یہ بات سنکر فاطمہ — یعنے جلد ہووے لگا میرا خاتمہ — ہر گھڑی ہر وقت تہی گریہ کنان
شام سے تا صبح صبح سے بشام — نالہ و زاری مین رہتی نی مدام — بعد شش ماہ کے لیا جنت کا راہ

شہادت یافتن سرور کائنات بسبب تاثیر زہر کہ یہودیہ زینب داده بود

غایتہ خیبر آپ نے اکدن کہا — اب معلوم ہے تنگ مجکو کر دیا — مجکو خیبر مین دیا اک کی نے سم — گوشت بزغالہ مین وہ کرکے بہم
اوسمین سے اک لقمہ مین نے کہا لیا — اوس سے مین کلیف پاتا ہون سدا — طاقت جسمی میری سب گھٹ گئی — اور رگ جانکی بہی میری کٹ گئی
جبکہ اوس سم کی ہوئی شدت کمال — کر گئی دنیا سے حضرت انتقال

وصیت فرمودن جناب سرور کائنات بنا برامداد انصاریان

یہ مرض مین آپ پر ظاہر ہوا — ہی پریشان حال اب انصار کا — بیٹہکر کرتی ہین آپسمین کلام — کیجیے اس کام کا کیا انصرام
جب رسول اللہ سفر کر جاوینگے — غیر کیسے ہم سے یہان پیش آوینگے — آئی مسجد مین خبر سنکر نبی کی — اوس گھڑی موجود تہے وہان سبہی
آپنے اگر وہان خطبہ پڑہا — اور کیا احسان یہان انصار کا — یہ ہین محسن اور ہین عالی تمیز — بعد میرے انکو سب رکہین عزیز
عزت و توقیر انکی سب کرین — اونکی کسی تہب کی نہ تکلیف انکو دین — اونکی خاطر جیسی مین کرتا رہا — اسطرح انسے رہین جملہ صفا

الحمد یا اذن سے فی سبیل السیاد تا	سال ہر سین دینگے جملہ ایک ہزار	عرض منظور اونکا حضرت نے کیا	حسب دستور اونکو رخصت کر دیا
پھر رسول اللہ یہ فرمانے لگے	یہ مباہلہ کاش ہو جاتا جو طے	تم نصرانی نہ رہتا دہر جان	تمہی یہی مرضی خداوند جہان

رفتن جناب سرور کائنات بنابحج و نامزد شدن حج الوداع

کرتا ہون ہین سال دسوین کا بیان	لکھتے ہین جسطور سے تاریخ دان	سو سہم حج کا جو آیا عنقریب	اور ہوئی تیاری حج حق کی جیب
پہونچی عرب ستان مین ہر جا خبر	جاتی ہین حج کے لیے غیر البشر	ہر طرف سے آتی تھی صدہا کسان	ایک لکھ سے زیادہ آئی مردمان
چلدی مکہ کو ختم المرسلین	ہمرکاب اونکی تھی جملہ متقین	پہونچے جب مکہ مین ختم الانبیا	تھی صدا ہر سو سے سو صل علی
بعد عمرہ اور طواف کعبہ کے	رونق افزا بزم یاران کے ہوئے	ایسی ایسی باتین کرتے تھے نبی	جسمین پہرانی کی اپنی پاس تھی
یعنے لوگونکو وداع کرتی تھی زبان	لاتی تھی باتین وداعی ہر زبان	یون لگی فرمانے وہ ہمنون	تم مین شاہد سال اگلے مین ہنون
شرع کے احکام تم لانا بجا	اور یہ کہیو راہ حق سے تم خطا	اور نصایح اور مواعظ بیشمار	رات دن کرتی تھی وہ عالی تبار
اسلیے حج الوداع ہے اسکا نام	پھر نہین آئی یہان خیر الانام	یوم حج کی آپنے خطبہ پڑہا	راہ و رسم شرع سب جتلا دیا
آیہ الیوم اکملت لکم نازل ہوئی	یعنے دین اسلام کی کامل ہوئی	لیکہ بعضون کو بہت ساغم ہوا	عنقریب ہونگی نبی ہمسے جدا
جب فراغت آپ حج سے کر چکے	رخصت ہو کر سوی مدینہ چل دیے	اوتہ ہی آکر اک جگہ محبوب رب	تھے پر خم غدیر اوسکو عرب
نام ہے تالاب کا خم غدیر	ہے وہ منزل گاہ سب نامی پیر	وہان کسی نے یون نبی سے جو کہا	بعض کس ہین گے علی سے کج ادا
رہتے ہین گے وہ علی سے بے ادب	حرف زن ہوتے ہین اونپر بے سبب	سنکے اسکو نبی حضرت کو ہوا	اور خیال آیا نہ ہو جا مفسدا
واسطے رفع تردد ہر کسان	آپنے تجویز کی یہ ایک وہان	دو ہین منگوا کر کی پالان شتر	مثل ممبر کے بنایا زود تر
اور دیا سب کو یہ حکم عام	حاضر آوے اس جگہ لشکر تمام	جبکہ اوس جا گہہ پہ مجمع ہو گیا	چڑہ کی اوس ممبر پہ حضرت نے پڑہا
جس کسیکا مین ہون مولا اے کسان	اونکا ہے مولا علی اے مردمان	یعنے جو میری اطاعت مین ہے	وہ اطاعت مرتضی کی بہی کرے
جس کسیکو کہ کدورت اونسی ہے	وہ کدورت درحقیقت مجھسی ہے	مخلص اوسکی ہین گے میرے مخلصان	دشمن اوسکی ہین گے میرے دشمنان
یون عمر نے پھر علی سے جو کہا	ہو مبارک یہ تمہین یا مرتضے	پھر رسول اللہ منازل کر کطی	رونق افزای مدینہ کی ہوئے

آمدن سال یازدہ ہجری و وفات یافتن رسول خدا

سال ہجری گیارہوان اب آگیا	چھا گئی ہے چار سو غم کی گھٹا	برسنے والا ہے مدینہ پر دوالم	پڑنے والی ہین گے زالرنج و غم
گرنے والی برق غم ہے عنقریب	افتراق المفراق یا نصیب	نالہ پر سوز اور آہ و فغان	نکلین گے دلسے صدائے رعد سان
پائی حضرت نے اسی سن مین وفات	ہے سرو پا رہکے سب کائنات	حال خلت حضرت سلطان دین	مالک ملک مسالت اور یقین
کرتا ہون تحریر وہ سب ماجرا	قبل اور من بعد مین جو کچھ ہوا	درمیانی اور جو ہین واردات	کرتا ہون ترقیم وہ ای نیکذات
پھر لکھونگا اسکو مین تفصیل وار	تاکہ ہو جاوے وہ جملہ آشکار	کچھ مقدم یا موخر کا خیال	مین نہین اسمین کیا اے بیمثال

فرضیت حج کی اسی سن مین ہوئی | اور ہوئی سورۂ برات بھی وحی | حکم حضرت نے دیا بوبکر کو | حج کرو کعبہ مین جاکر نیک خو
مسلمینو نکو ہو جب شرع کے | کاج سکھلاؤ جا اے نیک پے | یہ امیر الحاج ہو کر جلد یے | اور بہت کس سانہ اونکے ہو لیے
پھر علی جیو کو نبی جیو نے کہا | تم بھی جاؤ تنکہ کو ابن چچا | جاکے وہان سورہ برات کو پڑھیو | مطلع ہر اک کو تم اس سے کرو
اور منادی یہ کرو تم جاکے وہان | نامہ لاوی عہد کوئی درمیان | عہد میعادی نہین جس سے ہوا | چار ماہ کا اونکو وقفہ ہے دیا
منکر اسلام ہین گے جس قدر | لاوین وہ ایمان اس میعاد پر | ورنہ جاوینگی گذر میعاد جب | عذر نامسموع رہیگا اونکا اب
کافکی ایمان نہین لاوینگے وہ | قتل بے شبہہ کیے جاوینگے وہ | مکہ مین ہوئے ابوبکر اور علی | اور کی تعمیل احکام نبی

مباہلہ نمودن کفاران بارسول خدا و باز منکر شدن

اور اسی سن مین مباہلہ بھی ہوا | لکھنا ہونمین جو کہ آیا پیش پا | کہتے ہین جسکو مباہلہ سب عرب | بحث و بیحثا وسکو یہان کہتی ہین سب
لیکن اس سین امر اور بھی تھے تمام | کار دنیا کا نہ ہووے جسمین نام | اور پڑہا جاے حکم اوسمین خدا | ناحق و حق کی ہو اوسمین التجا
اک قبیلہ تھا نجران کا | سب کے سب وہ تھے نصارا اشقیا | ایک لکھا اونکو رسول اللہ نے خط | دعوت اسلام تھی اوسمین فقط
بھیٹ کر آئی ہو نسی پیغمبر وہ کسان | تھے نہایت ہوشیار اور نکتہ دان | پاس حضرت کے ہوئی حاضر تمام | اور کیا اگر نبی جیو کو سلام
کچھ جواب اونکو نہ حضرت نے دیا | وہ ہوئی حیران سبب اسکا ہی کیا | تیسمین پھر یہ ہوئی تھی وہ لباس | اور طلائی گوشہان تھین اونکے پاس
پوچھا یاران نبی سے کیا سبب | ہمسے نہ پیدا اور ہے کیون آپ آج | یون کہا یارون نے اونکی در جواب | تھے پہنے ریشم اور طلا ہے ناصواب
تم بدل کر آؤ سب پوشاک کو | ناپسند ہے یہ سراسر آپ کو | دوسرے دن آئی پھر حضرت کے پاس | مثل ہمیانان پہنکر وہ لباس
کی توجہ آپ نے اونپر کمال | اور پوچھا اونکا سب احوال مآل | در جواب اوسکی نبی جیو نے کہا | تذکرہ تولید عیسے کا کیا
ہے تولد مین مسیح کے جو سوال | انکی پیدایش ہے آدم کی مثال | گو ہوئی ساکت مگر منکر رہے | پھر مباحثہ ہی کرنے لگے
آیت قرآن یون نازل ہوئی | انصے تو کہدی محمد آپ یہ ہی | آئیے تم اولاد اور عورات کو | جمع اک جاگہہ پہ تم انکو کرو
اسطرح تم بھی کرو یہ التزام | اور دعا چاہین خدا سے یہ تمام | باطلون پر ہووے لعنت کا نزول | حق تعالی کو یہ ہو جاگا قبول
یہ مباہلہ جبکہ یہان ہو جاویگا | باطل اور حق سب عیان ہو جاویگا | سنکے اسکو وہ ہوئی در اضطراب | یون لگی کہنے کہ کل دینگے جواب
اونکا عاقب نامی اک سردار تھا | وہ تھا کاہن اور بہت ہے ہشیار تھا | اوس سے سب قصہ کیا جاکر بیان | اور بتائی اوسکو حضرت کی نشان
یون کہا عاقب نے اونکو در جواب | کام یہ کرنا بہت ہی ناصواب | یہ محمد ہین رسول اکبر یا | رائیگان جاتی نہین انکی دعا
تم مباہلہ سے کرو پہلو تہی | اب صلاح وقت کی ہیگی یہی | ورنہ تم پر آویگا حق کا غضب | تم تباہ ہو جاؤ گے یہان سب کے سب
صبح کو وہ آئی پھر پیش نبی | پائی وہان حسنین و زہرا اور علی | بولا حضرت ہم یہان ہین پنج تن | یہ ہین میری اہلیت اور جان و تن
اہلیت اپنی بھی تم لاؤ یہان | تاکہ قائم ہون مباہلہ کی نشان | آپکے کہنے سے وہ تھرا اسکے | پنج تن کو دیکھکر جلکر اسکے
یک زبان ہو کر وہ بولے سب سے | بس مباہلہ نہین چاہتے ہین آپ | ہم مطیع اسلام ہین گے یا رسول | جزیہ تم ہم پر کرو وہ ہے قبول

مرتد شدن مسلمہ کذاب و قتل شدن او در عہد خلیفہ اول

جب ہوا سال نہم ہجری شروع — ہوگیا دین نبی ہر جا شیوع — یہ ہوا اثبات در ملک حجاز — مصطفےٰ ہین گر رسول بے نیاز
یہ طرف صدہا مسلمان ہو گئے — سیکھنے آتے تھے رستہ شرع کے — آتے تھے جو پاس حضرت کے کسان — ہوتی تھی تعظیم اونکی بیکران
آتے تھے اشخاص دور و پار سے — سیکھتے تھے کار عقبیٰ کے بشوق — کرتے تھے ہر اک کی عزت اور وقار — وقت رخصت دیتے تھے ریشمیار
قافلہ قوم حنیفہ آگیا — مسلمہ کذاب اونکے ساتھ تھا — عرض یہ کذاب نے کی یا رسول — تم نیابت مین کرو مجکو قبول
مین تمہارے بعد ہون مسند نشین — یون کہا حضرت نے یہ ممکن نہین — مین نہین دے سکتا تمکو کچھ ذرا — اور نہ لے سکتا ہون بے حکم خدا
یہان تلک جو پاس سے میرے چھڑی — مین نہین دونگا کبھی یہ بھی کبھی — ہو کے وہ ناراض وہانسے چل دیا — جا کے وہ شہر یمامہ مین رہا
اوسنے وہان دعوی نبوت کا کیا — پھر لکھونگا اسکا قصہ اور جا — اور مین ہین اسود عنسی نے بھی — جا کیا وہان دعوی پیغمبری
سو اسی عرصہ مین وہ مارا گیا — خوش ہوئی سنکر محمد مصطفےٰ

غزوہ تبوک و جمع آوردن اسلامیان مال و اسباب بر راہ خدا

اور اسی سال نہم کا ہے یہ حال — اک ہوا غزوہ تبوک ای خوش خصال — اک جگہہ ہیگی تبوک اوسکا ہے نام — واقع ہیگی وہ جگہہ در ملک شام
اوسکا احوال ہے تواریخون مین سب — مختصر وہ نظم مین کرتا ہون اب — یہ خبر ہوئی بسمع مصطفےٰ — آج کل خوش ہو رہے ہین اشقیا
روم کے سلطان کا جو ہرقل ہے نام — جمع لشکر اپنا کرتا ہے تمام — قصد ہے اوسکا مدینہ پر چڑھے — اور حضور اقدس سے وہ آکر لڑے
آپ نے بلوائے سب اصحاب و یار — کی خبر ہر ایک کس پر آشکار — مشورت کی آپنے کس جا لڑین — ٹھہرا یہ جاکر کے ملک شام مین
پھر نبی جیو نے دیا یہ اشتہار — مال و جان سے آوین یہان سب بندہ وار — جو کوئی رکھتا ہو دولت جسقدر — لاوے ہتیار و دواب اور زر
ہو گئے یہ اکٹھے مسلمین — لائے اسباب معاف بست و سین — نصف مال اپنا وہان لائے عمر — لائے بوبکر اپنا جملہ مال و زر
ہو گئی لشکر کے مردم سی ہزار — اوسمین تھے ہر اک نہایت جانثار — عرض کی عثمان نے یا مصطفےٰ — کیجیے منظور یہ بہر خدا
جملہ لشکر سے دو حصون کا اب — کردونگا سامان جنگ تیار سب — یعنے یہ لشکر جو ہیگا سی ہزار — میرے حصہ مین لگا دی بیس ہزار
در جواب اوسکی نبی جیو نے کہا — مرحبا صد مرحبا صد مرحبا — کر دیا عثمان نے موجود وہان — کر چکے تھے جو کہ حضرت سے بیان
یون لگے فرمانے ختم الانبیا — مشتری جنت کا عثمان ہو گیا — جب جوان لشکر کے تیار ہو گئے — ساتھ لیکر اونکو حضرت چل دیے
موضع مذکور الصدر کو جا لیا — اور کسی جاگہہ پہ ڈیرہ کر دیا — جب کہ ہرقل نے سنا لشکر کا حال — خوف دل پر چھا گیا اوسکی کمال
جانی تھا وہ یہ رسول اللہ ہین — جو لڑینگے اونسے وہ گمراہ ہین — اور نہین اونپر ظفر ہوگی نصیب — ہین گے یہ اللہ کی مقبول اور محبوب
رعب پیغمبر کا اوسپر چھا گیا — وہ ارادہ جنگ سے باز آگیا — کر دی موقوف اوسنے جنگ کشی — واقف اوس سے ہو گئے فوراً نبی
چند یوم آپ وہیں ٹھہرے رہے — پھر مدینہ کی طرف واپس ہوئے — خیریت سے آئے حضرت اپنے گھر — بخشی حق نے یہ اونہین فتح و ظفر

فرض شدن حج و نزول سورۂ برات و امیر حج شدن ابوبکر

غزوہ حنین و طائف و اوطاس و مسلمان شدن عوف بن مالک

اور اسی سن البتہ یہ غزوہ ہوا — کہتے ہین اوسکو حنین اہل صفا — متصل طائف کی وہ ہیگا مقام — اوس جگہہ کفار کا تھا ازدحام
جمع تھی جالیس صد وہان مرد مان — مدعی جان و مال اسلامیان — عوف بن مالک وہان سردار تھا — اوسکا ہر ایک شخص تا بعدار تھا
اور اقوام ہوازن اور ثقیف — اوس نواح مین جملہ اونی اور شریف — جمع اکجا پر ہوئی سب مفسدان — تا رسول اللہ کو ہون ایذا رسان
یہ رسول اللہ کو بھی پہونچی خبر — ہوگئی تیار حضرت زود تر — لیکے لشکر مصطفےٰ بارہ ہزار — چڑھ گئی وہان پر جہان تھے نابکار
لشکر حضرت مین تھی بعضے کسان — سادہ لوحی سے لگے کہنے وہان — جنگ مین کفار کی جاے وغا
تھوڑی سی مجمع سی بیخوف و خطر — ہم ہوئے غالب بہت کفار پر — اور ہین کفار کمتر اور حقیر
اب تو ہم ہو وینگے غالب بالیقین — فتح مین اپنی نہین ہے کچھ قصور — بس ہوا منظور انہین دینا گزند
ہر دو جانب سے ہوا آغاز جنگ — اور لگی وہان پر برسنے تیر و سنگ — اور شرک جای وسعت پا گئے
اسقدر مشرک ہوئی وہان جمع بدران — بس گئی گھبرا مسلمان یکسران — اوکھڑا یای استقامت مین منان — بھاگنی چلنے لگی از خوف جان
بھاگ اوٹھے اکثر مسلمان زینہار — رہگئی تھوڑے سے وہان پر جان نثار — تھی غنان گیر اوسکے سفیان نامدار
آپ نے عباس کو پھر یون کہا — بلغلہ صہبا پہ تھی حضرت پہ سوار — بھاگو مت اے مومنان نیکسار
بھاگنی ہین ہیگا نقصان جان و مال — یون کہا عباس نے للکار کے — اپنی اپنی کر لین تلوارین علم
لیکے پھر حضرت نے مشت خاک لی — اور ہی نقصان دین اسمین کمال — لشکر کفر و بیان بھی آگیا
سب مسلمان پھر اکٹھے ہوگئے — پھینکی اوسپر سوے اعدا بیکدی — اور صدہا زخمی ہو کر وہان گر
اور غنیمت ہاتھ آئی بے شمار — کام وہ تلوار سے لینے لگے — موضع اوطاس مین جاکر چھپے
وہان بھی پہونچا لشکر اسلامیان — میش و بکری اور اونٹون کی قطار — اور غنیمت ہاتھ آئی بیشتر
اوس جگہہ سے بھی ہوے کافر فرار — اور ہوئی اک جنگ واقع پھر وہان — بہونچے وہان پر بھی رسول مجتبےٰ
گھیر آ قلعہ آپ نے جاکر تمام — قلعہ طائف بہت مضبوط تھا — کوچ فرمایا وہانسے ناگہان
عوف بن مالک جو وہان سردار تھا — پندرہ دن تک اوس جگہہ کیا قیام — سب مسلمان ہوگئے یہان آنکر
خود بخود وہ قلعہ خالی ہوگیا — حاضر آکر وہ مسلمان ہو گیا — وہ نواح کی اوسکے جملہ جاگیر
داخل اوس قلعہ پر حضرت کا ہوا — اور مطیع اوسکے تھے وہان جسقدر — اوسکے ہاتھون سب مسلمان ہوگئے
اور ثقیف اور ہوازن جتنے تھے — کردیا یہ عوف کو وہان پر امیر

فوت شدن زینب بنت رسول اللہ و بیدا شدن پسر

اس نواح کا آپ کر کے انتظام — بہونچے یثرب مین شہ عالیمقام — گھر مین اپنے جب ہوے رونق فزا — ہر طرف سے تھی صدا اصل علے
زینب دختر رسول مجتبےٰ — لے گئین تشریف در ملک بقا — اک پسر پیدا بنی جیو کے ہوا — نام ابراہیم اونکا رکھدیا

مرتد شدن مسلمہ کذاب وقتل شدن او در عہد خلیفہ اول

جب ہوا سال نہم ہجرت نبی کا شروع — ہوگیا دین نبی ہر جا شیوع — یہ ہوا اثبات در ملک حجاز — مصطفےٰ ہین گر رسول بے نیاز

ہر طرف صدہا مسلمان ہوگئے — سیکھنے آتے تھے رستہ شرع کے — آتی تھی جو پاس حضرت کی کسان — ہوتی تھی تعظیم اونکی بیکران

آتی تھی اشخاص دور و پاس سے جوق جوق — سیکھتے تھی کار عقبی کے بشوق — کرتی تھی ہر اک کی عزت اور وقار — وقت رخصت دیتے تھے زر بیشمار

قافلہ قوم حنیفہ آگیا — مسلمہ کذاب اونکے ساتھ تھا — عرض یہ کذاب نے کی یا رسول — تم نیابت مین کرو مجکو قبول

مین تمہارے بعد ہون مسند نشین — یون کہا حضرت نے یہ ممکن نہین — مین نہین دے سکتا تمکو کچھ ذرا — اور نہ لے سکتا ہون بے حکم خدا

یہان تلک جو پاس تھے میرے چھڑی — مین نہین دونگا کبھی یہ بھی کبھی — ہو کے وہ مارض وہانسے چل دیا — جا کے وہ شہر یمامہ مین رہا

اوسنے وہان دعوی نبوت کا کیا — پھر لکھونگا اسکا قصہ اور جا — اور مین ہین اسود عنسی نے بھی — جا کیا وہان دعوی پیغمبری

سو اسی عرصہ مین وہ مارا گیا — خوش ہوئی سنکر محمد مصطفےٰ

غزوہ تبوک و جمع آوردن اسلامیان مال و اسباب بر راہ خدا

اور اسی سال نہم کا ہے یہ حال — اک ہوا غزوہ تبوک ای خوش خصال — اک جگہہ ہیگی تبوک اوسکا ہے نام — واقع ہیگی وہ جگہہ در ملک شام

اوسکا احوال ہے تواریخون مین سب — مختصر وہ نظم مین کرتا ہون اب — یہ خبر ہوچکی بسمع مصطفےٰ — آج کل خوش ہورہے ہین اشقیا

روم کے سلطان کا جو ہرقل ہے نام — جمع لشکر اپنا کرتا ہے تمام — قصد ہے اوسکا مدینہ پر چڑہی — اور حضور اقدس سے وہ آکر لڑے

آپ نے بلوائی سب اصحاب و یار — کی خبر ہر ایک کس پر آشکار — مشورت کی آپنے کس جا لڑین — ٹھہرا یہ جاکر کے ملک شام مین

پھر نبی جیونے دیا یہ اشتہار — مال و جان سے آوین یہان سب بیشمار — جو کوئی رکھتا ہو دست جسقدر — لاوی ہمتیار و دواب اور زر

ہوگئے یہ اکٹھے مسلمین — لائی اسباب معاف دست و مین — نصف مال اپنا وہان لائے عمر — لائی بوبکر اپنا جملہ مال و زر

ہوگئی لشکر کے مردم تیس ہزار — اوسمین تھی ہر اک نہایت جانثار — عرض کی عثمان نے یا مصطفےٰ — کیجیے منظور یہ بہر خدا

جملہ لشکر سے دو حصون کا اب — کردونگا سامان جنگ تیار سب — یعنے یہ لشکر جو ہیگا سی ہزار — میرے حصہ مین لگا دی بیس ہزار

در جواب اوسکی نبی جیونے کہا — مرحبا صد مرحبا صد مرحبا — کردیا عثمان نے موجود وہان — کرچکے تھے جو کہ حضرت سے بیان

یون لگے فرمانے ختم الانبیا — مشتری جنت کا عثمان ہوگیا — جب جوان لشکر کے تیار ہوگئے — ساتھ لیکر اونکو حضرت چل دیے

موضع مذکور الصدر کو جا لیا — اور کسی جاگہہ پہ ڈیرہ کردیا — جب کہ ہرقل نے سنا لشکر کا حال — خوف دل پر چھا گیا اوسکی کمال

جانی تھا وہ یہ رسول اللہ ہین — جو لڑینگے اونسے وہ گمراہ ہین — اور نہین اونپر ظفر ہوگی نصیب — ہین گے یہ اللہ کی مقبول اور محبوب

رعب پیغمبر کا اوسپر چھا گیا — وہ ارادہ جنگ سے باز آگیا — کردی موقوف اوسنے جنگ کشی — واقف اوس سے ہوگئے فوراً نبی

چند یوم آپ وہان ٹھہرے رہے — پھر مدینہ کی طرف واپس ہوئے — خیریت سے آئے حضرت اپنے گھر — بخشی حق نے یہ لو نہین فتح و ظفر

فرض شدن حج و نزول سورۂ برات و امیر حج شدن ابوبکر

غزوہ حنین و طائف و اوطاس و مسلمان شدن عوف بن مالک

اور اسی سن البتہ یہ غزوہ ہوا — کہتے ہین اوسکو حنین اہل صفا — متصل طائف کے وہ ہیگا مقام — اوس جگہہ کفار کا تھا ازدحام
جمع تھے جالیس صد وہان مرد مان — مدعی جان و مال اسلامیان — عوف بن مالک وہان سردار تھا — اوسکا ہر ایک شخص تابعدار تھا
اور اقوام ہوازن اور ثقیف — اوس لواح مین جملہ اونکے اور طرف — جمع اکجا پر ہوئے سب مفسدان — تا رسول اللہ کو ہون ایذا رسان
یہ رسول اللہ کو بھی پہونچی خبر — ہوگئے تیار حضرت زود تر — لیکے لشکر مصطفےٰ بارہ ہزار — چڑھ گئے وہان پر جہان تھے نابکار
لشکر حضرت مین تھے بعضے کسان — سادہ لوحی سے لگے کہنے وہان — خبگ مین کفار کی جاے دغا — بارہا گذرا ہے ایسا ماجرا
تھوڑی سی مجمع ہمی ہے بیخوف و خطر — ہم ہوئے غالب بہت کفار پر — اور ہین کفار کمتر اور حقیر — اب کہ ہے مجمع ہمارا بیشمار
اب تو ہم ہوونگے غالب بالیقین — فتح مین اپنی نہین ہے کچھ قصور — بس ہوا منظور انمین دنیا گزند — یہ کلام آدی خدا کو نا پسند
ہر دو جانب سے ہوا آغاز خبگ — اور لگی وہان پر برسنے تیر و سنگ — اور مشرک جای وسعت پا گئے — مومنین اک جا تنگ مین آ گئے
اسقدر مشرک ہوئی وہان جمع بہ ران — بس گئی گہیرا مسلمان پر گران — بہاگنے چلنے لگی از خوف جان — اوکھڑا پای استقامت مومنان
بہاگ اوٹھے اکثر مسلمان دنیدار — رہگئے تھوڑے سے وہان پر جان نثار — تھے غنان گیر اوسکے سفیان نامدار
آپ نے عباس کو پھر یون کہا — بہاگنے والون کو روکو ای چچا — بہاگو مت اے مومنان نیکو بے
بہاگنے مین ہیگا نقصان جان و مال — اور ہے نقصان دین اسمین کمال — اپنی اپنی کرلین تلوارین علم
لیکے پھر حضرت نے مشت خاک لی — پھینکی اوسپر سوے اعدا بیدری — لشکر کفار و نکی دیکھ بھاگیا
سب مسلمان پھر اکٹھے ہوگئے — کام وہ تلوار سے لینے لگے — اور صدہا زخمی ہوکر وہان گر گئے
اور غنیمت ہاتھ آئی بے شمار — میش و بکری اور اونٹون کی قطار — موضع اوطاس مین جاکر چھپے
وہان بھی پہونچا لشکر اسلامیان — اور ہوئی اک جنگ واقع پھر وہان — اور غنیمت ہاتھ آئی بیشتر
اوس جگہہ سے بھی ہوے کافر فرار — پای اوسجا پر بھی حضرت نے ظفر
گھیرا قلعہ آپ نے جاکر تمام — قلعۂ طائف بہت مضبوط تھا — پہونچکے وہان پر بھی رسول مجتبےٰ
عوف بن مالک جو وہان سردار تھا — پندرہ دن تک اوس جگہہ کیا قیام — کوچ فرمایا وہانسے ناگہان
خود بخود وہ قلعہ خالی ہوگیا — حاضر آکر وہ مسلمان ہوگیا — سب مسلمان ہوگئے یہان آنکر
اور ثقیف اور ہوازن جنگجو تھے — دخل اوس قلعہ پر حضرت کا ہوا — اور مطیع اوسکی تھی وہان جسقدر — وہ نواح کی اوسکے جملہ جاگیر
اوسکی باتون سب مسلمان ہوگئے — کردیا یہ عوف کو وہان کا امیر

فوت شدن زینب بنت رسول اللہ و بیدا شدن پسر

اس نواح کا آپ کرکے انتظام — پہونچے یثرب مین شہ عالیمقام — گھر مین اپنے جب ہوے رونق فزا — ہر طرف سے تھی صدا اصل علےٰ
زینب دختر رسول مجتبےٰ — لے گئین تشریف در ملک بقا — اک پسر پیدا ابھی جیوے کے ہوا — نام ابراہیم اونکا رکھدیا

آنکہ حضرت کی بتون پر جب پڑی — ہاتھ مین تھی اکبکی اوسدم چھری — دوسے کرتی تھی اشارہ جسکی سو — گرتا تھا دھڑ سے زمین پر اوسکا سر
یہان تلک وہ گرگئی منہ کے بل — اوٹھگیا شیطان کا وہانسے عمل — اور منگا کر آبِ زمزم کا آب — محو تصویرین کرادین وہ شتاب
کردیا خانہ الٰہی پاک و صاف — اور رہا اوسمین نہ کچھ حق کے خلاف — اور کلید کعبہ جسکے پاس تھی — اوسکو پھر تفویض کی
اونکے گھرانہ مین ہے اب تک کلید — فائدہ کونین ہے اونکو مزید

حکم دادن حضرتؐ بنابر قتل دوازدہ کس مرد و شش کس زن

لکھتا ہون مین حال اونکا مختصر — انمون کیا جنکا نبی جیو نے ہدر — یعنے جسن چاہا دین قتل اونکو کیا — کلمہ طیبہ وہ جب تک پڑھین
نام اونکے اور قصور اونکے تمام — اور اونکا جو ہوا انجام کام — عکرمہ فرزند بوجہل لعین — اور صفوان و حویرث بدیقین
ایک تھا عبداللہ ابن بصری — اور تھا حارث بن طلالہ منتصری — پنج کس یہ تھے رئیس مکیان — تھے نبی جیو کی بہت ایذا رسان
ایک تھا حبار بن اسعد سفی — زخمی کے تھی زینب بنت نبی — عبد عزا اور مقیس ہر دو کسان — ہوگئے تھے مسلمان آکے یہان
قتل دو کس کرکے پھر مرتد ہوئے — اشقیا مکہ مین جا شامل ہوئے — قاتل حمزہ کا وحشی نام تھا — کعب جاجی تھا رسول مجتبےٰ
سعد کا بیٹا جو عبداللہ تھا — کاتب وحی رسول اللہ تھا — مرتد ہوکر مکیون سے جا ملا — کرتا تھا اکثر نبی جیو کا گلا
اپنی طبع سے مین لکھتا تھا کلام — کہتی تھی اوسکو وحی خیر الانام — لکھتا ہون مین نام اون عم رانکا — خون ہدر جنکا نبی جیو نے کیا
ایک ہندہ زوجہ بوسفیان کی — قرتنا لونڈی کوئی آزاد تھی — ام سعد و سارہ ارنب قرتنہ — تھی یہ ہر شش کس نہایت شکر
پاس خاطر مشرکون کے یہ زنان — دین تھی لہذا نہین نبی جیو کو وہان

قتل شدن چار کس مرد و چار کس زنان و باقی ایمان آوردن

ستہ کس یہ تھی تمامی مرد و زن — آٹھہ قتل انسے ہوئی فتنہ زمین — نام مقتولون کا لکھتا ہون ابھی — جو جہنم کی ہوئی جاکر حطب
عبد عزا اور حارث اور مقیس — اور حویرث تھی جوانان قریس — ارنب و قرتنہ سارہ ام سعد — قتل یہ آٹھون ہوئی فتح کے بعد
اور نہ کس انسے جو باقی رہے — دو تھی عورت مرد سات انمین سے — وہ ہوئی آکر مسلمان نی نیدار — جان دی سے تھے نبی جیو پر نثار
حال اب بعضون کا کرتا ہون رقم — تھی حضور مصطفےٰ جو محترم — کعب جب آکر مسلمان ہوگیا — شان حضرت مین قصیدہ اک پڑھا
اوسکو سنکر آپ نے تحسین کی — بعض اشعار اوسکے مین اصلاح دی — چادر اک انعام مین بخشی اوسے — یہ فضیلت مصطفےٰ نے دی اوسے
وہ قصیدہ نام زد بردہ ہوا — وہ ہی مقتول جناب کبریا — اور بان العباد بھی ہی اوسکا نام — راضی اوس سے ہین نبی خیر الانام
مشکلین پیش آوے جسکو کوئی گر — پڑھنے سے آسان ہون اوسکی زود تر — عکرمہ فرزند جو بوجہل تھا — وہ ہوا اصحاب اکرم مصطفےٰ
دین احمد پر رہی وہ جان نثار — رہتے تھے شامل یہ ہر یک کارزار — زندہ جبتک وہ رہی عالی تبار — کرتی تھی کفار پر دائم جہاد
جاتا تھا کفار پر لشکر جہان — وہ امیر ہوتے تھے اوسپر ہمگمان — ابتدا سے تا شروع عہد عمر — یہ رہی سردار اکثر فوج پر
بعد فتح مکہ کے خیر البشر — شہر مین رہنے لگے باکر و فر — گھر مین اپنی ہوتے جب بہر نفاذ — ہر طرف سے تھی صدا اصل سلام

واپس ہو کر مکہ مین ہو پہنچا وہ جب — پوچھنے اوس سے لگے احوال سب — در جواب اوسکو یہ ہی اوسنے کہا — حال وہانکا کچھ نہین مجھپر کھلا
طعن سے ہر اک اوسے کہنے لگا — تو نہ وہانسے کچھ خبر لایا ذرا — باوجود اسکے کہ تو ہوشیار تھا — پر نہین معلوم تجکو کیا ہوا
وہانسے پھر آیا تو بے نیل مرام — وہان ترا جانا رہا ہے ناتمام — ساتھ اپنی ہمسے لیجا ایک دو — صلح تا قائم رہے شر دور ہو
در جواب اوسنے کہا اے دوستان — جیسے کہتے ہو مین پھر جاونگا وہان

واپس رفتن ابوسفیان بمکہ و جمع شدن لشکر مسلمانان

جبکہ سفیان ہوا رخصت چلدیا — جمع لشکر تب نبی جیونے کیا — جمع لشکر ہو گیا بارہ ہزار — تہی مہاجر اوسمین اور انصار وہ یا
چلدیے لشکر کو لیکر پس نبی — اور ما واقف ہو مکی سبھی — منزل طہران تھے مکہ کے قریب — پہونچے لشکر لیکے وہان حق کے حبیب
یکیون نے پھر ابوسفیان کو — پہنچا لاوے خبر جو کچھ کہ ہو

گرفتار شدن ابوسفیان از اتفاق راہ و مسلمان شدن

جانب مکہ سے ابوسفیان چلا — رستہ مین عباس کو وہ مل گیا — پس لیا عباس نے اوسکو پکڑ — لائے پیش مصطفے کے زود تر
جبکہ پہونچا وہ حضور مصطفے — صدق دل سے کلمہ طیب پڑھا — جمع پھر لشکر کو حضرت نے کیا — اور مخاطب ہو کے ہر اک سے کہا
مکہ مین جب پہونچو تم اے باصفا — اپنی جانب سے نہ کیجے ابتدا — جو کہ لڑنا چاہے اوس سے کیجو جنگ — جو امن چاہے اوسے کیجو نہ تنگ
پھینکدی اپنے گہر کا جو کہ دے — یا کہ کس جا وے ابوسفیان کہ — یا کوئی مسجد حرم مین آ گھسے — یا کوئی ہتیار اپنے کھو دے
ہر طرح سے اوسکو تم دیجیو امان — اور نہ کیجو اونکا کچھ نقصان زیان — اور بعضون کے لیے ایسا کہا — قتل کرنا انکا ہے ہر جا روا
مرد گیارہ اور چھ کس عورتان — دو امن اونکو جو ہو جان و ندا — قتل اونکو کیجیو پاوے جہان — مارو اونکو ہون جہان و نا بجا
نام اونکا اور قصور اونکا تمام — پھر کہو نکا سبکا سب انتظام — جب گئی مکہ مین فوج مسلمین — قلب لشکر مین تہی ختم المرسلین
آگے پیچھے انکی بھی سب جان نثار — داہنے اور بائین پہ تھے اصحاب یار — جب پڑی دیوار کعبہ کی نظر — سر بسجدہ آپ ہوئے وہان جلد تر

جنگ شدن خالد بن ولید با عکرمہ بن ابوجہل

حکم مہ فرزند بو جہل لعین — لیکے کچھ اشرار مکہ کے وہین — فوج خالد سے لگا لڑنے وہان — مسلمین مارے گئے دو کس جان
کینہ بکر کے اپنی وہان خالد نے تیغ — مارے جو بیس اشقیا بس بے دریغ — اک طرف کی فوج خالد جلدیا — کعبہ کیجانب چلا خیر الورا
مارے ستر کس جوان خالد نے وہان — یکیون نے چاہی حضرت سے امان — حکم کی ہوتے ہی خالد رک گیا — منع پھر حضرت نے خالد کو کیا
یہ حضرت نے سبکو حکم عام — تیغ خون آشام اپنی لین نیام — حکم سنکر کی جملہ مسلمین — کر دیا موقوف قتل مشرکین

منہدم کردن بتان از خانہ کعبہ

خانہ کعبہ مین جب حضرت گئے — سیکڑون بت دیکھے وہان رکھے ہوئے — تین سو اور ساٹھ بت تھے در شمار — پوچھے ایک ایک کی تھا ہر دوار
اور تھی دیوار وہ پر تصویرین کھچی — حضرت ابراہیم و اسمعیل کی — ہو رہی چسپان تھی سیسہ مین وہ — تا نہ گر جاوین کسی صدمہ سے وہ

اور دیا طیار کا اونکو لقب — جعفر طیار اونہین کہتے ہین سب — جو کہ خالد تھے نہایت تیز دست — کر کے اپنی فوج کا سب بندوبست
اشقیا سے وہ مقابل جا ہوئے — جو کہ آتے زیر خنجر کر لیے — کوئی خالد کے جو آتا سامنے — رعب سے لگتا تھا اوسکی کانپنے
جو مسلمان جاتا تھا لڑنے اودھر — منہ پہ کہا کر مارتا تھا پشت پر — بھاگی ایک سر خیل کا مارا گیا — دیکھکر سر خیل اوسے گھبرا گیا
کر کے ہلہ گھس گئے سب مسلمین — خون سے رنگین کر دی روئے زمین — قتل کر ڈالے ہزارون اشقیا — کیونکہ یہ لڑتے تھے بدراہ خدا
ہو گئے سب اشقیا وہانسے فرار — اپنی جا قائم رہے یہ دیندار — اور غنیمت اونکو ہاتھ آئی کثیر — ہو گئے خوش اوس سے سب بے نظیر
فتح پا کر آئے واپس اتقیا — سب ہوئے حاضر حضور مصطفے — عرض خالد نے کیا سب حال ما — جنگ مین پیش آیا جو قتل و قتال
خوش ہوئے سنکر کے ختم المرسلین — اور کی ہر اک کو صدہا آفرین

وقوع فتح مکہ بسال ہشتم ہجرت

سال ہشتم ہجرت خیر الزمان — غزوہ مکہ کا ہوا اے مومنان — دو قبیلہ تھی نواح مکہ مین — رہتے تھے دونو جدی دو لقمہ مین
ایک خزاعہ اور دویم تھا بکر — دشمنی باہم تھی اونمین بیشتر — جب حدیبیہ سے صلح ہوئی — ہو گئی دونو نمین تھی یون آشتی
حامی جزاعہ ہمیں خیر البشر — اور معاون مکی ہون قوم بکر — چارون ملکر دو ہون اور دونو ہون مومن — اور نہ دونون سے کوئی ہو برخلاف
قابو پا کر ایکدن قوم بکر — خزعون پر چڑھ گئے باشور و شر — مکی تھے ہمراہ اونکی ہو لیے — عہد شکنی سے نہ وہ ہرگز ڈرے
ہو گئی ہمرہ بکر کے مکیان — حمز خزعون کی بہت کس مار ہی جوان — تھی حمایت مین نبی کی خزعان — قتل وقت غضب ہوئے جنگی جوان
دی نہی جیو کو خدا نے یہ غضب — مکیون نے کر دیا اونکو تباہ — پھر بنی جیو نے کہا یارو نہی حال — مکیون نے یہ لیا سر پر وبال
نین دن کے بعد اک کس خزعی — عمر بن حارث تھا نام وسکا خی — اونسے لینا چاہیے اب انتقام — آیا پیش مصطفی نالہ کنان
مکیون نے ہو کے ہمراہ بکر — دیہ ہمارا کر دیا زیر و زبر — عرض کی جو کچھ کہ گذرا تھا وہان — بست کس ہم سے گئے مارے وہان
سنکی حضرت نے تسلی اوسکی کی — اور فرمایا یون ہی تقدیر تھی — آیا ہون فریاد کرنے مین یہان — اونگا بدلہ مکیون سے عنقریب

آمدن ابو سفیان بنابر دریافت حال ارادہ رسول الکرم

جمع حضرت نے کیے سب دوستدار — اور کیا قصہ بیان بتفصیل وار — مشورہ ٹھہرا کہ مکہ پر چڑھ ہو — انتقام عہد شکنی اون سے لو
یہ نہ مکیونکو یہ پہونچی خبر — دفعتہً اونکو کر و زیر و زبر — ہر کوئی اس راز کو رکھے خفی — رہیون ناآگاہ مکہ کے سبھی
چپکے چپکے جمع لشکر کیجیے — مکیونکو کچھ نہ مہلت دیجیے — مسلمین کرنے لگے تیاریان — رکھنا جنگ مکہ کو دلمین نہان
ساکنان مکہ کو گذرا خیال — ہو گا جب معلوم حضرت کو حال — مکیون نے ہو کے ہمراہ بکر — خزعون کو کر دیا زیر و زبر
مکہ پر چڑھ آوینگے وہ بیدرنگ — اور کرینگے آکے وہ شبخون جنگ — بھیجا ابو سفیان کو لا دی خبر — کیا ارادہ کرتے ہین خیر البشر
آکے ابو سفیان مستفسر ہوا — یہ نہ کچھ ہرگز ملا اوسکو پتا — دختر اوسکی زوجہ تھی خیر البشر — اونسے بھی اوسنے نہ کچھ پائی خبر

سال ہشتم کی لکھو یہون واردات — گوش دلسے اسکو سن نیکو صفات — بو عبیدہ تھی جو اصحاب نبی — اونکے تھے ہمراہ سہ صد آدمی
بھیجا تھا اونکو نبی جیو نے کمین — کھانا اونکے پاس تھا ہرگز نہین — ایک دریا پر ہوا اونکا مقام — اور نہ تھا موجود سامان طعام
بھینکی اوس دریا نے اک مچھلی کلان — آیڑی اوس جا کہ لشکر تھا جہان — بسلیان اوسکی بلندی تین سو قد — پست تھا اونکے مقابل مین سمندر
پندرہ دن تک وان پر یا اونکا قیام — گوشت اوس ماہی کا کھاتے تھے تمام — بعد چند کے وہانسے واپس آگئے — اور مشرف یا بوسی سے ہوئے
بعضون نے اس گوشت سے کچھ لیا — اور کیا حاضر حضور مصطفےٰ — اور کیا اوس مچھلی کا سارا بیان — اوسمین سے حضرت نے کچھ کھایا وہان

قتل شدن قاصد جناب رسالت مآب و شہید شدن جعفر طیار رض

بصرہ کو بھیجا نبی جیو نے رسول — تا کرین اسلام دین کو وہ قبول — راہ بصرہ جاتا تھا قاصد چلا — حاکم موتہ کا اوسکو مل گیا
حاکم موتہ کا تھا شرحبیل نام — تھا وہ دشمن حضرت خیر الانام — بیگناہ قتل اوسنے قاصد کر دیا — مطلع حق نے نبی جیو کو کیا
سنکے غمگین ہو گئے سلطان دین — اور کہا موتہ پہ چڑہجان مسلمین — تین ہزار اصحاب کا لشکر گیا — زید کو سردار اون سب پر کیا
بعدہ حضرت نے لشکر سے کہا — حکم افسر اپنی کا لانا بجا — زید اول بعد جعفر ذی کرم — بعدہ عبداللہ لیوینگے علم
جبکہ عبداللہ بھی ہو جان نثار — پھر مسلمانون کو ہوگا اختیار — جو کہ لائق ہون کرین اوسکو امیر — اوسکی تابع ہوین سب بے نا و پیر
حاکم موتہ کو ہوئی یہ خبر — آتا ہیگا لشکر خیر البشر — جمع کی اوسنے بھی اک فوج گران — ایک لکھ سے زیادہ تھی اوسمین جوان
تھی بہت کثرت سے فوج نابکار — اور مسلمان تھے صرف یہ سہ ہزار — سامنے جب آئی فوج مشرکین — دفعتہً گھبرا گئے سب مسلمین
کیونکہ وہ کثرت سے تھے یہ تھے قلیل — وہ تھی قائم اپنی جا یہ تھی رحیل — کہنے پھر باہم لگے تدبیر کیا — بعضے بولے کیجیے جنگ اب التوا
بعضے بولے دو نبی جیو کو خبر — تا کہ بھیجین وہ مدد یہان زود تر — اور اکثر نے کہا یہ ہے صلاح — جینے اور مرنے مین ہے ہمکو فلاح
ہو گئی اس جنگ مین گر ہم شہید — ہمکو جنت مین ملے درجہ مزید — فتح پا کر ہم مین جو زندہ رہا — بس حصول اپنا ہوا ست مدعا
جمع اسپر ہو گئے پھر سب کے سب — منہ نہین اس جنگ سے موڑینگے اب — دونون جانب سے لگی وہان ہونے جنگ — چلتے تھی تلوار نیزہ اور خدنگ
زخمی ہو کر زید بن حارث گرا — وہ علم جعفر نے اگر لے لیا — دست جعفر ہو گئے دونون قلم — لے لیا عبداللہ نے اگر علم
زخم کاری کھا کے عبداللہ گرا — پھر ہوا جب حکم ختم المرسلین — جمع الکجا پر ہوئے سب مسلمین
متفق اسپر ہوئے سب مسلمین — ہو ثابت خالد اب امیر المومنین — لے لیا بردوش خالد نے علم — چونکہ اگر کے شجاعت نے قدم
فتح نے اگر کے ندا نہ دیا — اور ملک کہتے تھے خالد مرحبا — چند منزل تھی مدینہ سے وہ جا — جس جگہہ پر جنگ تھا یہ شش و ہا
حق تعالیٰ نے دیا یہ دا و ٹھا — دیکھتے تھے اوسکو خیر الانبیا — ہو رہا تھا اوس جگہہ پر جو کہ حال — کہہ رہے تھے وہان نبی جیو حال و مآل
زید کی جا پر ہوئے جعفر نصب — اور ہوئے جعفر کی جا عبداللہ — اور شہادت پائی عبداللہ نے — اور علم تھا بنا ہے سیف اللہ نے
آپ نے خالد کو سیف اللہ پکارا — یعنے خالد ہے گا شمشیر خدا — گریہ کر کے مصطفےٰ کہنے لگے — دست دونون آہ جعفر کے کٹے
حق تعالیٰ نے دیے دو بازو نہین — تا کہ وہ سیر جنان کرتے رہین — اور تی پھرتے ہین ملایک کو وہ سدا — ہین وہ غایت شاد و خورم نیکذات

پہونچا نجاشی یہ نامہ جب نبیؐ — کر کی تعظیم اوسنے اور تصدیق کی — ظاہر باطن مسلمان ہوگیا — بھیجے تحفہ اوسنے پیش مصطفےٰ
دختر اک تھی حرم ابوسفیان کی — نام تھا ام حبیبہ اے اخی — وہ کہین حبشہ مین تھی شوہر کے ساتھ — ہوگئی بیوہ وہ عورت نیکذات
کر کی نجاشی نے خدمت سے صلاح — کر دیا حضرت سے اوسنکا نکاح — اور مقوقس نے پڑہا نامہ نبیؐ — عزت و توقیر اور تعظیم کی
اور بخدمت حضرت خیر الزمان — بھیجی ہدیہ اور تحفہ بیکران — شامل تحفہ کی دو بھیجی کنیز — ماریہ قبطی و شیرین بانمیز
ماریہ سے عقد حضرت نے کیا — اون سے ابراہیم اک فرزند ہوا — روم کی قیصر نے نامہ آیکا — اوسکو بیکر اپنے سر پر رکھلیا
کی بہت تعظیم تحریر نبیؐ — اور آرندہ کی بہی تکریم کی — اور کیا ہر ایک سے تفتیش حال — ہوگیا وہ شاد و خورم خوش خصال
اک بڑا عالم نصاریٰ کا تہا وان — وہ مسلمان ہوگیا سنکر نشان — دشمن اوسکی فوج ساری ہوگئی — مار ڈالا جان سے اوسکو تبہی
لاوے ایمان قیصر چاہتا تہا — فوج اپنی سے ولیکن ڈر گیا — پہونچا جب خط نبیؐ پرویز پاس — پڑہکے ناخوش ہوگیا وہ بدحواس
پہاڑ ڈالا اوسنے وہ خط نبیؐ — دی خبر حق نے نبیؐ جیو کو تبہی — آپ نے کی اوسکے حق مین بد دعا — خاندان کرا اوسکا پارہ پارہ یا خدا
تہوڑی ہی عرصہ مین وہ مارا گیا — پارہ پارہ خاندان اوسکا ہوا — تخت ایران تہا مین کل ملک سب — اور مین کے تہا تعلق سب عرب
تہا ملک ملک مین باذان نام — پاک طینت نیک نیت شاد کام — یون لکہا پرویز نے باذان کو — حکم کی جلدی میری تعمیل ہو
اندنون ملک عرب مین اک جوان — کرتا ہی دعوی نبوت کا وہان — چاہیے تمکو اوسے یہان بھیجدو — اوسکی آنے مین توقف کچہ نہو
بھیجدو اوسنے مدینہ مین جوان — اور کہا لیجاؤ حضرت کو وہان — وہ ہوئی حاضر حضور مصطفےٰ — حکم حاکم قول باذان کا کہا
یون کہا حضرت نے کل دونگا جواب — ہوگا جو اس باب مین حق و صواب — صبح کو آکر وہ پہر حاضر ہوئے — یون نبیؐ جیو اونکو فرمانے لگے
جو بلاتا تہا تمجے پرویز شاہ — شب کو وہ مارا گیا بخت سیاہ — جانشین اوسکے ہوا اوسکا پسر — آویگا باذان کو حکم دگر
ہوگئے واپس وہین ہر دو جوان — اور کیا باذان سے جاکر بیان — لکہہ کی وہ باذان نے تاریخ و رات — اور کہا اوسنے اگر یہ سچ ہی بات
والیان ملک سے مین بیشتر — لاؤنگا ایمان بخوف و خطر

تتمہ جواب و سوال مکاتبت والیان ملک

جو کہ تہا پرویز شاہ مرد جہول — پہاڑ ڈالا اوسنے تہا نامہ رسول — نام زد شیرویہ تہا اوسکا پسر — رہتا تہا وہ باپ سے آزردہ تر
قتل اوسنے باپ کو اپنے کیا — دی جبکے حضرت نبی جس شب کا پتا — باپ کی جا پر ہوا مسند نشین — اور کیے فرمان جاری ہر طرف مین
اور یہ باذان کو اوسنے لکہا — قتل مین پرویز کو اسنے کیا — ظلم کرتا تہا وہ خلقت پر کمال — اسلیے اوسکو کیا مین پایمال
تمکو لکہا تہا جو اوسنے بھیجدو — دعوی پیغمبری کرتا ہے جو — ہمنے نا اون حکم کو منسوخ کر دیا — ہم نہین رکہتے کسی سے قصد و کید
جبکہ یہ باذان نے مطلب پڑہا — ہوگیا تصدیق قول مصطفےٰ — کر لیا اسلام اوسنے اختیار — اور ہوا تابع رسول کردگار
اور یمن مین سب مسلمان ہوگئے — کلمہ طیبہ وہ سب پڑہنے لگے — پہر نبیؐ جیو کو یہ دی اوسنے خبر — لائی ہین ایمان ہم سب آپ پر

وقائع سال ہشتم ہجرت فرستادن لشکر کدام جا و خوردن ماہی کلان چند یوم

جان فشان تھی یہ نہایت اور دلیر | جانتے تھے جنگ کو یہ ہیر و پھیر | تھے جہین تھی جس جانبی لشکر کشی | کرتے عمر العاص کو اوسپر امیر
اور خالد کے شجاعت کا بیان | ہی فتوح الشام سی جملہ عیان | نظم جسکو کر چکا ہی ابوالحسن | جو کہ ہی میرا غریز اور ہم وطن
فارسی بحر تقارب مین کلام | کی ہی اوسنے باشکوہ و احترام | نام جسکا حرب نامہ ہے لکھا | حال غزوات صحابہ ہے لکھا
اوسمین ہی مسطور سب خالد کا حال | ہمرہ اصحاب بھی نے قیل و قال | اوسسے فتح تھی ہمیشہ رونما | انکو سیف اللہ نبی جیو نے کہا
 | عہد حضرت سی یہ تا عہد عمر | دشمنون پر یہ رہی باقی ظفر |

رفتن جناب رسالت پناہ بنابر عمرہ بمکہ معظمہ

جو حدیبیہ مین تھی صلح ہوئی | سال آیندہ کرین عمرہ نبی | آگیا آیندہ کا وہ سال و ماہ | مکہ کو تیار ہوئے عالم پناہ
آپ نے ایسا کیا وہان اشتہار | عمرہ کرنی کا ہی سبکو اختیار | وقت صلح سا بقا جو تھی وہان | چاہیے فی الفور وہ آوین یہان
آئی موجب حکم کے پیش حضور | یون کہا اب تم چلوگے بالفرور | ہو گئی تیار ہر اک خاص و عام | چل دیے مکہ کی جانب کو تمام
رفتہ رفتہ پہونچے مکہ مین نبی | تھے صحابہ آپکے ہمراہ سبھی | ہر کسی نے جاکے وہان عمرہ کیا | شرط عمرہ کی ہر اک لایا بجا
 | طوف کعبہ اور کی قربانیان | حلق سر کرکے ہوئے سب ایکسان |

نکاح فرمودن حضرت بایک زن در مکہ معظمہ مسمی میمونہ

ایک زن مکہ مین تھی صاحب جمال | نیک نیت پاک طینت خوش خصال | نام میمونہ تھی وہ مہر لقا | وہان نکاح اوس سے نبی جیو نے کیا
مکیون نے یون نبی جیو سے کہا | کوچ اب کرجاؤ یہان سے مصطفےٰ | تین دن کی تھی اجازت آپکو | اوس سے زیادہ تم نہ ہرگز یہان رہو
یون کہا حضرت نے تم ہم قوم ہو | تھوڑی سی مجکو اجازت اور دو | مین بتقریب لیمہ کے یہان | کیا نیکی دعوت کرون اے مکیان
مکیون نے یون دیا اونکو جواب | یہ نہین منظور ہمکو اے جناب | وہان سی مایوس ہوکے حضرت چلدیے | لیکن آزردہ بہت دلمین رہے

تحریر مکاتبات بوالیان ملک روم و ایران و بصرہ و مصر و حبشہ وغیرہ

عمرہ کرکے مکہ سی حضرت پھرے | خیریت سی داخل یثرب ہوئے | والیان ملک جو مشہور تھے | ہر کسی کے نام پر نامہ لکھے
نام اونکے لاتا ہون مین در قلم | یون کہے مین نثر مین اونکو رقم | اونمین سی جو روم کا سلطان تھا | ہرقل اوسکا نام تھا اے باصفا
اور تھا نجاشی غایت نیکبخت | ملک حبشہ کا تھا ضحاک تاج و تخت | تھی یہ ہرود بادشاہ نصرانیان | اور معاون دین کے تھے اسلامیان
شاہ ایران کا جو تھا پرویز نام | نسل مین کسریٰ کی تھا بالاحترام | ملت و مذہب مین تھا آتش پرست | ہو رہا تھا یہ مئی نخوت مین مست
اور مقوقس مصر کا تھا کامران | تھا وہ اسکندریہ مین صاحب قران | اور علاوہ انکے دیگر چند جا | بھیجے نزد والیان ملک ہا
ثبت تاریخ فرشتہ مین یہ ہے | آیا نامہ ہند مین بھی نیک پے | راجہ اودے پور کے بھی اک نام پر | لیکے آیا نامہ تھا اک نامہ بر
نامہ بر کی نامہ کی تعظیم کی | جا دی اوسکو بہت تکریم کی | اب تلک وہ نامہ وہان موجود ہے | اوس سے برکت راجکی مقصود ہے
دعوت اسلام ہر خط مین لکھی | آیت قرآن و سمین درج کی | مہر کرکے قاصدون کو دیدیے | لیکے نامہ ہر طرف وہ چل دیے

ہاتہ سے اپنے علم اونکو دیا | اور کہا فتح تجھ دیگا خدا | ہوکر رخصت قلعہ پر پہونچے علی | پڑ گئی اوس قلعہ مین اک کہل بلی
ہورہی تہی بند قلعہ کے کنوار | آپنے در کو لیا اوسکے اوکھاڑ | دونون لیکر وہ کواڑ ے ہاتہ مین | گھس گئے قلعہ مین وہ اک بات مین
لیلی جانی پیر دونون وار | اور دی دربانیون کو دہاں پچہاڑ | آٹہہ کس آئے مقابل پہلوان | کر دیئے فی الفور قتل اونکو وہان
پہر مسلمانون کا ہلہ ہوگیا | قلعہ کو زیر و زبر بس کر دیا | گھس گئی قلعہ مین سب اصحاب وہ | اور غنایم ہاتہ آئی بے شمار
اور غنایم مین سے آئی ایک زن | تہا صفیہ نام وہ تہی سیم تن | حصہ مین وہ وحیہ کلبی کے لگی | وحیہ نے اوسکو تبہی آزاد کی
کر لیا اوس سے نکاح حضرت نے وہان | ٹہہری عرصہ تک وہان خیر الزمان | کی گئی ضبط اونکی اراضی و باغ | بہر رہا تہا جنکا نخوت سے دماغ
 | کر لیے مزدور نخوت تہی جنہین | بہر حفظ باغ اراضی اونہین

بیان حال فتح موضع فدک و ہم حال باغ فدک

ایک تہا موضع فدک خیبر کے پاس | رہتے تہے اوسمین یہودی بدحواس | صلح کرنے آئی پیش مصطفے | عرض یون کی ای حبیب کبریا
ہمکو اس موضع مین رہنے دیجئے | نصف اراضی ہماری لیجئے | کہنا اونکا سب پذیرا کر لیا | حکم محکم اونکو رہنے کا دیا
آپکے حصہ مین جو آئی زمین | ایک اوسمین باغ تہا ای مومنین | کرتی ہین باغ فدک مین جو کلام | ہین مراد اس جا سے ای نیکنام
 | قصہ اوسکا یہانسے لکہنا ہے فضول | لکہنا ہے تاریخ کا اصل الاصول

واپس آمدن جعفر ابن طالب از ملک حبش خیبر سنہ ۶ ہجری

جعفر طیار بہائی مرتضے | تہے برادر عموی زادہ مصطفے | کر گئی ہجرت حبش کو تہی وہ کے | آگئی خیبر مین وہ حضرت سے ملے
ساتہ اونکی آئے موسی اشعری | کی تہی جعفر نے اونہونکی رہبری | سب مہاجر وہانسے واپس آگئے | اور شرف خدمت حضرت سے پائے
 | ملکے جعفر سے نبی جیو نے کہا | تیرے ملنے سے مین نہایت خوش ہوا

واقع دیگر زہر خوراندن حضرت زینب بنت حارث

بنت حارث ایک عورت تہی یہان | دی چلے تہی مصطفے اوسکو امان | گوشت بکریمن ملا کر اوسنے سم | بہیجا ہدیہ پاس سلطان امم
اوسمین ہی حضرت نے اک کس کو دیا | فورا اوسنے اوسکو لیکر کہا لیا | آپ نے بہی منہ مین لقمہ لے لیا | لقمہ نے فورا نبی جیو سے کہا
بنت حارث نے کیا ہے یہ ستم | مجکو مت کہاؤ مین ہون آمودہ سم | جبرئیل نے کہا یا تہا وہ کہا کر گیا | اوسکے بدلہ قتل اوس زن کو کیا

در باب تحریم متعہ و گوشت خر

تہا ابہی خیبر مین حضرت کا قیام | متعہ کرنا ہو گیا مطلق حرام | کہانے تہی جمال بعضے گوشت خر | اوس سے بہی مانع ہوئے خیر البشر

وقایع سال ہفتم تشریف آوردن عمر العاص و خالد بن ولید

لکہتا ہو مین حال سال ہفتمین | آئی گہر خیبر سے ختم المرسلین | آئے عمر العاص خالد بن ولید | ملکے سوی یثرب مین وہ دونون سعید
آہوئی حاضر حضور مصطفے | صدق دل سے کلمہ طیب پڑہا | یہ نہایت تہے مدبر اور شجاع | دین کا انسے ہوا ہے انتفاع

لیون نے یون نبی جیو کو لکھا | بو نصیر اک شخص جو مکہ مین تھا | وہ ہوا جاکر مسلمان آپ پاس | اور لگا رہنے وہان وہ دی حراس
شرط کی موجب ہمارے دو جوان | لاتی تھی ہمراہ اوسی وہانسے | قتل کر اک کو ہوا رہ سے فرار | پکڑا اوسنے کو وہ مین جاکر قرار
ہو گئی ہین چند کس اوسکے رفیق | بن گئی ہین سب وہ قطاع الطریق | ہو رہا اونکے سبب مسدود راہ | قافلونکو کرتے ہین گے وہ تباہ
آپنا احسان آپ ہمپر کیجیے | پاس اپنے اونکو بلوا لیجیے | شرط لینے کی تھی دینے کی نہ تھی | ہمنے وہ لاچار ہو کر محو کی
اب نہ آیندہ کو ہم لین اور نہ دین | شرط سے آزاد ہم دونو رہین | سرگروہ قافلہ تھا بو نصیر | اور تھا اوسکی ساتھ اک مجمع کثیر
لکھا اونکو آپ نے آوینہان | ہر طرح سے ہو گئی تمکو امان | فوراً آکر ہو گئے حاضر تمام | دین و دنیا مین ہوئی وہ نیکنام

حال غزوہ خیبر کہ دران ہفت قلعہ بود ند بر دست علی مرتضے فتح شد

سن ششم ہجری کا ہے ایسا بیان | کر دی ہین اوسکو عیان تاریخدان | غزوہ خیبر کو رادی خوش خصال | لکھتا ہے وہ اس طرح حلی و مکمل
اک جگہ یہ سب سے ہیگی دور تر | لکھتے ہین خیبر اوسے اہل سیر | سات عدد قلعہ تھے اوسمین استوار | اونمین تھی قوم یہودی مس ہزار
اونمین ہے اک قلعہ تھا مضبوط تر | غیر کا اوسمین نہوتا تھا گذر | اوسکا دروازہ تھا ہم مثل پہاڑ | لگ ہے سکتے آہنی اوسپر گوار
اسقدر تھی وہ گران اور بڑی گزند | سا تھ کس ملکر اوسی کرتے تھی بند | اور بلندی قلعہ کی تھی اسقدر | بیٹھ سکتا تھا نہ طایر بام پر
یون ہوا حکم خداوند برین | تم چڑھو خیبر پہ ختم المرسلین | حق تعالی تمکو بخشی گا ظفر | تم نہ لاؤ دل مین کچھ خوف و خطر
ہو گیا مشہور یہ نزدیک دور | غزوہ خیبر کا ہو گا بالضرور | خیبر یون پر بھی ظاہر ہو گیا | آیا چاہتے ہین گے ہمپر مصطفے
کر لیا سامان اپنا سب درست | ہو گئی ہر ایک وہ چالاک و چست | جمع لشکر آپ نے اپنا کیا | اور سنایا اونکو سب حکم خدا
سوی خیبر چل دیا لشکر تمام | کر کے سب سامان جنگ کا انصرام | متصل خیبر کے جا ٹھہرے نبی | دعوت اسلام اونپر عرض کی
ایک نے بھی نہ مانی اونکی بات | تھے ازل سے وہ یہودی بد صفات | یون دیا ہر مصطفے نے اذن عام | اب لڑو انسے یہ کافر ہین تمام
ہو گیا آغاز شروع جنگ و جدال | اور لگا ہونے وہان قتل و قتال | چڑھ گیا قلعون پہ لشکر دمبدم | بھاگے اونمین سے یہودی نابکار
قلعہ شش پر دخل حضرت کا ہوا | اب جو رہ قلعہ اک باقی رہا | جمع اوسمین قوم سارا ہو گیا | بیٹھ کر قلعہ کا در بند کر لیا
کر دی تھی کوشش بہت اصحاب یار | ٹوٹتا قلعہ نہین تھا زینہار | پھینکتے تھے یہانسے جو سنگ اور خدنگ | مانع اوسکی ہوتی تھی دیوار سنگ
قلعہ والے بھی بہت تھے جو سنگین تر | پڑ گئی یہان نقصان ہوتا تھا شکست | جنگ یہ تھا در حقیقت گرچہ سنگ | ہو گیا تھا لشکر اسلام تنگ
ہر طرح سے نمازیان لاچار تھے | استواری قلعہ سے بیکار تھے | فتح کی مانگی تھی جیو نے دعا | ہو گئی مقبول بیش کبریا
آپ نے فرمایا دون کل کو علم | اوسکو جو ہے اشجع و منبع کرم | ہاتھ سے اوسکے یہ قلعہ فتح ہو | پست پا ہو جا اوس سے تند خو
ہر کسی کو تھی تمنا اور دعا | یا خدا ہمکو علم ہووے عطا | صبح کو سبکو بلایا آپ نے | اور لگی ہر اک کو حضرت تاکنے
دیکھکر اون سبکو بولے مصطفے | کیا سبب ہے جو نہین ہین مرتضے | در جواب اوسکے کسی نے یون کہا | درد آنکھون مین وہ ہین گے مبتلا
بھیجکر اک کس کو بلوایا اونہین | دیکھا دونون آنکھین اونکی دکھتی ہین | آپ نے لب اپنا اوسپر ملدیا | ہو گئین فوراً وہ اچھی و صفا

کہہ گیا لشکر مین شیطان بلپید — کر دیا عثمان کو مکہ مین شہید — جب سنا حضرت نے یہ آشفتہ حال — بس نہایت ترہوا بیخ و ملال
ساری لشکر کو بلا کر یہ کہا — لونگا مین اب انتقام عثمان کا — مکیون نے ہی کیا تازہ فساد — مین کرونگا اونپہ اب بیشک جہاد
بائیان اپنا ہاتہ دہنے پر دہر — اور کہا یہ ہاتہ ہی عثمان کا — بیٹھے آکر آپ اک زیر شجر — جملہ اصحاب آئے وہان پر زود تر
تازہ بیعت کی ہر اک کس نے وہان — اور کہا موڑی نہ منہ جبتک ہی جان — بیعت رضوان ہے اس بیعت کا نام — بدریون کے مثل ہی اسکا مقام
پہونچی یہ فی الفور مکہ مین خبر — ہوگئی تیار جنگ خیر البشر — ہوگیا معلوم پہر حضرت کو حال — خیریت سی ہین گے عثمان خوشحال
قتل کی اونکی خبر تہی سب غلط — کر دی تہی مشہور شیطان نے فقط — مکیون نے کی دوبارہ پہر صلاح — صلح کر لینی مین خیر ہی اور فلاح

آمدن سہیل نامی بطور سفارت از جانب مکیان و صلح کردن با ایشان و سال

اک سہیل ابن عمر مکہ مین تہا — ایا صلح کرنی پیش مصطفےٰ — مکیونکا ہو کی وہ مختار عام — صلح کا حضرت پہ لایا وہ پیام
عرض کی اونسے کہ یا صلی علےٰ — عمرہ کی امسال کیجیے التوا — سال آیندہ مین ای سلطان دین — کیجو عمرہ کو ادا تم با یقین
تین دن تک تم رہو مکہ مین مہان — اور ہتیار اپنے رکہو در غلاف — دس برس تک صلح یہ قائم رہے — پہر نہ اس عرصہ تلک کوئی مرے
اور نہ کچہ آپسمین رکہین ضد و کد — اور نہ دیوین دشمنونکو کچہ مدد — اور ہو وین ذیل مین جسکی کوئی — دوسرا اوسکا عدو کے مدعی
ہم مین سی تم مین جو آجاوی اگر — اوسکو لیجاوینگے ہم یہان آنکر — اور تم مین سی جو ہم مین جا کوئی — ہم نہ دینگے اوسے تم کو کبہی
کی شرائط سب بنی جید و قبول — طبع بغضونکی ہوئے سنکر ملول — صلح و ب کریہ ہوئی حرت فزا — کسکو طاقت تہی کری چون و چرا
کیونکہ تہا یہ راز رب و جہان — سب تہی نا آگاہ خبر الزمان — صلح نامہ مین لکہین شرطین تمام — دستخط اوسپر ہوئی خیر الانام
صلح نامہ جبکہ تیار ہو گیا — تب سہیل ابن عمر رخصت ہوا — یون دیا پہر آپنے اک حکم عام — شرط عمرہ کی کرین یہان سب تمام
حکم کی موجب یہ اک نے زود تر — شرط عمرہ کی ادا کی سر بسر

واپس آمدن مسلمانان از مقام حدیبیہ بمدینہ منورہ

پہر ہوئی واپس مدینہ کو نبی — فتح خیبر کی بشارت حق نے دی — واپس آنی سی تہی امجابی ملول — بس ہوا سورہ فتحنا کا نزول
خوش ہوئی سنکر یہ اصحاب دین — فتح خیبر عنقریب ہی بالیقین — پیش آیا اسمین اک قصہ نیا — بو نصیر اک ساکن مکہ کا تہا
آکے یثرب مین مسلمان ہو گیا — آئی اوسکے لینے کو دو اشقیا — کر دیا اونکے حوالہ آپ نے — خوف سی اونکے لگا وہ کانپنے
جلد یا وہ راضی ہو کر بر رضا — راہ مین ہمراہی سی کہنے لگا — پاس تیری جو کہ یہ تلوار ہے — خوب ہی اور لائق ہر کار ہے
مجکو دی دیکہونمین اوسکی آب تا — کند ہی یا تیز تر ہی اسکی آب — دیکہنے کو اونسی وہ تلوار دی — لیکی فورا اونسی مالک پہ جڑی
لگتے ہی تلوار کے وہ مر گیا — بہاگ اوٹھا ہمراہی اوسکا سیا — کر لیا قاتل نے اک کوہ پر مقام — راستہ تہا وہ ممر در خاص و عام
جو گذرتے وہانکو اشقیا — لوٹ لیتا تہا اونہین وہ بیمحا — وہانکو جاتا تہا مسلمان کوئی — کرتا تہا تعظیم اوسکی بیشتر
جو مسلمان مکیون کے قید تہے — بہاگ کر پاس اوسکے وہ بہی آگئے — تین سو مرد وہا پر ہو گئے — ملنے کفار کا رستہ بند ہوا

خوش ہوئی سنکر صحابہ اور یار — تھی زیارت کعبہ کے وہ خواستگار — ملکو سب کرینگے تیاریان — جاوینگے مکہ کو ہم سب بیگمان

نوم و نفقہ ہمرہی جیوا یک سا — آمین کچھ ہرگز نہیں ہے شک ذرا — ہوگئی تیار اک دن مصطفے — اونکی کی ہر ایک کس نے اقتدا

مصطفے تیار ہوکر چل دیے — ڈیڑھ ہزار اصحاب ساتھ اونکے ہوئے — رفتہ رفتہ پہونچے مکہ کے قریب — خیمہ زن ایکجا ہوئے حق کی حبب

یکینوکو پہونچی یہ ایسی خبر — آگیا ہی لشکر خیر البشر — اور گیا ہر ایک کی چہرہ کا رنگ — جسطرح اوڑ جاتا ہی رنگ پتنگ

پھر ہوئے وہ سبکی سب باہم صلاح — اونکی آنی سی ہے نقصان و فلاح — ہی مناسب اونکو آنی دو نہ یہان — ورنہ پہونچیگا بہت نقص و زیان

وہان کری جاکر کوئی در یافت حال — کس لیے آئی ہین وہ فرخندہ فال — جس طرح جیر ہو سکے آنی نہ دین — جس طرف سی آئی ہین واپس کرین

یہ خبر پہونچی بسمع مصطفے — میرے آنی کو ہین حائل اشقیا — وہان ٹہرنا اپنی سمجھا زبون — بس ہوئی واپس وہانسی رہنمون

واپس ہوکی آئے حضرت اور جگہ — چہ حدیبیہ تہا واقع جس جگہ — متصل اوس چاہ کی پہونچے نبی — یون کہا لشکر کو یہان ٹھہرو سبھی

کر دیا حضرت نے اوس جا پر مقام — بھر گیا میدان لشکر سے تمام — چاہ مین دیکہا کہ پانی ہی قلیل — ہو نہین سکتا ہی لشکر کو کفیل

آپ نے منگوایا اک ظرف بر آب — رکھدیا ہاتہ اپنے کو اوسمین شتاب — اوسکیطرف سی آیکی فوارہ سان — ہوتا تہا اوس طشت مین پانی رواں

پھر دیا حضرت نے یون اک اذن عام — آپ پیجے یہانسی اب لشکر تمام — آدمی لشکر کے اور اونکے دواب — پینے لگے لیجاتے تہے بھر بھر کے آب

ایک ہزار اور پنجصد تہے آدمی — پانی لیتے تہے نہ ہوتی تہی کمی — پانی کچھ حضرت نے منہ مین ڈالکر — چہہ مین ڈالا آب کلی پاک تر

ہوگیا اوس چہہ مین پانی بیشمار — اور لگا لشکر کے آنی وہ بکار — آیا لشکر مین سفیر مکیان — نام تہا اوسکا بدیل ای مومنان

اوسنے آکر یون نبی جیو سی کہا — سچ کہو کیا ہی ارادہ آپ کا — یون کہا حضرت نے ای فرخندہ فال — آیا ہون لیکر سبی عمرہ کی لیے

جنگ کرنیکو یہان آیا نہین — عمرہ کو آئی ہین ہم سب یقین — ہی ارادہ مکہ مین اب جاوین ہم — عمرہ کرکے جلد واپس آوین ہم

یون دیا اوسنے نبی جیو کو جواب — یہ نہین ہو سکتا ای عالیجناب — کیونکہ وہان ہین سبکی سب آباد گین — آپکا جانا مناسب ہے نہ ہین

جائی مکہ کا نفر ماوین خیال — ورنہ تمسے ہوگا وہان جنگ و جدال — عروہ نامی اور آیا دوسرا — رخصت ہوکر پھر وہ مکہ کو گیا

جو کہا تہا اوسنے اسنے بہی کہا — یہ بہی مکہ کو روانہ ہوگیا — اور رسول اللہ کا سب حال و قال — یکیون سی جاکہا لشکر کا حال

عمرہ کرنیکو اونہین یہان آنی دو — فصد و کد اونسے نہ تم ہرگز کرو — دم مین کردین دشمنونکو پایمال — جان نثاران نبی کا ہی یہ حال

تابع فرمان اونکی ایسے ہین — جو وہ فرماتی ہین فوراً کرتے ہین — آب منہ و دست و آب وضو — یا جو پانی اونکا ہو کچھ شست و شو

لیتے ہین لڑکر اوسکو ہمکنان — ملتی ہین اپنے بدن پر عطر سان — اونکی آنے مین نہ اندیشہ کرو — مصلحت ہی اونکو تم یہان آنے دو

دونون نے سمجہایا اونکو ایک سا — پر نہ مانی یکیون نے اونکی بات

فرستادن حضرت عثمان را بطور سفارت در مکہ و نہ قبول کردن یکیان

یون ہوا عثمان کو حکم نبی — یکینو جاکی سمجہاؤ یہی — دو اجازت مکہ مین جاوین ہم — عمرہ کرکے جلد واپس آوین ہم

حضرت عثمان مکہ مین گئے — ہر کسی کی کو سمجہانی لگے — ایک نے بہی یہ نہ مانی اونکی بات — سبکے سب منکر رہی وہ بدصفات

کردیا اک اونٹ پر اونکو سوار — ہو کے پیدل اونٹ کی پکڑی مہار — وہانسے لاکر اونکو باحفظ اور امان — کی حوالہ حضرت خیر الزمان

اوسکا ہر اک شخص مین چرچا ہوا — جو منافق تھے ہوئے وہ لب کشا — بس لگے کرنے مناقی اتہام — اور ہوا یہ گوش زد خیر الانام

سنکے حضرت کو ہوا از بس ملال — دی تفتیش ہوئی والا کمال — پوچھا جس سے آپ نے اوسنے کہا — عایشہ ہے پاکدامن با صفا

عایشہ کو یہ ہوا معلوم جب — مجھپہ تہمت کی ہے لوگون نے غضب — باپ کے گھر اپنے وہ آئی چلی — اپنی ماں سے کہکے وہ رونے لگی

روتی روتی انکو گذری تین روز — اضطراب دل تہا غایت حزین — گھر پر آئی ایکدن اونکے نبی — بیٹہہ کر کہنے لگے اوس سے یہی

تشریف آوردن حضرت رسول خدا بخانہ عایشہ و نزول ایات صفای

عایشہ تجسے ہوا ہی گر قصور — توبہ کر اللہ ہے ستار الغفور — اور نہین تجسے ہوا ہی یہ اگر — حق تیری پاکی کی دیویگا خبر

عایشہ نے یون کہا اے شاہ دین — آپکا فرمانا ہے عین الیقین — صدق کا میری نہوگا اعتبار — کذب کی کہنے کو سمجھینگے قرار

کردیگا ظاہر ہوا اللہ العلیم — کیونکہ وہ شافی ہے ہر قلب سقیم — میرا شاہد ہے یہی رب المستعان — عالم واقف ہے اسرار نہان

اور پڑہی ہے آیت قرآن کی — وقت غم یعقوب نے تہی جو پڑہی — حق سے یون پہونچی نبی جیو کو وحی — پاک ہے تہمت سے یہ بی بی تیری

یہ ہوا ہے اسپہ بہتان عظیم — حق تعالی ہے گا عالم اور رحیم — کفر نے اسپر کیا ہے اہتمام — ہین سزا کی مستحق وہ زشت کام

عایشہ نے اوس وحی کو جب سنا — سجدہ شکرانہ حق کا کیا — اور کیا جس جس نے یہ تہا اتہام — اونکو بلوائی نبی جیو نے تمام

آسی آسی وہ عبرت کے لیے — مجرمون کے تن پہ لگوائی گئے — حیف ہے بعض اونکو کہتے ہین بہا — جنکے حامی ہین محمد اور خدا

وقوعات سنہ ۶ ہجری در جواز تیمم بر خاک عوض وضو

سال شش کا اب بیان کرتا ہون میں — جو کہ دیکھا ہے لکہا لکتا ہون مین — ابتدا اس سن کی ہے یہ ماجرا — کردیا حق نے تیمم کو روا

یہ ہوا انعام رب العالمین — برکت صدیقہ ام المومنین — اک کسی غزوہ سے پہرتے تھے نبی — عایشہ صدیقہ اونکی ساتہ تہی

اک گلوبند ٹوٹ کر صدیقہ کا — کوچ کی دم وہ کسی جا گر پڑا — ڈہونڈہنے اوسکو گئے وہ نیک مرد — اور ہوئے حضرت شریک جستجو

آگیا وقت نماز صبح کا — اور نہ تہا پانی کا کچہ وہانپر پتا — کرد قت آپسمین ہر اک گفتگو — کیجیے کس جا پہ جاکر وضو

یون ہوئی نازل نبی جیو پر وحی — خاک پر کرلو تیمم تم سبہی — کی تیمم سے ادا سبنے نماز — اور کیے صد شکر رب بے نیاز

ہو وضو سے گر کسیکو کچہ ضرر — وہ تیمم کرے بے خوف و خطر — یہ خلیفہ ہے وضو اور غسل کا — اس سے نامحرم رہی سب انبیا

قصہ حدیبیہ و ہم بیعت رضوان ہیکو سنہ ۶ ہجری

اور اسی سن مین ہوا واقع عجب — کہتے ہین واقعہ حدیبیہ ہی سبب — بیعت رضوان بہی ہے اسکا نام — یعنی خوشنودی رب ذوالکرام

اور حدیبیہ نام ہے اک چاہ کا — معرکہ اس طور سے اسکا ہوا — ایک شب دیکھا نبی جیو نے یہ خواب — ہم ہوئے مکہ مین جاکر کامیاب

طوف کعبہ کرکے وہان عمرہ کیا — اور شرائط عمرہ کی لائے بجا — آپکی بیٹہے جب کہ سب اصحاب یہ — آپکی خواب سب پر آشکار

بعد ازان پہر آپ نے ایسا کہا — خواب صادق ہوتی ہے گی انبیا — خواب مین نے دیکھا ہے یہ صریح — جب خدا چاہے گا ہوگا اوسطرح

تمام کو یہ جا رکس کو لیگیا | وہ تھا اندر اپنی گھر کے بیچیا | جا کی اوسنے اوسکی گہر آواز دی | جب بولا ٹھہر آتا ہون ابہی
زوجہ نے اوسکے اوسی ایسا کہا | مجکو کچہ معلوم ہوتی ہے دغا | جاؤ مت اسوقت تم گہر سے برون | مجکو شک ہے تیرا ہو جاویگا خون
بولا وہ بن مسلمہ ہے دوستدار | مجکو ہر گونہ ہے اوسکا اعتبار | آیا باہر جب وہ گھر سے بند خصال | پکڑ بیٹی مسلمہ نے اوسکے بال
اوسکی اک ساتھی ذی اگر مید رفیع | زور سے گردن پہ ماری ویسکے تیغ | اوسکا سر تن سے جدا جب ہو گیا | یہ اوٹھا کر اوسکے سر کو چلدیا
رکھدیا سر لاکے حضرت کے بہ پا | قاتلونکو دی نبی جیونے دعا

قتل شدن ابو رافع تجار قوم یہود کہ دشمن رسول اللہ بود

ایک یہودی کا ابو رافع تہا نام | رہتا تہا وہ ایک گہی میں نہایت کام | تہا وہ سوداگر نہایت مالدار | مصطفےٰ کا تہا وہ دشمن بدشعار
جو کہ دشمن تہے رسول مصطفےٰ | اونکو وہ ترغیب کرتا تہا سدا | جو رسول اللہ سے رکہتے تہے کد | صرف زر سے اونکی کرتا تہا مدد
ایک عبد اللہ عتیک اصحاب تہے | سات اونکی چند کس اجلاب تہے | حکم لیوں اونکو نبی جیونے دیا | قتل بو رافع کرو تم وہانیہ جا
چلدیے وہ لیکے سب ہمراہیان | ہیونجے اوس دیہ میں وہ رہتا تہا جہان | وہ جگہ خیبر سے بس نزدیک تہی | وہان بنا رکہی تہی اوسنے اک گہی
سات ہیونکو اوسنے وہان ٹہہرا دیا | اوسکی گہر میں چپکے خود تنہا گیا | رفتہ رفتہ ہیونچ یا دس جا کے پر | سوتا تہا جس جا پہ وہ فتنہ گر
سوتا تہا جس جا وہ بالاخانہ تہا | اپنی گہر والونسے وہ بیگانہ تہا | وار مارا اوسپہ اک تلوار کا | پر اثر اوسپر نہ کچہ اوسکا ہوا
کہا کر وہ تلوار کو چیخا شقی | اور کہا یہان پر کوئی ہے مدعی | جانا عبد اللہ نے یہ زندہ رہا | اور نہ پہونچا زخم اسے تلوار کا
ماری اوسکی ہول پہر تلوار کی | چیر کر اوسکا شکم باہر ہوئی | لگتی ہی زخم شکم کے مر گیا | وہان سے وہ غازی دین واپس ہوا
پانو پہسلا اوسکا زینہ سے وہین | گر پڑے پانو کے بل یہ بر زمین | استخوان سات ہوا اوسکا شکست | اپنی پگڑی سے کیا خوب اوسکو پست
جسطرح چہپ ہو سکا آئے برون | ساتہیونسے آپنے یہ رہنمون | خیریت سے آئے گہر پر غازیان | سب کیا اگہی نبی جیو سے بیان
جب یہ خوش خبری نبی جیو نے سنی | قاتلونکو آفرین حضرت نے کی

بیان وقوع قصہ افک یعنے اتہام شدن بر عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

سال پنجم ہجرت خیر البشر | واقع اسکا لکہتے ہین اہل سیر | ہی سیر مین افک کا قصہ رقم | لاتا ہون اوس قصہ کو مین درقلم
افک کے معنے ہین بہتان عظیم | رکہی محفوظ اوس سے غفار رحیم | واپس اک غزوہ سے آتے تہے نبی | عایشہ بی بی بہی اونکے سایہ تہی
ایک ہودج تہا صرف اونکے لیے | اوسکے اندر بیٹہین تہی وہ نیک بے | اتفاقاً یون ہوئی اک واردات | رفع حاجت کو گئے یہ نیکذات
زیور اونکا کوئی وہانپر گر پڑا | ڈہونڈنے کو پہر گئی وہ مہ لقا | حامل ہودج نے یہ سمجہا نہین | اسکے اندر وہ نہین ماہ مبین
اک شتر پر بار ہودج کر دیا | کوچ لشکر کا وہان سے ہو گیا | عایشہ بی بی رہین تنہا وہان | پر رہین وہانپر وہ خاتون جہان
ایک تہا ماموریہ بنی صفوان نام | چلتا تہا وہ چل چلین تہی جب تمام | جس کسیکار رہگیا اسباب ہو | لادی وہ اوسکو اوٹہا کر نیک خو
جب تمامی وہانسے لشکر چل چکا | حسب عادت چلنے کو صفوان اٹہا | اوسنے دیکہی وہانپہ اک لڑکی پڑی | یون ہوا معلوم ہے زوجہ نبی

جو بنتی تھے وہان شجاعت دیکھ — گاہی دست اور گاہی بازو گاہی قدم — ہو گیا مقتول جسنے نا بکار — اوڑ گیا کفار کا صبر و قرار
خوف زدا ایسی وہ کافر ہو گئے — بیچ تو یون ہی جتنے تھے پر مر گئے — اور ابو سفیان گھر آیا کمال — چار آفت کا پڑا اوسپر زوال
ایک تو قوم قریظہ بہر گیا — دوسرے پہر قتل عمدہ ہوا — تیسرے چلنے لگی وہان تند باد — جو تھی سردی سی ستائی بدنہاد
جان بچا کر وہانسے بھاگے مشرکان — اور رہا اونکا نہ وہانپر کچھ نشان — بھاگ کر پہونچے وہ کافر اپنے گھر — یہ ہوئی حاصل نبی جیو کو ظفر
جبکہ سب کفار وہانسے چل دیے — یون رسول اللہ فرمانے لگے — پھر نہ کفار آوینگے چڑھکے یہان — تم چڑھو گے اونپہ وہ ہونگے جہان

حال غزوہ بنی قریظہ سنہ ۵ ہجری

غزوہ حال قریظہ کا بیان — لکھتا ہی یون راوی شیرین زبان — غزوہ خندق سی یا گر کے ظفر — شاد و خورم آئے حضرت اپنے گھر
اور لیی ہتیار جنگی سب اوتار — صاف وہان کر نیلے تن سی غبار — آئے جبرئیل امین شکل بشر — گرد مین آلودہ تھے وہ سب بسر
بولے وہ یون آشہ والا تبار — ہمتی تو ابتک نہین دہویا غبار — اور نہ ہمتی کھولی ہین ہتیار جنگ — ہو رہی ہین ہمتو سب تیار جنگ
ہی یہ حکم حضرت رب العباد — تم کرو ال قریظہ پر جہاد — تم چڑھو اوس قوم بدپر یا نبی — قلعہ اونکا مین ہلاتا ہون ابھی
بس لگا کر آپنے ہتیار جنگ — گھر سی باہر نکلے حضرت بیدرنگ — تھے مؤذن جو بلال نیک نام — اونکو فرمایا کرو حاضر تمام
دی مؤذن نے ندا وہین پکار — سب مسلح ہو کے آوین دیندار — ایکدم مین جملہ لشکر آ گیا — اور کہا جو حکم ہو لاوین بجا
جبکہ دیکھا آپ نے سب آ گئے — اوٹھکے وہانسے پیش حضرت ہوئے — جا کیا قلعہ قریظہ پر نیام — عمدہ تشکنو نسے تا لینا انتقام
دیکھکر وہ قوم کے گھبرا گئے — بند در قلعہ کے اپنے کر لیے — دعوت اسلام اونمین حضرت نے — پر رہی برگشتہ اونسے وہ شقی
اونمین سی ایمان کوئی لایا نہین — وہ رہی برگشتہ از روی متین — صلح کے ہوتی رہی باہم پیام — پر نہ پایا ایک نے بھی انصرام
چند در چند اونکو سمجھاتے رہے — رشت کاری سی نہ آئی باز وی — چڑھ گئی فوج نبی جو قلعہ پر — چار سو مردم لیے اونکے پکڑ
لائی حضرت پر نہ وہ ایمان جب — قتل کر ڈالے گئے وہ سبکے سب — زیور و ہتیار و زن بچہ تمام — اور دولت مال اور اسباب تمام
آیا قبضہ مین رسول اللہ کے — دیدیا اونکو جو ہمراہ آئے تھے

قتل شدن کعب بن اشرف یہودی کہ دشمن رسول مقبول بود سنہ ۴

کعب بن اشرف تھا اک مرد مالدار — قوم سی تھا وہ یہودی نابکار — تھی رسول اللہ سی اوسکو دشمنی — در پی ایذا تھا اونکی دائمی
دشمن دین نبی جیو کو دوام — رکھتا تھا انعام دیکر شاد کام — دشمن جان نبی تھا وہ شقی — کرتا تھا ترغیب اونکے قتل کی
ایک محمد مسلمہ اصحاب تھے — سابقاً اوس شخص کے احباب تھے — قتل پر اوسکے کیا اونکو تعین — اور کہا حضرت نے کچھ خطر انہین
سنتے ہی اس حکم کے وہ چل دیا — کعب ہی گھر پر یہ جا کر کے ملا — پہلے ہی دونون نے باہم دوستدار — ایک کو تھا دوسرے کا اعتبار
کچھ شکایت اوس نے پیغمبر کی کی — کعب کو سنکر ہوئی غایت خوشی — کعب ہی بن مسلمہ نے یون کہا — قرض کچھ تو مجکو دے اے باوفا
شام کو ہتیار لاؤنگا تجھے — رہن بدلہ قرض مین کر لیجیے — یون کہا سوچا جو تو وہ خوب ہے — دو لگا مین تجکو جو کچھ مطلوب ہے

عہد شکنی کرتے ہو کیوں غضب حق سے نہیں ڈرتے ہو تم — حکم کے موجب صحابہ وہاں گئے — اونچ نیچ اونکو وہ سمجھایا کیے

کچھ اثر اونکو نہ ان پر ہرگز ہوا — وہ ہیں برگشتہ رہے وہ بیحیا — بس نبی جیو سے کہا اگر چال — ناشنی ہرگز نہیں وہ بدخصال

مشرکین میں سے تھا اک مردِ فہیم — تھا بنی غطفان سے نام اوسکا نعیم — وہ مشرف آہوا اسلام سے — وہ تھا واقف کام کی انجام سے

عرض کی اوسنے کہ اے والا جناب — دین مجھ پر تھا ہے کا گر اختیار — ہو مسلمانوں کا اوسمیں انتفاع

اور قریظہ کو نجانی دوں وہاں — بچ کہا کر ہوگا بو سفیان و آن — اب تلک اسلام سے میرا نہان — اپنا سا جانی ہیں مجکو مشرکان

یوں کہا حضرت نے تمکو مجاز — حق تعالی ہیگا تیرا کارساز — کعب سے جاکر وہ یوں کہنے لگا

نفع کی تیری کہونمیں ایک بات — اسکو تو پوشیدہ رکھنا نیکذات — مل گئی ہیں گے محمدؐ اور قریش — بچ ہو بچے تمکو اور ہو اونکو عیش

تمکو بلوا کر بمیدان وغا — یہ کرینگے تجھسے دونوں وہاں دغا — ہوا بوسفیان جو تجھسے خواستگار — چاہو تم اوس سے اعزہ پانچ چار

رکھو تم اونکو بطور اول کے — تا رہو اوسکی دغا سے تم بچے — جانیو تم دوست اوسکو مہربان

اور اگر اوسنے کیا کچھ انحراف — دی دے اوسنے اگر تمکو کسان — مصطفے اسے کعب ہیگا ملگیا

ہے تمہاری قوم کا دشمن وہ صاف — پھر ابوسفیان سے یوں جاکر کہا — پھر نہ تم پر کوئی کچھ یورش کرے

کر چکا وہ یوں محمد سے قرار — دونگا میں تمکو قریشی پانچ چار — جلد تر لاؤ سپاہ جنگ جو

ہر دو جانب خوب پختہ کر کے کام — آگیا اوسنے نبی جیو کو سلام — ہم نہ آوینگے ہمارا ہے سلام

کعب ذی اوسکو جوابا یوں لکھا — چند کس دن اول میں تم اقربا — یہ تمہاری ہیگی خواہش ناصواب

ٹھہر کر بوسفیان نے خط کو یوں کہا — راست ہے کہنا نعیم باصفا — اور عداوت ہوگئی دونو میں اختلاف

کعب کو خط پھر کے آیا اعتبار — اور کہا یہ ہے نعیم ایک دوستدار — در حقیقت تھا بڑا وہ پہلوان

تھا ابوسفیان کے ہمراہ عبدود — تھی نبی جیو سے نہایت اوسکو کد — یا نسو سی ہوتا تھا وہ جنگ جو

تھا قوی ہیکل نہایت تندبال — دوسرا کوئی نہ تھا اوسکی مثال — آوے لڑنیکو میرے کوئی جوان

کھودا خندق سی کو دا کر وہ یقین — آگیا در قلب گاہ مسلمین — تم کرو قتل اسکو ای ابن عم

چھا گیا اوس جگہ میں کا ایسا غبار — کوئی بھی نکلا نہ دیکھ کو جواب — اور بشارت اونکو اس فتح کی دی

دی رسول اللہ نے اونکو دو الفقار — کرتی تھی جو ایک کی دو اور دو کی چار — حق میں اونکی پھر دعا خیر کی

سامنے اوسکے گئے شیر خدا — دیکھکر اونکو وہ ظالم ہنس پڑا — کیا نہیں تھا اور کوئی جنگ جو

تو ابی طالب کا ہے گوشہ جگر — جیسے اوسکا ہے میرا ہیگا پسر — میں نہیں چاہتا بہائی تیرا خون

یوں دیا اوسکو علی جیو نے جواب — میں کرونگا قتل تجکو اب شتاب — ڈھال پر لی آنچ نہ وہ بیدرنگ

کاٹا اوس تلوار نے خود و سپر — بلکہ پہونچا زخم حضرت کی کمر — پڑھ کے بسم اللہ کیا اک وہ وار

کٹ کے سر اوسکا زمین پر گر پڑا — کی فرشتوں نے صدا ای مرحبا — فتح حق ہوئے رسول کردگار

غزوہ خندق کا ہی یہ داستان — لکھتے ہین اہل سیر اوسکا بیان — جو تھی بسرب کی نواح مین منیر کین — وہ رسول اللہ سی آمادہ کین

اپنی گھر سے بھاگ کر وہ اشقیا — مکہ مین جاکر قیام اپنا کیا — اور کہا جاکر ابوسفیان سی حال — گھر سی احمد نے دیا ہمکو نکال

تم مدد ملکر ہماری اب کرو — لیکے لشکر تم مدینہ پر چڑھو — کی تسلی اونکی بوسفیان نے — مین تمہارا ہون محمد ہر آن مین

اونسے کہلا بھیجا یہ ہر سو پہنچ کے — ہے ارادہ سیر مدینہ پر چڑہون — اونسے مقتول لونگا عوض جاکی لون

جس طرح سے ہو سکے آؤ یہان — مین بچھور دونگا مدینہ کا نشان — گر ہان آؤنگے وہان جی توڑ کے — لڑینگا ہر ایک کو تا ذوق و شوق

رسیدن خبر بجناب سرور کائنات باجتماع اشقیا بمکہ معظمہ

یہ خبر پہونچی بختم الانبیا — جمع مکہ مین ہوئے ہین اشقیا — ہو گیا ہو اونکا وہان پر اژدہام — وہ مدینہ پر چڑہین گے صبح و تمام

آپنی بلوائے سب اصحاب و یار — کی سبہون پر اس خبر کو آشکار — یون کہا ہر یک نے ای والا حشم — جان و دل تم پر کرین قربان ہم

آپکے دشمن اگر ہون صد ہزار — منہ نہ موڑین اونسے وقت کارزار — عرض کی اوسنے کہ ای والا تبار — اوس مکان کی گرد خندق کرتی ہین

ملک فارس مین یہ اک دستور ہے — اوس مکان پر کوئی لشکر آچڑہے — اور پناہ خندق مین جاکر رہتے ہین

یہ امر آپنی جیو کو پسند — ہو گئی اس کار مین سب کاربند — اونکی شامل تھے شہ والا تبار

کھودتے تھے جبکہ خندق مسلمین — کھود نی خندق لگی اصحاب و یار — وہ نہ ٹوٹا ہو گئے عاجز تمام

مارا اک دن سیر ہتی جیو نی کدال — تہا نہایت سخت وہ سنگ خام — دیکھا اوسکو خوش ہوئے خیر الزمان

اور یہ فرمایا کہ ہے لشکر خدا — اک شرارہ مین سی نکلا برق سان — یون کہا ملک شام

بار سوم مین ہوا سابق سا حال — مثل اول کے ہوا پھر وہ ہی کلام — آیا قبضہ مین میری ملک یمن

بولا یون محبوب رب ذوالجلال — شکر کرتا ہون رب ذوالمنن — شعر مولانا کا ہے اسجا بجا

ہو گئی ان سب پہ قابض مسلمین — جو نبی جیو نے کہا تہا سو ہوا

گفتہ او گفتہ اللہ بود — گرچہ از حلقوم عبداللہ بود — خیمہ زن ہا نیز ہوئی فوج نبی

جمع مکہ مین ہوئے تھے کافرین — جو رسول اللہ سی تھے آمادہ کین — سوی یسرب چلدیا وہ نابکار

پہنچے جب قرب مدینہ روسیاہ — ہو گئی خندق وہ اونکی سد راہ — ہو گیا وہ دشت میدان وغا

اک طرف خندق کے تھی مسلمین — دوسری جانب گروہ بی شکین — دونو جانب سی چلین تیر و سنگ

متصل یسرب کے وہان اک گانو تہا — بہر گی دونو طرف سی ہو نے جنگ — تھی نبی جیو کی وہ در حفظ و امان

رہتے تھے او سمین یہودی بیحیا — نام زد آل قریظہ تھی کسان — ہم رہین گے آپکے سب دوستدار

کعب نامی اونکا اک سردار تھا — ظاہرا حضرت کا تابعدار تھا — کعب سی جاکر کہا سب ماجرا

اور کہ دشمن کو تمہاری دین سے — پہر ابوسفیان اوس دم مین گیا — ہو گئی سب قول سی اپنی بدر

کعب نے جب توڑا عہد مستقیم — بس نبی جیو کو ہوئی فکر عظیم — اور کہا قوم قریظہ سے کہو

تہا بیس اک اور عامر بن طفیل — وہ تہا سردار گروہ مشرکین — اور عدد جان و مال مسلمین
سنکے اصحابون کے آنی کی خبر — لیکے نکلا اپنا لشکر زود تر — یا وہ یہ تہی بیر معونہ ایک جا — پہونچے جسدم وہان صحابہ مصطفے
بے خبر تہے سہی وہ راہ روان — تاخت لایا اونپہ یہ وہان ناگہان — ایک عمر ابن امیہ وہان بچا — چلکیا اور دیکے شہادت کا فرا
اور بہت کفار بہی مارے گئے — مرتے ہی داخل جہنم کے ہوئے — بن امیہ نے یہ وی آکر خبر — غم ہوا حضرت کو سنکر بیشتر
قاتل عاصم کو کی بہر دعا — بس مرض طاعون اوسکو ہوگیا — مرگیا وہ آمین ہی مردود دین — خوش ہوئے سنکر تمامی مسلمین
مل گیا اوسکو جہنم تند تیز — تا ابد اوسمین رہیگا حاک بیز

حال غزوہ بنی نظیری سنہ ۴

غزوہ ایک اقوام نظیری کا ہوا — حال اوسکا اسطرح دیکہا لکہا — ایک جاگہ تہی مدینہ کے قریب — تہی اوسجا یہودی ذی نصیب
تہی ملقب قوم وہ آل نظیر — ظاہرا اچہی تہے باطن مین شریر — کرچکے حضرت سے بہی وہ دون قرار — ہم رہین گے آپکی سب پاسدار
ہم نہین مسی کرینگے کچہ دغا — لائین گے ہم شرط خدمت کو بجا — بس بنی حیو نے اونہین دی پنی — شرط یہ تہی جبکہ ہو ہم خیر خواہ
دلمین رکہتے تہے حسد اور بغض کین — پر کرین کیا چلتا تہا قابو نہین — ایک اصحاب بنی کے ہاتہ سے — اونکے دو کس آدمی ماری گئے
خون بہا دینی بنی حیو وہان گئے — چند اصحابون کو اپنے ساتہ لے — سایہ دیوار جا بیٹہے بنی — آگئے قوم نظیری وہان سبہی
آگیا خون بہا کا جب کہ ذکر — وہ ہوئی قتل بنی حیو کے بفکر — مشورہ وہ کرکے باہم ایک کیسر — چڑہگیا دیوار پر اک بوالہوس
چاہتا تہا پتہر گرانا آپ پر — وہان سے فوراً اوٹہی حضرت چلدئے — اور وہ سب وہیں بیٹہے رہے
اوٹہتے ہی حضرت کے یون سمجہی سبہی — پہونچا اپنے گہر رسول آمصطفے — قوم کا ثابت قصور اونکو ہوا
بس وہ یا اوس قوم کو وہ سے نکال — جتنے تہے اونکے کہجوروں کے شجر — آپ نے کٹوا دیے وہ سر بسر
تاکہ ہو اوس قوم بد کو درد و غم — اور کرین یاد اپنی تعدا نہ ہو

غزوہ جندل و بنی وقات ارتفاع

یہ خبر پونہی بحضرت مصطفا — جمع کفار ہوتے ہین کے چند جا — ہی جو جندل اور بنی وقات ارتفاع
مستعد ہین وہ مدینہ پر چڑہنے — لشکر اسلام سے آکر لڑین — وہان نہ کفار جو جو ہین شجاع
آمد لشکر کو سنکر نابکار — ہوگئے ہر سہ جگہ سے وہ فرار — چڑہ گئی لیکر کے لشکر پر ظفر
عورتین تہی اونکے گہر وہان — مرد کا مطلق نہین تہا وہان نشان — مرد کا پایا نہ وہان ہرگز پتا
یون کہا عورات نے ای شاہ دیں — حال سے ہم اونکے کچہ واقف نہین — تم بتا دو ہمکو کہان وہ بدسگال
جب کہ کفار کا پایا پتا — لشکر اسلام واپس آگیا — بہاگے ہین لیکن بچاکر اپنی جان

بیان حال غزوہ خندق سنہ ۵ ہجری و قتل شدن عبدود

رفتگان ابن زنبی سفیان جہت قرار | مستعد اسمین جاوہ نابکار

انتخاب کردہ فرستادن ہفت کس از روستان فرد بابردن عاصم

ساتہ کس کو وہ ستونسی جیانٹکر | یہ سکہایا اونکو حیلہ اور مکر | تم مدینہ کو چلے جاؤ ابہی | گہیرین عاصم کو رہو جاکر سبہی
اوس سے جاکر تم کرو پیوستگی | او جہاں اوس سے پہلی دوستی | اور کہو ہم ہوگئے ہین دیندار | تم چلو مکہ کو اے عالی تبار
چل کر دین نبی کو وہان عیان | منتظر ہین تیرے مقدم کی کسان | جس طرحسے ہوسکی لاؤ انہین | چل ٹہرین جب وہ خبر دو پہونچین
چلدیے مکہ سے ساتون حیلہ ساز | آکے کی عاصم سے صد عجز و نیاز | کی قدمبوسی نبی جیو کی حصول | دعوت اسلام کی سنے قبول
پہر نبی جیو سے کہا ای نیکذات | کردین عاصم کو ہمارے آپ ساتھ | لاچکا ایمان ہین صدہا کسان | منتظر وعظ و نصایح کے ہین وہان
دس صحابی ساتہ اونکے کردیے | اور عاصم کو امیر اونپر کیے | چلدیے یہ سب بسمت مکہ کے | اور لگے یہ راستہ کو کرنے طے

جدا شدن یک کس از راہ و خبر کردن سفیان را از آمدن عاصم

راہ سے اک اونسے ہوکر کے جدا | پیشتر مکہ کی جانب چلدیا | اوسنے یہ سفیان سے جاکر کہا | لائی ہین عاصم کو ہم دیکر دغا
اپنے ہمراہ لیکے یہ دو صد سوار | دفعتہً اونپر گرا یہ نابکار | ان دسون نے ماری وہان اکہیکبار | مختلف جابر ہوئے یہ سب شہید
چاہی تہا عاصم کا سر کرنا برید | شہد کی مکہیان ہوئین وہانسے پدید | بیٹہین اگر مکہیان کفار کو | خوف سے سب بہاگ اوٹہے وہ تند خو
جوش کرکے آب دجلہ آگیا | لیگیا وہ لاش عاصم کو بہا | جسم سب عاصم کا وہانسے بہ گیا | شرط سے محروم سفیان رہگیا
اوسکی سب خانی ہوئی شرط وفا | وہانسے وہ محروم ہوکر چلدیا | وہین پہونچی یہ نبی جیو کو خبر | آپ ہوئے سنکر بہت آزردہ تر
اوس گڑی عبداللہ صحابی تہی وہان | اپنی سفیان کے سب دیکر نشان | یون کہا سر کاٹ لاؤ اوسکا جا | ہے یہی مرضی جناب کبریا
سنتے ہی عبداللہ وہانسے چلدیے | جلد وہ مکہ مین بس داخل ہوئے | خیمہ مین اوسکی ہوئے جاکر نہان | سوتے دم سر اوسکا کاٹا بیگمان
لیکے سر مقتول کا یہ چلدیے | جلد تر داخل مدینہ کے ہوئے | پہونچے عبداللہ حضور مصطفےٰ | رکہدیا قدمون مین سر پاک کا
دیکہکر وہ سر نبی جیو خوش ہوئے | مرحبا قاتل کو فرمانے لگے

سریہ دیگر بیر معونہ و شہید شدن چند صحابہ

قصہ یک بیر معونہ پہ ہوا | مشرکین نے مسلمین سے کی دغا | مختصر سا اوسکا لکہتا ہون حال | تا کہ معلوم ہو کہ خوش خصال
اک ابو عامر رئیس نجد تہا | اوسنے آکر یون نبی جیو سے کہا | دین و ایمان مین کیا ہے قبول | پر نہین ظاہر مین کرتا یا رسول
قوم میری مجسے ہوجاگی خفا | دین گے ایذا مجکو وہ لاانتہا | ساتہ میرے کردو چند اصحاب یار | جاکرین اسلام کو وہان آشکار
یون کہا حضرت نے پہر اونسے وہین | نجد یون کا کچہ یقین مجکو نہین | یہ دبا پہر اوسنے حضرت کو جواب | مین پناہ دار اونکا ہونگا یہ جناب
مین سونپی دونگا اونکا کچہ زیان | شاد و خورم یہ رہینگے ہر زمان | جب سنین گے قوم پیغام خدا | لاوینگی ایمان بے رد و ریا
ساتہ اوسکے کردیے ستر کسان | جو کہ تہے اصحاب دین موجود وہان | ہوکے رخصت یہ صحابی چلدیے | نجد کا رستہ لگے یہ کرنے طے

پہونچے شہیدین اور طلحہ اور علی — تمامہ فوراً بدادا بنتی — لائی باہر غار سے اونکو نکال — ہوگئے کفار واپس بدخصال
اور ہوئے ستر مسلمان وہان شہید — سیکڑون کافر ہوئے دوزخ رسید — اور یہ دی شیطان نے ہر جاندا — ہوگئے مقبول احمد مجتبےٰ
سنکی اسکو مشرکین شادان ہوئے — اور جملہ مسلمین نالان ہوئے — اور مدینہ مین مچا شور و فغان — گھر بگھر تھی عورتین نالہ کنان
فاطمہ بھی پہونچی وہان روتی ہوئی — آنسو دونون سے اپنا منھ دھوتی ہوئی — دیکھکر زندہ نبی جیو کو وہان — بس کیے سجدات شکر بیکران
فاطمہ نے اک جلا کر بو ریا — زخم مین حضرت کی اوسکو بھر دیا — بس نبی جیو کو ہوئی حاصل ظفر — اور ہوگئے کفار نادم سر بسر
ہوگئے کفار سب واپس وہین — اور مدینہ مین سب آئے مسلمین — فرقت حمزہ سے تھا پر داغ داغ
اور صحابہ جو ہوئے تھے وہان شہید — یاد اونکی تھی نبی جیو کو مزید — جو عوام الناس مین مشہور ہے — جو دہوین شعبان کا یہ تذکرہ ہے
کہتے اس تاریخ کو ہین شب برات — آج کی شب حمزہ نے پائی وفات — اور دہن حضرت کا تھا زخمی ہوا — تو شجان حضرت ذی جلوہ کو کیا
قول و فعل اونکا یہ ہیگا سب غلط — معتبر لکھتا ہی راوی اس نمط — گیارہوین شوال سن ہجری تھی مین — مصطفےٰ پر چڑھ کر آئی مشرکین

غزوہ دیگر بمیدان چاہ بدر

بھاگی جب جنگ احد سے مشرکین — اور ہوئی فتح امام المرسلین — آیا لوین پیغام بو سفیان کا — کیجے اب جنگ ملتوی یا مصطفےٰ
سال آیندہ مین چاہ بدر پر — ہم لڑین گے تم سے اوسجا آنکر — مکہ مین جاکر کیا ایسا بیان — گو ہوئی فتح ہماری بیکران
پر ہمین افسوس یہ باقی رہا — رہگئی زندہ محمد مصطفےٰ — پھر کرونگا اونکا مین قصہ تمام — کل عرب مین میرا ہوجاویگا نام
سال چارم جبکہ ہجرت کا ہوا — جمع وہ لشکر کو پھر کرنے لگا — ہوگئی طیار حضرت زود تر
ڈیڑھ ہزار اصحاب اجباب نبی — اوسکی بھی پہونچی نبی جیو کو خبر — پہونچے لشکر لیکے احمد مجتبےٰ
پہونچے چاہ بدر پر جلدی سبھی — جب ابو سفیان کو یہ ظاہر ہوا — اور گیا کوئی نہ لڑنیکو وہان
سنکے اوسکی اوڑ گئے ہوش و حواس — ہوگیا لشکر مین اوسکے اک ہراس — چلدیے گھر اپنے جملہ مشرکان
ٹھہری اوسجا پر نبی جیو چند یوم — اور نہ آیا لڑنے وہانپر کوئی قوم — جبکہ دیکھا وہان کوئی آیا نہین — آئی واپس وہان سے خیر الامم المسلمین
سامنے اونکے نہ جب آیا کوئی — یہ بھی اک فتح نبی جیو کی ہوئی

فرار شدہ رفتن سفیان بن خالد در مکہ و مشہور کردن شجاعت خود

ایک تھا سفیان خالد کا شعار — سالہ اپنی رکھتا تھا دو صد سوار — بھاگ کر جنگ احد سے روسیاہ — مکہ مین آکر کیے لی اوسنے پناہ
یون لگا کہنے وہ آکر پشت گام — مین کیا لشکر محمد کا تمام — اوسکو سب کہنے لگے صد آفرین
باتین کرتا تھا بناوٹ کی تمام — یا سل دوسکی آئی صورت جا بجا عام — مال و دولت رکھتی تھی وہ بیکران
وہ تھا اور جتنی تھی اوسکے اقربا — تھی سلافہ بنت سعد اکی زن اوسکی — ہالۂ عاصم کے ہوئی وہ قتل تھے
اور عاصم تھے جو اصحاب نبی — شوہر و فرزند اوس مکارہ کے — اوسنے اوس سفیان سے آکر کہا
جو کوئی عاصم کا لاوے کاٹ سر — تھی نہایت دیندار اور متقی — شب بھر روی ہو وہ دلکا اضطراب
اوسکو دونگی انعام مین دو شتر — پیون اوسکی کاسہ سر مین شراب — شب بھر روی ہو وہ دلکا اضطراب

جو گرفتار ہوکے آئے تھے وہان — مصدر فدیہ ہوئی وہ کمسان — اونمین تھے عباس حضرت کے چچا — وہ معاون تھے نبی جیو کے سدا
بس کیا عباس نے ایمان قبول — رحمت حق کی ہوئی اونپر نزول — اور پکڑی آئی عمر العاص بھی — زوجہ زینب اونکی تھی بنت نبی
لایا عمر العاص کو زیور اوٹھا — جو خدیجہ نے تھا زینب کو دیا — دیکھکر زیور نبی جیو رو دیے — یاد کرکے تب خدیجہ کو گئے
کر دیا والپس وہ عمر العاص کو — اور کہا زینب کو یہانپر بھیجدو — کیونکہ وہ ہیگی میری گوشہ چگر — ہر طرح پرداوسکی ہین لونگا خبر
اور رقیہ جو کہ تھی بنت نبی — تھی وہ زوجہ حضرت عثمان کی — بس اوسی ایام مین پائی وفات — تھی بہن کلثوم اونکی نیکذات
حضرت خیر الورا نے شان سے — کر دیا اوسکا نکاح عثمان سے — اسلیے عثمان ذوالنورین ہین — مرتضی کی ساتھ مین حسنین ہین
معتبر ہی یہ روایت نیک ہے — چار دختر ہین رسول اللہ کے — عقد مین عثمان کی آئین دو دو
رضی اللہ عنہ
زینب عمر العاص سے بیاہی گئی — اور چہارم فاطمہ زوجہ علی

حال غزوہ احد و شہید شدن امیر حمزہ و ہفتاد کسان مسلمانان

ہیگا نزدیک مدینہ اک پہاڑ — نام ہی اوسکا اُحد ہم مثل بار — اوس جگہ پر ایک ہوا جنگ گران — کہتے ہین غزوہ اُحد اوسکو کسان
حال اوس غزوہ کا ہی ایسا لکھا — بھاگی بھاگی جو پکار اشقیا — مکہ مین جاکر وہ ٹھہری سب کے سب — اور لگی کہنے ہوا ہی یہ غضب
ہی غضب بو جہل مارا جا وہان — اور کہا کر ہم شکست آئی یہان — اور علاوہ اسکی دیگر چند کس — قید مین ہی دین محمد کو وہ بس
ہو سو ہو پھر چلکے لیجیے انتقام — عیش و عشرت آپ پر ہیگو حرام — سب بے بو سفیان کو حاکم کیا — چند قتل اوسکی ہوئی تھے اقربا
ثانی بو جہل اوسکو وہان دیکر قرار — اور مطیع اوسکی ہوئے سب نابکار — اونسی اک لشکر کیا وہانپر بہم — اونمین چیدہ چیدہ تھے اہل ستم
جمع ہوکر چلدیا لشکر کثیر — نکلے یثرب سے نبی جیو ساتھ لے — یار و انصار اور مہاجر نیک بے
پہونچی وہ نزدیک یثرب سخت گیر — کوہ ہی آگے نبی جیو بڑھ گئے — اوس سے آمد رفت کی تھی راہ صاف
مشرکین اگر مقابل ہوگئے — درمیان اوس کوہ کی تھا اک شگاف — آپ نے بھیجے وہان بنجاہ کس
تا نہ آنے دے وہان کو اک نفر — دونون لشکر مین لگا وہان ہونی جنگ — اور لگی تلوار چلنے بیدرنگ
سامنے سے بھاگ اوٹھے مشرکین — جو کہ اوس گھاٹی پہ تھے بنجاہ کس — آئی اکثر کو غنیمت کے ہوس
رہ گئے دس اور چالیس جلد سے — مشرکین اوس راہ سے جھٹ آگئے — اون دونون مشرک تھے خالد بن ولید — وہ بھی شامل تھے گروہ نا امید
دس کے اوس وہ قتل اوسجا ہوگئے — قتل اونکو کرکے وہ آگے بڑھے — بھاگی جو جاتی تھی وہ بھی ہٹ پڑے — اور پچھلی آگئے دہاوا کیے
گھر گئے بیچ مین اسلامیان — آگے اور پیچھے تھے اونکے مشرکان — تھے رسول اللہ کے جو حمزہ چچا — پشت پر تھا اونکی اک نیزہ لگا
کھا کے نیزہ گر گئے وہ بر زمین — روح اونکی پہونچی دار الخلد بریں — خاص تھی جو مصطفے کی یار و غار — حلقہ زن تھی گرد مین وہ جان نثار
جو نبی پر آتا تھا یورش کنان — اوسکے سر پر ہوتی تھی یہ تیغ ران — آنی دیتی تھی نہ اوسکو وہان تلک — سر قلم کرتی تھے اوسکا بیدہر تلک
دو ہی پہنچے تھے تہ بر اشقیا — تیر کی کرتے تھے بارش بے حیا — پہونچا سر پر آپکے زخم شدید — اور ہوا پتہ سی دندان بھی شہید
رہ گیا اک تیر سی جو حضرت کا پا — گر پڑے اک غار مین حیدر اورا — دو دفعہ بہنی ہوئے تھی مصطفے — ضعف تہا رخمون سے بھی لاانتہا

چلدیا لیکر اونمین وہ نابکار — کی شمار اونکی کہ وہ تھے اک ہزار — یہ اودہر ہی شام کی جانب چلے — انسے پہلی شام سے وہ چلدیے

قافلہ جو شام سے واپس ہوا — راہ دیگر سے وہ مکہ مین گیا — یہ نچکر مکہ مین ابوسفیان نے مین — چلدیا پھر پاس ابوجہل لعین

اور کہا بہتر ہے یہانسے ہٹ چلو — اک قدم بھی تم نہ آگے کو ٹھہرو — یون کہا بوجہل نے ای یار اب — بن لڑے احمد سے مین ہٹتا ہون کب

ساتھ مین ہے ہین اب ایسے جوان — دین کو کاٹے ہوئے ہین بیکران — کچھ کیا اوسپر نہ فہمایش نے کام — کینہ پختی تھی پس قضا اوسکا بام

رفتہ رفتہ پہونچی وہ اک چاہ پر — اوس طرف سے پہونچے شاہ بحر و بر — تھے مسلمان تین سو تیرہ جوان — اک ہزار اس سمت مین تھے مشرکان

سرد و لشکر ہو گئے وہان روبرو — ہر دو جانب پھر ہوئی پیکار جو — مشرکین کرتے تھے اوہر شور و شر — کرتی تھی ادہر دعا خیر البشر

پہلی کی اونہی آپ نے اک مشت خاک — رعب سے مشرک ہوئے سب ہوش چاک — لشکر اسلام گرچہ تھا قلیل — پر نظر آنے لگا اونکو جلیل

پھر نبی جیو نے دیے سب کے نشان — قتل یہان ہوگا وہ کافر بن فلان — بہر امداد نبی آنے ملک — کائنات تھی سر دشمنان کا بیدھڑک

اک معاذ اور ایک معود اجناب تھے — یہ رسول اللہ کے اصحاب تھے — دیکھکر بوجہل کو دوڑے ہین — مار تلوارون گرایا بر زمین

پہونچے عبداللہ بن مسعود وہان — اوسکی گردن پر پھرے تیغ ران — کرکے سر کو اوسکے پیکر تن سے جدا — جاکے ڈالا پیش حضرت مصطفے

دیکھکر وہ سر نبی جیو خوش ہوئے — قاتلونکو مرحبا کہنے لگے — کی دعا خیر اونکو بے شمار — مار اجس جینے لعین نابکار

بس نبی جیو کو ہوئی حاصل ظفر — اور عدو دین بھاگے سر بسر — مثل بوجہل لعین سرکردان — اونمین سے مارے گئے ستر کسان

اور ستر کس گرفتار ہو گئے — ڈالکر کنوئین مین لاشین مشرکین — یون لگے فرمانے ختم المرسلین

تمکو مین ہر چند سمجھاتا رہا — راہ حق کا تمکو کہلاتا رہا — تم ہمیشہ مجکو جھٹلایا کیے — ساحر و مجنون بتلایا کیے

اینجا اب کرنیکا تم چکھو مزا — حال پر رو قہر ہوا پنی سدا — وعدہ حق کا جو تھا سچا ہوا — تم مین سے ہر ایک اب جھوٹا ہوا

اب جہنم مین ہوا ہے مشرکین — ہو چکا ہے حکم رب العالمین — سنتے ہین زندون سے مردہ کیا کلام

یون مجیب اسکی ہوئی خیر الانام — تم سے زیادہ سنتے ہین مردگان — کہتے تھے جیسا کہ ختم المرسلین — گہر پڑی قتل کو تھے مشرکین

منہ پھیرا اونکی ڈالکر حضرت نے خاک — اینگہر سے چلدیے تھے ذات پاک — اب وہ پہرا ئی مدد بوجہل کے — اک بچا اور قتل جملہ یہان ہوئے

نام اوسکا تھا حکیم ابن الحزام — وہ ہوا بیکر مسلمان نیکنام — عمر پائی اوسنے اک سو بیس سال — وہ ہوا اصحاب شاہ ذوالکمال

بعد فتح واپس آمدن جناب رسالت مآب بمدینہ منورہ و صلاح حبستن بمقدمہ قیدیان

فتح کرکے آئی یثرب مین نبی — اور ہوئے حاضر صحابہ وہان سبھی — مصطفے نے قیدیون کے باب مین — تذکرہ فرمایا سب اصحاب مین

بولے یون حضرت عمر یا مصطفے — ہم مین ہین سب مشرکون کے اقربا — یا تو یہ ایمان لاوے اشقیا — ورنہ قتل اونکو کرین وہ اقربا

تاکہ یہ کفار کو ہو جا یقین — اب قرابت کا لحاظ نہین نہین — بولے یون صدیق اکبر یا رسول — جو نہین انسے کرے ایمان قبول

قدر طاقت اونسے فدیہ لیجیے — قید سے اونکو رہائی دیجیے — یہ پسند کرکے نبی جیو نے کہا — ہین سر اصحاب سب نعم الہدا

بعضے مثل نوح اور موسی ہین — یعنے ابراہیم اور عیسے ہی ہین — یعنے بعض انمین ملائم بعض سخت — بعضے صناف اور نرم اور بعضے کرخت

اوسکی کہنے سے علی مرتضےٰ + جا ہوئی حاضر حضور مصطفےٰ بس ادب سے کچھ زبان ہلی نہین یون کہی فرمائی ختم المرسلین
فاطمہ دون تجکو ای ابن چچا پیدائی مہر کی صورت بتا در جواب اوسکی علی چپ ہوگئے پاس میرے کچھ نہین یا مصطفےٰ
پھر نبی جیونے کہا ای خوش خصال پاس تیری جو زرہ ہے بیچ ڈال سول لے لی وہ زرہ عثمان نے بہر علی کو پھیر دی احسان مین
چار سو اسی درم کو وہ یکی لائی قیمت اور زرہ پیش نبی آپ نے سنکر کے اس احسان کو کی دعا خیر بس عثمان کو
آپ نے خطبہ نکاح کا پڑھ دیا نو جیت مین فاطمہ کو دیدیا

فرض شدن روزہ رمضان و صدقہ عید الفطر و سجدہ کردن بطرف کعبہ

روزہ دس تھے عشر و شہر محرم فرض ہوئے پھر صوم سب پہ صیام صدقہ عید الفطر واجب ہوا اور غذا عید ہوئی صحرا مین جا
مسجد اقصےٰ کی جانب کر سجود کرتے تھے مسلم نصارا اور یہود ایکدن کفار نے ایسا کہا مسجد اقصےٰ کی جانب کو سدا
کرتے ہین سجدہ محمدؐ پاگدین اور اونکی جنتے ہین گے تابعین کیون نہین کرتی ہمارا ایمان خلاف اشتباہ پڑتا ہے اسمین ہمکو صاف
ظہر کی پڑھنی لگے حضرت نماز سجدہ مین تھے سب مسلمان باکباز دوسری رکعت کی سجدہ مین وحی مصطفےٰ پر بس وہین نازل ہوئی
کعبہ کی جانب کو حضرت پھر گئے اور نمازون سب اسی سمت کو پڑھنی لگے بس اوسدن سے ہی سجدہ و سفر مکہ مین واقع ہی کعبہ جس طرف

پیش آمدن معرکہ جنگ بدر و قتل شدن بوجہل و گرفتار آمدن عباس و عمر العاص وغیرہ

کہتا ہون مین حال اب جنگ بدر جو ہوا کفار سے قتل و قتال جس لڑائی مین نبی جیو ہین گئے کہتے ہین اہل سیر غزوہ اوسے
اور نہین جیسین گئے محبوب رب کہتے ہین یا اوسکو سریہ سب عرب وقت آپہونچا کردو تم اب عباد
جب ہوا صادر یہ حکم کردگار ملکون مین صادر ہوا رب عباد نظم کرتا ہون مین اوسکو اسطرح
یہ خبر پہونچی بسمع مصطفےٰ بدر کہ غزوہ کو یون دیکھا لکھا اور ہوا ہی نفع اونکو بیقیاس
قافلہ کا ہے ابوسفیان امیر شام مین مکہ کا پہونچا قافلہ راستہ مین کچھ اونکو تباہ
یہ سنیدیدہ نبی جیو کو ہوا وہ سیہ ہے مال تجارت کا کثیر جمع سبکو آپ نے ایک جا کیے
تین سو تیرہ وہ آسے دیندار واپس آیا جا ہتی ہین روسیاہ اور یہ سب ہمراہ اونکے ہو لیے
پانچ جبہ منزل مدینہ سے تمام لائق پیکار تھے اور دیندار پھر محمدؐ کا ارادہ تاخت پر
مکہ مین بوجہل کو اونسے لکھا پہونچا بوسفیان کو بھی یہ خبر ورنہ ہم لٹ جاینگے شام و سحر
طیش مین بوجہل سنتے ہی ہوا لانا چاہتی تاخت ہم پر مصطفےٰ ورنہ ہو جاینگی ہم جملہ تباہ
جمع اپنی قوم کو اوسنے کیا تم مدد کو میری پہونچو زود تر
جو نبی جیو نے چچا عباس سے اور کہا تم چلکے ہو پشت پناہ
عذر اپنی جلنے مین کچھ کچھ کیے اور سوا عباس کے بعضے کسان عذر گو نا گون لائے درمیان
کہتا تھا بوجہل اونکو تنگ ہو مرد تم کیون کہتی ہو آیکو عورتین کی تم دوپٹہ اوڑھ لو گھر مین بیٹھو جاکے تم محرمت ہو
اور کیے طعن اونکو اوسنے بیشمار آئی اوس سے اونکو غیرت اے غضا جبرت تقیع سے کیا چلنا قبول پھر دونون مین ہی نہایت ہو مقا

وہ محلہ شہر سے کچھ دور تھا — وہانپہ جا ٹھہرے محمد مصطفے — آنے سے حضرت کے وہ شادان ہوئے — مرد و زن جوش زدہ نکلے فوج ان کے ہوئے

مکہ سے نکلے تھے جب خیر البشر — بست و شش تاریخ تھی ماہ صفر — جو وہان بعثت رسالت کا تھا سال — روز دوشنبہ کا تھا اے قوس خصال

بارہوین شہر ربیع الاول کی تھی — پہونچے مکہ سے مدینہ مین نبی — آپ نے مسجد بنائی ایک وہان — پر بیٹھتے تھے اوہین نماز اسلامیان

نام تھا بس اوس محلہ کا قبا — اسم مسجد کا قبا رکھا گیا — تین دنکے بعد وہان آئے علی — چھوڑ آئے تھے جنہین وہانپہ نبی

ہوگئی تھے جلی پیدل سے کسل — بس نبی جیو نے دیا دارونکو حل — فوراً جیسے ہوگئے شیر خدا — خوش ہوئے آنے سے اونکے مصطفے

چودہ دن تک اوس محلہ مین رہے — پھر سوار ہو کر مدینہ کو چلے — پھر ہوئے داخل مدینہ مین نبی — مثل روز عید تھی گھر گھر خوشی

تھی مدینہ مین نہایت دھوم دھام — نغمہ رود کا تھا ہر جا اہتمام — بعدہ ہر ایک نے کی التجا — تم ہمارے گھر مین ٹھہرو مصطفے

سنکے ہر یک کس سے یون بولے نبی — تم سبھون سے مجکو ہے پیوستگی — مین جو ہون اس اونٹنی پر اسوار — یہ ہی مامور ہے بحکم کردگار

بیٹھ جاگی اوٹھنے جا کر جہان — وہی میرا گھر ہے اور وہ ہی مکان — بیٹھی ایک جا گہہ پہ وہ مادہ شتر — پاس تھا ایوب انصاری کا گھر

گھر مین وہ ایوب کے رہنے لگے — وہان نصایح وعظ وہ کرنے لگے — جس جگہہ بیٹھا تھا حضرت کا شتر — لے لیا صدیق نے دیکر کے زر

وہان بنائی مسجد اور حضرت کا گھر — اور مکان اپنا بھی وہان کی مختصر — گھر ہے ایوب کے یہ ہفت ماہ — آ رہے پھر اپنے گھر عالم پناہ

اور ہوئی اس سن مین چند اور روایات — اور ہوئے اسمین ہزارون معجزات — اور مسجد مین لگی ہونے اذان — سنتے ہی آ جائین سب اسلامیان

اور بلال اس سے مشرف ہو گئے — یعنے وہ ٹھہرے موذن نیک پے — پہلے دو رکعت عشا کی فرض تھے — چار رکعت وہ اسی سن مین ہوئے

طلحہ و سلمان و عبداللہ یہود — موسوی امت مین تھے اونکی نمود — اور بھی اکثر یہودی ذی وقار — یہ ہوئی اگر مسلمان و ینددار

تھے مدینہ مین جو اسعد بن زرار — ابتدا سے تھے مسلمان جان نثار — آئی اوٹھکر جو مدینہ مین رسول — تھی یہ ہی بانی مبانی در حصول

بس اونہون نے پائی اس سن مین فلاح — ہوگئی جنت مین داخل نیکذات — کی دعائے مغفرت اونکے لیے — داخل فردوس اعلے وہ ہوئے

تھا رئیس الراس مکہ مین ولید — وہ چچا بوجہل ملعون پلید — جب قریب المرگ پہونچا وہ لعین — اوسنے سب بھوا اپنے مخلصین

جب وہ آئی یہ وصیت اونکی کی — مانیو مت کہنا احمد کا کوئی — یون کہا ہر ایک نے تم کہا وہ نہ ہم — دین آبا کی نہین چھوڑینگے ہم

یہ اسی سن مین جہنم مین گیا — تھا نہایت دشمن اسلام کا

نکاح شدن فاطمہ زہرا بنت مصطفیٰ با علی مرتضےٰ

سال دوم جب کہ ہجرت کا ہوا — کہتا ہون مین وہ جو آیا پیش پا — فاطمہ زہرا جو تھی بنت نبی — بطن ہی حضرت خدیجہ کی وہ تھی

بس ہوئے شیخین اونکی خواستگار — جب ہی سنکر رسول کردگار — کچھ جواب اونکو نہ حضرت نے دیا — اونکو اونکا ماوس سے ظاہر ہو گیا

پھر کسی نے یون علی جیو سے کہا — خواستگاری تم کرو یا مصطفے — یون دیا اونکو علی جیو نے جواب — مین ہون مفلس کیسے ہونگا کامیاب

حوصلہ میرا نہین ای نیک خو — کس معالجہ پر کرون مین گفتگو — عرض مین شیخین کے جب ہو سکوت — پھر کہو کیا ہی مجھے وجہ ثبوت

بولا وہ شیخین ہین اونکے حبیب — تم ہی جیو کی ہو بہائی اور قریب — تم مین اونمین فرق ہی شام و سحر — جاو تم نزد نبی جیو بے خطر

بشیہ کر کرنے لگے یہ ناشتا — دیکھتے تہی ہر طرف کا راستا — دیکھا آتی ہین گرد پیچھے مشرکین — تہی سراقہ سب سے آگے خشمگین
عرض کی صدیق نے یا شاہ دین — گہیرا ہمکو جاتہی ہین مشرکین — ہوگئی سہر جلد شتر ون پر سوار — چہوڑدی ہاتہ سے شتر فکی مہار
اور سراقہ تہا سوار اک اسپ پر — اسپ اوسکا تہا نہایت تیز تر — آن پہونچا جبکہ وہ شتر ون تلک — گہوڑا اوسکا بہنکا اوسجا یک بیک
آپ نے کی حق مین اوسکے بد دعا — اسپ اوسکا بس شکم تک دہس گیا — تب سراقہ کو ہوا عین الیقین — سارا یہ ہنس جاوے گا مین بر زمین
جب وہ گہبرا کر کے یون لگا بلانے — تم ملک آفتہ نہ دو لگا مین اونہین — جو کہ آتی ہین پکڑ سکے تمہین
پیچہے جو آتی ہین مین اونسے کہون — وہ نہین آگے گئے ہین ہمنون — شوق سے جانا چلے اے نیکذات
خیر کی پہر کی بنی جیونے دعا — اوسکی برکت سے وہ باہر آگیا — جو کہا تہا آنے والون سے کہا
ہوگئے واپس وہ جملہ مشرکین — کیونکہ اوسکے تہے وہ جملہ تابعین — دیکہی ایکنے ن خیمہ مین قائم مقام
ام معبد نام اوس عورت کا تہا — تہی بہت وہ اہل دل صاحب سخا — یون کہا یہان کچہ نہین خیر انام
کیونکہ ابکی یہان ہوا ہے خشک سال — ہوگیا سب قوت اپنا پایمال — دینی مین اوسکی نہ کرتی مین کمی
ایک بکری آپ نے دیکہی وہان — تہی نہایت وہ ضعیف از ناتوان — ام معبد سے کہ اے نیکو سیر
ہے تمنا ئے دلی اسدم میری — دودہ لون اسکو اگر اجازت ہو تیری — شیر اسکے کچہ نہین ہے زینہار
اسکے جنسی کو ہوا عرصہ کثیر — ہوگیا اسکا تمامی خشک شیر — پر اجازت تمکو ہے ای شاہ دین
آپ بسم اللہ کہ ٹیڑہ کر اوٹے — کہکے بسم اللہ اوسے دوہنے لگے — بہر تر اوسکی دودہ کا سب بہر گیا
جتنے وہان حاضر تہے سب پی لیا — بلکہ کچہ پینے سے باقی رہگیا — اوسکو گہر بیٹہے ہوئی دولت حصول
وہان سے بہی پہر جلد ای حق کے حبیب — پائی دولت اوسنے جو تہی خوش نصیب

ایمان آوردن بریدہ و عبد اللہ و طلحہ و داخل شدن رسول خدا در مدینہ

راستہ ہر روز فرماتے تہے — پہونچے نزدیک مدینہ نیک پے — تب پیچہے سے تہا وہ آنودہ عیب
تہا رئیس قوم وہ ایک گانون کا — پاس اوسکے تہا لکہا بوجہل کا — دلمین اونکے آیا لالچ دنیوی
لیکے ہمراہ اپنے وہ ستر سوار — آتا تا یکبی نبی جیو کو شکار — صدق دیسے کلمہ طیب پڑہا
عرض کی اوسنے کہ یا حضرت ہمکو — مین جو کہتا ہون اوسی کیجی قبول — گرد آکر دہون آپکے سب جان نثار
اوس نے عمامہ کو اپنے کہولکر — باندہا اپنی نیزہ پر بس چست تر — گرد و پیش اونکے یہ سب دیندار تہے
پہونچے جب سرحد مدینہ پر نبی — آئے استقبال کرنیکو سبہی — اور زبانی کہتے تہے صلی علا
ہوتا تہا ہر یک قبیلہ ملتجی — ٹہہرو تم چلکر ہمارے یہان نبی — تم ہمارے دوست ہوگے جیسا
جو قبیلہ یہان نبی نجار ہے — اوس قبیلہ سے قرابت ہے مجہے — ٹہہرنا اوسمین مجہے فی الحال

دیکھا ہین وے علی مرتضےٰ | اور نہین وہا پیر نبی مصطفےٰ | مشرکین نے پھر علی سے یون کہا | دیجیے ہمکو محمد کا پتا
اور جواب اوسکا یہ بولا مرتضےٰ | مین تمہارا کچھ نہ جو کیدار تھا | مین نہین واقف ہون وہ ہیگا کہان | ہی علیم اسکا خداوند جہان
گھر مین باہر مین وہ اونکو ڈہونڈہکر | ہٹ گئی تا بوس ہوکر اپنے گھر | اور کہا بوجہل سے جاکر یہ حال | ہوگئی غائب وہ گھر سے پر کمال
چلدیا بوجہل لیکر چند کس | بہر تلاش نبی قدسی نفس | پیے برندہ آگی آگے تھی روان | اور پیچھے پیچھے تھے سب مشرکان
یہان فلک پہونچی وہ کوہ ثور پر | اور لگی پھر ڈہونڈہنے ادہر ادہر | دی پرندہ نے کہا اے دوستان | ہے نہین چلنے کا آگی کو یہان
وہ زمین مین گھس گئے یا بر فلک | چیڑ گئی جیسے کہ چیڑتے ہین ملک | بی نہین چلتی ہی اب مین کیا کرون | نین نہایت اس جگہہ حیران ہون
ایک بولا غار مین ہے اوستان | دیکھہ لو گھس کر کہان ہین یہ نہان | سب یہ بولا اسکو سنکر ای عزیز | حق تعالےٰ نے ہمین بخشی تمیز
کب کری تجویز عقل رہنمون | جاؤ باہر ہی کوئی گر اندرون | اور نہ ٹوٹی کوئی تہ عنکبوت | اور رہین بیضہ کبوتر کی ثبوت
ایک دن مین ہی یہ بولا پیر سال | ہی یہ ہین اس غار کا مدت سے حال | قبل مولود محمد مصطفےٰ | جالہ مکڑی نے یون ہی کیا تہا
جو جو آیہ سین کرتے تھے کلام | غار مین سنتی تھے یہ عالی مقام | اسقدر نزدیک تھی وہ غار کے | اینون پڑتے تھی نظر کفار کے
غار مین صدیق کہہ کے کمال | دیکھہ لین ہمکو میاں ابن خصال | جان اپنی کا نہ تہا انکو خطر | خوف تہا پہونچی نہ حضرت کو ضرر
یون نبی جیو نے کہا بوبکر سے | مت ڈرو اللہ ہمارے ساتھ ہے | جب نے صدیق نے حکم رسول | ہوگئی تسکین دل اونکی حصول
مشرکین کو جب نبی جیو کا پتا | کچھ نہ پایا آئی ہت سب بیچارا | ایک نکتہ اس جگہہ مذکور ہے | ہر کسی ملت مین وہ مشہور ہے
ہی جو یہ مشہور لفظ یار غار | اوسنے پایا ہے اسی جا سے فقرا | غار مین تھی یہ رفیق مصطفےٰ | حضرت صدیق یار باصفا
اور مکڑی نے جو تہا جالا تنا | منع شرع مین ہی اسکا مارنا | اور کبوتر نے جو تھی بیضہ دیے | بس شکار اونکا حرم مین منع ہے
جاتی ہین حج کو یہ جو حاجیان | دانہ دیتی ہین گے اونکو ہمکنان | جب بنایا کہ نشان مصطفےٰ | تب بہت بوجہل شرمندہ ہوا
یون دیا بوجہل نے ایک اشتہار | ہین جو صدیق اور محمد یار غار | جو کوئی لاوی اونہین زندہ پکڑ | جاکہ لاوی کاٹ کر دونون کا سر
اوسکو دون انعام مین دی سو شتر | اور دون دی سو عدد دینار زر

روانہ شدن حضرات بر شتران و ببد عا کردن سراقہ را

ایک غلام آزاد تہا صدیق کا | نام عامر اوسکا بس مشہور تہا | وہ چرا تا تہا ہمیشہ بکریان | دودہ لیکر غار مین جاتا نہان
دودہ بی لیتے تھے وہ عالی جناب | یاد حق مین رہتے تھے لیل و نہار | اور عبد اللہ چرا تا تہا شتر | جو لیے بوبکر نے تھے دیکے زر
تین دن بعد انسے گئے اونکو گذر | بعدہ عبد اللہ لی آیا شتر | ایک پر بوبکر اور حضرت چڑہے | دوسرے پر عامر عبد اللہ ہوئے
چلدیے سوئے مدینہ کو نبی | ایک جگہہ پر جا کے یہ راہبر سبی | متصل اوس جا کے کوئی گانو تہا | اوسمین سب رہتے تھے قوم اشقیا
اک سراقہ نام تہا وہا پیر مرد | جمانہ تہی اوس گانو کی اوسکی امیر | گانون والون نے سراقہ سے کہا | دو قریشی ہین فروکش یکجا
کر چکا بوجہل جنکا اشتہار | ہین بلا شک وہ اونہین کہنچی ہے کار | مندرج ہین اوسمین دینار اونٹ | ہاتہ آجاوین یہ ہے خوبتر

گھیرا اگر مشرکین نے او نکا گھر — اور گئی وہ پھیل ادہر ادہر اودہر — دی خبر جو جو تھی کرتے مشرکین
اور بچنے کی بھی تدبیرات سب — کر گئی تعلیم اونکو بیک رب — بس لٹا کر آپ دی چادر اوڑھا
اور کہا تم سو رہو یہان بیخطر — اور نہین پہونچیگا تمکو کچھ ضرر — اور اوٹھا ذات آپ ذی تہور یسی خاک
کر کے اوپر سورہ یسین دم — بینکنے دی اوپر جو تھی اہل ستم — اوسکی پڑتی ہی ہوئی وہ بیخبر
سامنے سے اونکے گذری مصطفے — اور نظر اونکو نہ کچھ آیا ذرا — یہونچی گھر ابوبکر کے حضرت نبی — اور کہا وہ معرکہ اونسے سبھی
اور جس جسکو منا سب جانکر — بس قیام اپنی کی دی اونکو خبر

رفتن جناب رسول خدا ہمراہ ابوبکر در غار ثور

پھر ابوبکر اور جناب مصطفے — ماحضر کچھ ساتھ اپنے لے لیا — پاپیادہ چلدیے دونون وہین — نا نہ اجاوین وہ پیچھے پر مشرکین
اور نکالی پانو نمین سے جوتیان — پا برہنہ چلدیے پیون کے تان — پای حضرت چلنے مین زخمی ہوئے — دوش پر ابوبکر نے اونکو لیے
کہ سی وہ جاتھی واقع سہ کروہ — پا برہنہ پہونچے وہان عنا شکوہ — چڑہ گئی حضرات کوہ ثور پر — غار اک دیکھا وہان آیا نظر
آپ نے فرمایا یہ جا ہی امان — خار وخس سے غار وہ آلودہ تہا — کنکر اور پتھر سے وہ آمودہ تہا
غار مین بوبکر نے جاکر وہین — خار وخس سبھی پاک کردی وہ زمین — کردی بند اپنی چادر پھاڑ پھاڑ
رہگیا اک روزن سے سوراخ وا — بند اوسکو پانو سے اپنے کیا — اور گئے لیٹ ایک جگہ پر اکر
رکھ لیا صدیق نے زانون پہ سر — سو گئے وہان حضرت خیر البشر — اور نہایت تہا وہ موذی ہر دا
کاٹا اوسنے پانون مین صدیق کے — اتفاقاً اوسمین اک رہتا تہا مار — جبکہ کاٹا پا مین اونکے سانپ نے
درد ہوا اوس صاحب تحقیق کے — زہر کے باعث لگے وہ کانپنے — کس سبب سے تو جو روتا ہی کمال
درد سے آنسو رواں اونکی ہوئے — اور رخ حضرت پہ وہ آنسو گرے — اوسکے ملتے ہی ہوئی فوراً شفا
عرض کی کاٹا ہی مجکو سانپ نے — چونک کر حضرت نے پوچھا کیا ہوا — اوسکے منہ پر چھا گیا تخم جہل
درد کی باعث لگا ہون کانپنے — اپنی لب اپنا اوسپر مل دیا — بیٹھکر بیضون پہ وہ ہنسنے لگے
ہوگیا موقوف سب درد والم — بس لب پاک ہوگیا تریاق سم — اور کبوتر نے وہان بیضہ دیے
تن لیا مکڑی نے جالا اک وہان — اونہنک لیا اوس غار کا جملہ مکان — تا نہ کچھ کفار کو یاد ی نشان
حکم رب سے یہ ہوا سامان یہان

رفتن ابوجہل مع دیگر زندہ کان بنا بر تلاش جناب رسول خدا

حال اسکا اس طرح مرقوم ہے — جو بقتل مصطفے کے آئے تہے — جم رہا تہا زعم مین اونکے یہ ہی — سو تی ہین کے اپنی جا گہہ پر سبھی
بعضے کہتے تہے کہ وہ قتل اکواب — بعضے کہتے تہے کہ ہوگی صبح جب — آخرش صبح پہ یہ ٹہہرا قرار — رات کو بہتر نہین کرنا یہ کار
آگیا وہ شیخ نجدی پھر وہان — اور کہا اب کیون کھڑے ہو تم یہان — خاک تم پر ڈالکر وہ چلدیے — اور کسی محفوظ جا پر جا رہے
در زد دروازہ مین سے پھر جا نکر — یون کہا سوتے ہین دیکھو آن کر — گھس گئے پھر کر کے تلوارین علم — اوٹھکے بیٹھے وہان علی واحشم

دیکھیہ اوسکو سب اوسکی تعظیم کی — عزت و توقیر اور تکریم کی — وہ ہین صاحب فنے پڑہا قرآن ہان — اور کی تفسیر اوسکی سب بیان
بعدہ وہ وعظ فرمانے لگے — جتنے وہان تھے سنکے تھرانے لگے — سعد تھے ہی مسلمان ہو گیا — جان و دل سے کلمہ طیب پڑہا
ہم نشین اوسکی مسلمان سب ہوئے — تابع فرمان رسول رب ہوئے — سعد نے بہر یون کرایا اشتہار — سب کہین دین نبی کا اختیار
گر کریگا کوئی اوس سے اختران — دشمن جان اپنا سمجھین ہمکو صاف — ہو گئی اگر مسلمان ہمکنان — مرد و زن جتنے تھے وہان خوف و گمان

روانہ کردن حضرت رسول خدا اگر صحابہ بطور ہجرت بمدینہ منورہ

ایکدن حضرت نے سب اصحاب دیار — جمع ایکجا کیے وہ ذی وقار — اور ہر اک سے وہ فرمایا وہان — راز یہ کفار سے رکھنا نہان
ہے یہی مرضی رب العالمین — مکہ سے ہجرت کرین سب مسلمین — فرد فرد ہو کر مدینہ جاؤ اب — وہان اکٹھے جا کے تم ہو جاؤ سب
یہان ہین بوبکر اور ایک مرتضے — جب تلک صادر نہو حکم خدا — تھوڑے ہی عرصہ مین پہونچینگا وہان — مشرکون سے راز یہ رکھنا نہان
چلدیا ہر ایک کس ہو کر جدا — اور ہے دونون یہ پیش مصطفے — جبکہ یہ بوبکر کو ظاہر ہوا — جاؤنگا ہمراہ احمد مجتبے
قسم اول دختر صدیق نے — بس خریدی صاحب تحقیق نے — اس تصور سے کہ یہ آویگے کام — چھوڑین گے مکہ کو جب خیر الانام

محاصرہ کردن کفاران خانہ رسول خدا و بیرون شدن رسول مقبول

ایکدن کفار سب باہم ہوئے — مشورت آپسمین وہ کرنے لگے — کس طرح سے کم ہو وہ تدبیر کیا
بن کے شیطان آیا وہان ایک پیر مرد — دن ہوا تھا ہی زور مصطفے — دیکھا یہ وارد ہے مرد اجنبی
بولا وہ اون سب سے یون اے دوستان — راز کو مجھ سے نر کہو تم نہان — تم محمد کے ہو جیسے مدعی
بولے تم کون ہو تمہارا کیا ہی نام — کام کیا ہی اور کس جا ہی مقام — یون کہا مین سیر کو آیا ہون اب
مین تمہارا ہون شریک حال کا — وسوسہ مجھ سے نہ تم لاؤ ذرا — جانا سب نے ہی ہمارا یہ رفیق
پھر لگے کرنے یہ باہم مشورت — شیخ نجدی بھی ہوا ہم مصلحت — ایک بو لاقید تم انکو کرو
جب نہ آپنے پایا کوئی اوسکی پاس — تم رہو گے اوس سے بیخوف و ہراس — بولا سنکر اوسکو شیطان لعین
آپنگے چڑہ کر نبی ہاشم سبھی — اور خبر لیجاوینگے اوسکو تبھی — دوسرا بولا نہین مکہ سے اب
جبکہ خالی اوسنے ہو جائیگی یہ جا — تب نہین رہیگی کہا یان کچھ مفسدا — بولا نجدی یہ بھی ہے تدبیر سست
کیونکہ جس جا گھر یہ ہو جائے خالی نشین — پھونکین گے اوس جا یہ اونکی تا بعین — سنکی ہو جائیگی ہزارون تا بعان
اونکی ہو جاویگی شوکت دہان فرد فرد — مکہ مین آکر کرینگے کشت و خون — اس سے بہتر اور کچھ ہرگز نہین
ہر قبیلہ ہین سے دو دو کس جوان — منتخب ہو کر وہ سب آوین یہان — جو مقابل ہو کوئی اوس سے لڑین
جو کوئی دعوی کریگا خون کا — مین ادا کر دونگا اوسکا خون بہا — شیخ نجدی نے کہا یہ خوب ہے — یہ نہایت خوب اور مرغوب ہے
اب نہ کرنا چاہیے اسمین قصور — جلدی اسمین ہے مناسب اور ضرور — منتخب جو جمع نے کر کے جوان — اور کہا جاؤ کرو تم قتل وہان

لیکن ہمکو ایک آتا ہی خیال — ہم تو اپنا کہہ چکے سب حال و مال — حال یہ جسدم سنینگے مشرکین — ہونگے وہ دشمن ہماری بالیقین
گر چکے ہم تو بی اسوسے قرار — پر بتا ہین ہمکو یہ عالی تبار — ہر طرح سے وہ کرینگے ہمکو تنگ — اور ہین کے ہمسے وہ آمادہ جنگ
جب حکومت کو ہوگی یا نبی — مکی اگر تم سے ہونگے ملتجی — تم مبادا مکہ کو جائز چلے — اور ہم پر یہان مصیبت آپڑے
یہان رہین یا وہان چلین مختار ہین — ہم ہر نوع انکی خدمتگار ہین — آپ نے کرکے تبسم یون کہا — وسوسہ دلمین نہ کچھ لاؤ ذرا
جو کہ تم ہو مسلمین اولین — مین تمہارا ہون معاون صادقین — بود و باش اپنی مدینہ مین کرون — زندگی تک مین جدا تم سے نہون
بلکہ میری قبر بھی ہوگی وہان — ہی یہی حکم خداوند جہان — ساتھ کرتا ہون تمہارے ایک کسر — وہ مسرت آپکی تکمیل ہو کافی دلبس
ایسا وہ ہی اے گروہ مسلمین — تمکو سکھلاویگا وہ ارکان دین — اور کلام اللہ سناویگا تمہین — راہ حق کا وہ دکھاویگا تمہین
اور کریگا وہ ہدایت گمرہان — حکم رب جب ہوگا مین آویگا وہان — یون دیا سب نے نبی کو جواب — ہم مطیع الحکم ہینگے لاجواب
یہان رہو اور وہان چلو مختار ہو — جسکو سمجھو ہی ہمارا پیش رو

ہمراہ رفتن مصعب با سعد و ایمان آوردن اوسید و سعد روسار مدینہ

تھا مصعب نام اک اصحاب کا — اوسکو پیغمبر نے ساتھ اوسکے کیا — چلدیے لیکر مصعب کو وہ ساتھ — اور مدینہ مین وہ پہونچے نیکذات
جاکے مصعب گھر مین اسعد کے رہے — خلق کو کرنے ہدایت یہ لگے — راتدن یہ وعظ فرماتے وہان — گمرہان کو راہ پر لاتے تھے وہان
مجلسون مین پڑہتے تھے قرآن کو — اور بڑہاتے تھے نبی کی شان کو — رحمت حق جذبہ ہوتی تھی نزول — کرتی تھے وہ دین کو آکر قبول
اور خصوصاً جو تھی ضعفا اور غرباء — لائی ایمان اور ہوئے وہ خوش نصیب — یعنے سترکس مسلمان ہوگئے — کلمہ طیبہ وہ سب پڑہنے لگے
تھے مدینہ مین جو سعد ابن معاذ — یعنے تھے راس الرئیس شہر کے — تابع تھے اوکی سبھی چھوٹے بڑے
تھا اوسید اک شخص اوسکا دوستدار — ایکدن ایسا آدمی لایا ہے وہ — راتدن ضعفا کو بہکاتا ہے وہ
اوسکو دھمکا کر کہ دو یہانسے نکال — کرکے وہ شمشیر کو اپنی علم — گھر کو اسعد کے چلا بہتا قدم
وہ سنی سو اوسکو فکر ہی یہان کمال — یہ اگر اسلام کو کرنے قبول — بیمیل جاوے سب مین یہان دیر سو
وہ سو اسعد نے اوسکو دیکھکر — تب اوسی مصعب نے چپکے سے کہا — بیٹھیے کر تم یہان کلام اللہ سنو
آکے وہ ہر اک کو دھمکانے لگا — ٹھہرو کچھ انصاف بھی دلمین کرو — یون کہا مصعب نے اوہ الاتقیا
وہ مین مصعب نے پڑہا قرآن وہان — جان و دل سو لایا وہ ایمان وہان — جس طرح ہو سعد کو لاؤن یہان
سعد بھی اسلام کر کے قبول — وہ رہو جاکے مدینہ سی جھول — دلمین سوچا اپنے وہ تدبیر و ہی
آتیہین قرآن سنواؤن اوسے — دین اور ایمان پر لاؤن اوسے — مین ہوا جاکر مصعب پر خفا
مین نے چاہا تھا کروں اوسکو ذلیل — اوسکو پہونچاؤن کسی ہی کام کا ضرر — متفق ہوکر کہ یون ٹھہرائی بات
گر ضرر مصعب کو پہونچاؤ کوئی — قتل اسعد کو کرو ملکر سبھی — اوسکو سنکر سعد ہوا بس خشمگین
لیکے ساتھ اپنے اوسید نیکنام — چلدیا لینے کو اوسسے انتقام — غصہ آلودہ سعد آیا وہان — جلسہ فرما مصعب تھے جہان

ہم کرینگے جاکے وہان اظہار دین — ہی یقین اسلام لاوین مشرکین — سال آیندہ مین ہم آوینگے یہان — آپکو وہان پایگا خیر الزمان
کہکے یہ حضرت سو رخصت ہوگئے — اور اپنے شہر مین داخل ہوئے — یون مدینہ مین دیا جا اشتہار — مکہ مین ہین رسول کردگار
کرتے تہے قوم یہودی جو بیان — ہوگا اک پیغمبر خیر الزمان — سو اونہون نے پکرا کہ مین ظہور — ہی اطاعت اونکی واجب اور ضرور
ہم مشرف ہوگئے اسلام سے — مت رہو محروم سب اس کام سے — سنکے بعضون نے کیا ایمان قبول — ہوگئے تابع وہ فرمان رسول

آمدن سیزدہ کسان ساکنون مدینہ و مسلمان شدن

جب مدینہ مین گیا دین رسول — رحمت حق نے کیا وہان پر نزول — اوس اور خزرج مین صلح ہوگئی — اور دلکو آرام سے رہنے سبھی
سال دویم مین ایک آیا قافلہ — موضع عقبہ مین ٹہرا اپنے جا — اسعد و ذکوان اونکے ساتہ تہے — آکے پیش مصطفے وہ نیک بے
کی نبی جیو کی قدمبوسی حصول — پہلے ایمان کر چکے تہے یہ قبول — حسب عادت پہر نبی جیو وہان سے گئے — تہا جان وہ قافلہ فرخندہ پے
نام اونکے اسطرح دیکہو لکہے — سیزدہ تہے وہ نہایت نیک پے — ایک سعد بن عبادہ نامور — دوسرا اسعد زرارہ کا پسر
پہر ذکوان کی معاذ اور عوف نام — رافع ابن مالک عالی مقام — مقدد و ثامت و برید صالح — عقبہ بن عامر یوم سامرہ
اور مطلب ابن عامر نیک خو — اور جدیدہ کا پسر فرخندہ خو — اور عبادہ ابن صامت باصفا — اور ابو الہاشم ملے خنک آشنا
وہان نبی جیو کے گئے عباس پاس — تہے جو اسکنای مدینہ کے کسان — اون دنون تک تہے وہ ہمسایہ پدر — تہے مگر وہ رشتہ الفت مین بست
وہان نبی جیو وعظ فرمانے لگے — قافلہ نے دیکہکر تعظیم کی — اور نہایت عزت و تکریم کی
گم رہون کو راہ دکہلانے لگے — جانو تم اللہ کو واحد لاشریک — اور نبی برحق ہین اونکے ٹیک لیک
بت پرستان ہین عدو کبریا — ہی جہنم مین ہمیشہ اونکی جا — اور پڑہی وہان آیتین قرآن کی — اور مناسب وقت جو اوس جا پہی
جان و دلسے سب مسلمان ہوگئے — قافلہ کے جتنی تہے چہوٹے بڑے — بولی یون عباس اونسے آکر وہ — یہ نتیجا ہی میرا صاحب شکوہ
مکہ کے رہنے سے یہ آزردہ ہے — ہر گڑی ہر وقت دل افسردہ ہے — چاہتا ہی یہان سے یہ ہجرت کرے — اور کسی موضع مین جاکر یہ رہے
کینکہ اوسکو اسجگہ مین دشمنان — ہر گڑی ہی مجکو اسکی خوف جان — اگر کر واسکو مدد ای دوستان — یہ رہے جاکر مدینہ کے میان
اور اگر تم سمجہو یہ ہی ناصواب — دیجیے صاف اس گڑی مجکو جواب — دین تو اسنے کیا ہی اختیار — اسکی مذہب سے صرف ہی مجکو عار
ہے ہمارا صاف یہ لخت جگر — در جواب اسکے یہ بولی مجمع عام — سن چکے عباس ہم تیرا کلام
گو محمد آپکی ہین گے قریب — شکر ہی ہر دم بدرگاہ خدا — فیض صحبت کا ہوا ہمکو عطا
کر چکے اسلام و دین کو ہم قبول — ہو چکے انکی مبیعہ ہم تمام — جان و دل سے ہوئے انکے غلام
اور لیا یہچان اللہ اور رسول — در حقیقت وہ ملازم ہی شقی — اونکے بدلہ ہم کٹا دین اپنا سر
ایکے آقا سے جو ہو جاوی بنی — موی سر کو انکے گر ہو پنچی ضرر — اور کہین انکا پسینہ گر پڑے
خون کی اپنی وہان ندی ہے — یہ مدینہ مین نبی چلکے رہین — جان و دل سے ہم مطیع انکے رہین
اور ہر دم ہم کرین انکی مدد — دشمنونسے انکی کرین رد و کد — ایکدم کو بہی نہون انسے جدا — جانکو اپنی کرین انپر فدا

زیادہ تر اب ہم ٹھہر سکتے نہین — بندوبست کچھ اور کر سکتے نہین — ہی مدینہ مین قبیلہ اوس کا — ہی ہمارا اونسے قصہ پیش پا

ہم مدینہ مین کرینگے سب بیان — پیش جو جو ہمکو آیا ہی یہان — دین اور اسلام کو پھیلاوینگے — پر نہ سکا تا بو نہین بلوائینگے

ہو گئے یکجا بائیس وہ روان — اور مدینہ مین کیا سارا بیان — اوس خزرج مین ہوا جنگ و جدال — اور ہوا ہر دو قبیلو نمین قتال

اوس کو حاصل ہوئی فتح و ظفر — بھاگا وہ شہ مدینہ سے خزرج بسر — آئی ذکران اور اسعد بن زرار — تاکہ مین نزدیک عتبہ نا بکار

اور کہا عتبہ سے آکر جملہ حال — اوسیونسے ہو گئی ہم پایمال — ایسی حالت مین ملک ہی کراہین — تاکہ ہم پھر اوسیونسے جا لڑین

یون کہا عتبہ نے ہم لاچار ہین — راتدن اک فکر مین ہر شام ہین — ہین محمد جو کہ عبداللہ کا پور — اونکی باعث سے ہی واقع یہان فتور

اک جدید اونسنے بنایا ہی دین — بت پرستون کو کہی ہے شر کین — لات اور عزا کو کہتا ہے برا

کہتا ہی وہ مین ہون خاتم المرسلین — بعد میری پھر نبی کوئی نہین — مانتی ہین اوسکا فرمودہ بجان

تھی عمر اور حمزہ جو یا نسے شجاع — اونکا دونون نے کیا ہی اتباع — راتدن رہتا ہی یہانسے مقتدا — دیکھیے انجام اب ہوتا ہی کیا

اسلیے ہم سے کمک درکار ہے — پیش یا ہر دم یہان تکرار ہے — جب سنا اسعد نے عتبہ سے یہ حال — شوق ملنے کا ہوا اوسکو کمال

یون کہا عتبہ سے اوسنے ای اخی — اوسکے ملنے کو میرا جاہتا ہی جی — اوسکے ملنے کی تمنا مت کرو

جو کہ کوئی اوسکے سنتا ہی کلام — بولا یون عتبہ کہ جیکے ہو رہو — جان و دل سے اوسکا ہو جاتا ہی غلام — سنتے ہی ہوتا ہی زائل ہوش و آرام

اوسسے ملنے کا نہ کر ہرگز خیال — اسطرح کا ہیگا وہ سحر البیان — ورنہ ہو جاگا تیرا ویسا ہی حال — تو نے اوسکی گر سنے کچھ بھی کلام — چھوڑ دیگا بت پرستی تو تمام

کا نمین اسعد نے روئی ٹھونس کر — یون کہا ابتو نہین ہوگا ضرر — ابتو سن سکتا نہین ہون مین کلام — دیکھ تو یون اوسکی شیع مین تمام

لیکے عتبہ کو وہ کعبہ مین گیا — بیٹھے دیکھو اک جگہ پر مصطفے — دیکھ صورت اونکی غایت خوش ہوا — جان و دل سے ہو گیا وہ مبتلا

اللہ اللہ ہی عجب صورت جمال — اونپہ عاشق تھا خدا دے ذوالجلال — آگیا اسعد کو پھر وہ مین خیال — جب مدینہ مین کہونگا یہ حال

پوچھینگے وہ مجھسے کر تفصیل وار — کیا کرونگا حال اونسے آشکار — حال سیرت ہی تو نا واقف رہا

پنبہ کو کانونسے وہ کرکے برون — اونکی صورت سے تو بین آگاہ ہوا — کی ادا اوسنے بشاہ ذوالکرام

در جواب اوسکی نبی جیو نے کہا — تو نے کی رسم جہالت کو ادا — اور علیکم کا ہوا وسیر السلام

پنبہ کر اسعد یہ بولا ای شما — آپ نے دعوی نبوت کا کیا — جاکے اور اونسے بیان اوسکا کرون

چند آیت سورۂ انعام کے — وہان سنانے کے لیے اوسکے پھر سنے — یہ بلاشک ہی کلام کبریا

اور بلاشبہہ ہو تم حق کے رسول — آیتون کو اوسنے سنکر یون کہا — بعد اوسکے عرض یون اوسنے کیا

ساتھ ایکس ہی مرد کنوان نام — وہ مسلمان ہو کے مسدم ہو گیا — سنتے ہی وہ بھی مسلمان ہو گیا

جب کہ یہ دونون مسلمان ہو چکے — وہین پر کنوان بھی وہان آگیا — ہی ارادہ شہر دیگر مین رہون

دونون نے ملکر یہ حضرت سے کہا — اوس مین اور ہم مین ہی اک مفسدہ — تاکہ بلوا دین وہان پر یا نبی

آئی جاتی ہین کہ جبرئیل امین — دیر ایک نہ رہا وہ نہین لگتی نہین — ہین رسول اللہ محمود الصفات — کیا عجب ہی یہ ہوئی جو واردات

مکہ مین یہ ہو گئی شہرت تمام — تذکرہ کرنے لگی ہر خاص و عام — جب کہ یہ بوبکر نے تصدیق کی — بس ہوئی سنکر نبی جیو کو خوشی

خوش ہوئی بوبکر سی عالیجناب — اور دیا صدیق اکبر کا خطاب — پھر نبی پاس آئی چندی قلنہ گر — آئی تہی بیت المقدس دیکھکر

یون کیا اکہ نبی جیو سی سوال — عالم بالا کا کیا یو جہین نے حال — ہم تو اوس عالم سی ہین بیگانہ وار — دیکھی یہ بیت المقدس چند بار

مسجد اقصی کی بتلاؤ نشان — اور کرو تفصیل اوسکی سب بیان — لائی وہان جبرئیل وہ مسجد اوٹھا — دیکھی تہا کوئی نہین جز مصطفے

جو جو اوسکا پوچہتے تہی وہ نشان — اور نبی جیو اوسکا کرتے تہی بیان — مشرکین سنکر بہت حیران ہوئے — اور لگے کہنے کہ یہ سب راست ہی

اسمین سی دو چار نے ایسا کہا — تمنے دیکہین ہین زنہین کس حال مین — دیکہی اون لوگون کی ہمکو خبر

اب نے تصریح کی اونکی تمام — قافلونکا تہا کہ جس جس جا مقام — اور فلان کس تاریخ قافلہ کل صبحکو — نکلا جب خورشید واضح نہا نہ ہو

قافلہ کو آگے ہیگا وہ شتر — جانتے تہے جسکو وہ سب بدگہر — یون لگے کہنے وہ گر یہ سچ ہی بات — جانینگے برحق تمہاری معجزات

صبح کی ہوتی ہی پہر وہ قوم دون — دیکہنے کو نکلی مکہ سے برون — اس تصور سی ہوا گریہ نہ راست — جانینگے ہر ایک اونکی کذب بات

اور اگر یہ سچ ہوئی اونکے کلام — جانینگے سب اونکی باتین سچ تمام — وہان افق سی نکلا جسدم آفتاب — قافلہ آیا نظر اونکو شتاب

آگئی آگئی آتا تہا وہ ہی شتر — کہہ چکے تہے جو نشان خیر البشر — دیکہکر یہ حال بولے مشرکین — یہ سحر ہی معجزہ ہر گز نہین

بیان ماندن طبیعت رسول خدا و ارادہ ہجرت از مکہ

فصہ ہجرت کا کرتا ہون بیان — گوش دلسے اسکو سن یو مومنان — ہی طوالت قصہ ہجرت کو بہی — کس طرح پہونچے مدینہ مین نبی

مندرج ہجرت مین ہین نام کسان — اہمیت ہی اونکا ہو کامل نشان — نام ولدیت سی گر اونکے لکہوں — بحر سی یہ نظم ہو جاوے برون

گر ضرورت نام کی ہوگی کمال — نام لکہدونگا صرف اہی خوش خصال — گر ضرورت ہوگی اصلی نام کی — دیکہیہ لیجو تم تواریخ اے اخی

نثر مین ہوتی ہی گنجایش تمام — اہمیت سی اہمین ہون ہر فہم نام — تہی نبی جیو مکہ کے رہنے سی تنگ — مشرکین سی رہتا تہا نکر ارو جنگ

مکہ مین آتا جو کوئی قافلہ — اوسمین جاتے تہے نبی خیر الورا — اور نہ رکہو مجہسی کچہ بغض و حسد

مین تمہاری شہر مین چلکر رہون — وہان کلام حق سناون اور پڑہون — کہتے تہے وہ گو کہ ہم ہین مستعد — پر قریشیون سی باندہی کون ضد

انکی غیبت مین وہ یون کرتے کلام — کیا غرض ہی اون سی ہمکو کیا ہی کام — پہر بلا کینو نکر رہینگے ہم سی صاف

ایکدن مکہ مین آئی شش کسان — تہی مدینہ طیبہ کے ساکنان — اور جابر اور قبطہ تہے چھٹے — اسعد اور عوف و رافع عقبہ سے

تہی قبیلہ مین سی خزرج کے یہ کس — موضع عقبی مین ٹہہرے آکے بس — اور مطالب اپنے دلکے سب کہے

دعوت اسلام کے پہر اونکو کی — اور آیاتین کلام اللہ پڑہی — سنکے آیاتین اونہین آیا یقین — یہ کلام رب ہی دیگر کے نہین

کرتے تہے قوم یہودی جو بیان — ہونیوالا ہی نبی خیر الزمان — سب کے سب موجود ہین اہمین نشان — یہ بلاشک ہین کی ختم المرسلان

داخل اسلام وہ فوراً ہوئے — پہر نبی جیو سی وہ یون کہنے لگے — اب فرصت حج کی ہم آتے تہے یہان — ورنہ ہمکو اسقدر فرصت کہان

حاصل ہوتی تھی نبی جیو کو جواب — جاتی تھی تنہا چلی عالیجناب — آگیا اسرافیل ہمراہی ہوئے — اور لگے کرنے نبی جیو راہ طے
ٹھہرے اسرافیل بھی اور بادپا — اور کہا بڑھ جاؤ آگے مصطفےٰ — آیا رفرف پہنچی جیو کو نظر — تھا نہایت خوش نما اور سبز تر
حکم ہوتا تھا خدا سے بار بار — آگے آؤ اے حبیب ذی وقار — جب قریب عرش کے پہونچی نبی — وہاں نسیم الحیات حضرت نے پی
در جواب اوسکی سلام حق کیا — اور فرشتوں نے تشہد یہاں پڑھا — عرش اعظم سے پرے اک قطرہ زلال — ٹپکا اندر مونہ نبی ذوالجلال
سب علوم اولین و آخرین — ہوگئی دلمین نبی کے نقشین — بل بے شوق مصطفےٰ حذ خدا — طے ہوا رہ پلمین صدہا سالکا
وارد ایکجا پر نبی اکرم ہوئے — جان و تن آپسمین نا محرم ہوئے — بیخبر تھی تن سے جان اور جان سے تن — تھا صرف اوس جا پہ رزق والمنن
قاب قوسین آپکو رتبہ ملا — اوسپہ قائم لفظ ادنیٰ کا ہوا — اور لگا ہونے کو ہان راز و نیاز — اور کی فرض حق نے پنج وقتی نماز
جو ہوئے احمد احد مین ہمان کلام — اوس سے ناواقف فرشتہ تھی تمام — باتین جو جو اونمین اور حق مین ہوئی — کہنے کی قابل نبی جیو نے کہی
بعضی باتین آپ نے ظاہر نہ کی — وہ ہین اسرار خداوندی نبی — کی جنابِ حدیث مین التجا
آخرش فرمایا حق نے اے حبیب — کی شفاعت آپکی ہمنے نصیب — بخشش امت کی لی بے انتہا — تجکو مین کردونگا راضی الکلام
لیکن یہ امت کو سمجھا مت بجیے — شرک سے ہر ایک کس تجنا رہے — تیری امت بخش دونگا مین تمام — پر نہ مشرک کو مین بخشونگا کبھی
مصطفےٰ کو حق نے یہ رخصت کیا — بخش دونگا مین تی امت سبھی — جس جگہ سے وہان نبی جیو نے کیے — وہانسے اوس عظمت سے واپس ہوئے
آئی صدر المنتہیٰ پر مصطفےٰ — اونکو انعام شفاعت کا دیا — لیکے ہمراہ اونکو جنت مین گیا — اور دکھائے سب مکان اتقیا
اور دیا پہر اونکو دوزخ کا نشان — پاک رب العظیم کو اونکے اوٹھا — کر چکے جب سیر پھر روح الامین — لیکے آئے مصطفےٰ کو بر زمین

واپس تشریف آوردن حضرت برجائے استراحت

پہونچ جاؤ استراحت پر نبی — گرم ملا بستر انیا سبھی — بلکہ ہلتی تھی اجھون بیخبر در — اسقدر آئی گئی تھے زود تر
صبح کو گذرانی جیو کو خیال — رات کا کس سے کہون مین احوال — کون جانیگا میری باتین صحیح — بلکہ جھوٹ اوسکو کہینگے سبھی صحیح
خانہ کعبہ مین آئے مصطفےٰ — دیکھکر بوجہل لگا کہنے یون — رات کی کچھ غیب کی دیجے خبر — پیش آیا ہی کوئی کچھ تازہ تر
در جواب اوسکی نبی جیو نے کہا — شب کو مین بیت المقدس مین گیا — عرش و کرسی آسمان لوح و قلم — دیکھا واپس آیا مین اے کم فہم
سیر جنت اور دوزخ کی بھی کی — اعتبار آوے تجھے کب اے شقی — بولا وہ یہ قوم سے کہیے تمام — صدق کے ظاہر تمہارے ہو کلام
بعدہ دی قوم کو اوسنے ندا — دو ہین اوس جا ایک مجمع ہو گیا — کہہ چکے تھے جو نبی وہ ہی کہا — سنکے ہر ایک کس اچنبھے مین ہوا
بولا پھر بوجہل سنکر ماجرا — رات کو یہ تھی میرے قرب جوار — اب یہ کہتے ہین کہ دیکھا آیا ہون آج — مسجد اقصیٰ و چرخ و عرش سب
قوم بولی سچ ہو یہ کیسے بیان — عرش پر جاکر ابھی ہٹائی نیان — جمع ہو کر سب گئے بوبکر پاس — اور لگے کہنے کہ اے اہل قیاس
تم جو کہتے ہو کہ ہوئین سچ کی ستا — جو محمد کہتے ہین ہے سچ ہے بات — یون کہا بوبکر نے سب راست ہی — کذب کی اسمین نہ کوئی بات ہی
وصف ملکوتی ہی ہے بوبکر و مین — وہ بلاشک راست ہی جو کچھ کہین — ہی ملایک جو قبول بارگاہ — آستان بوس اونکی ہین فرشتہا

رستہ کوئی کر رہے تھے مصطفےٰ | دائین ہی پر بائین ہی آئی ندا | یہان ذرا ٹھہرو رسول کبریات | آپ نے ہرگز نہ کی کچھ التفات
آگے دیکھی اک زن صاحب جمال | زیور و پوشاک ہی آسودہ حال | ایسی ہی اوس زن نے کی وہان گفتگو | پھیر کر منہ چلدیے وہ نیک رو
یون کہا جبرئیل نے یا مصطفےٰ | یہ تمہارا امتحان منظور تہا | کاش تم بی لیتے وہ کانسہ خمر | تیری امت رہتی حق پر بیخبر
تہا نصارا داہنی بائین تہا یہود | اور تہی عورت وہ دنیا کی وجود | کر دی تم نے کسی پر التفات | تیری امت ہوتی بیشک اونکی ساتھ
حق تعالیٰ کا یہ ہے تم پر کرم | امتحان مین تم رہے ثابت قدم | پھر نظر آئی اونہین وہان اک زمین | اوس جگہہ پر بولی یون روح الامین
اوتریے اور نماز اس جا پڑہو | یہ مدینہ کی زمین ہی نیک خو | کر کے ہجرت مکہ سے آوگے یہان | یہان ملیگی ہر طرح تمکو امان
پڑہ کی دو رکعت ہوئے وہانسے سوار | پہونچے پھر اک جا پہ وہ عالی تبار | وہانپہ پھر جبرئیل نے ایسا کہا | اب کرو اس جا پہ دو رکعت ادا
اس جگہہ عیسےٰ مسیح پیدا ہوئے | تیری مقدم کی خبر جو دے چکے | بس یہی وہان بہی نبی نے نماز | چلدیے پھر وہانسے باصد تہاز
جا لیا پھر مسجد اقصیٰ کا در | اوتری وہان گہوڑی سے وہ نیکو سیر | ایک چشمہ مین کیا وہ راہ طے | مسجد اقصےٰ مین پہونچے نیک پے
اور کیا نبیون نے استقبال وہان | سب ہوئے لبیک ہی وہان تر زبان | بس ہوئی جا کر نبی جیو وہان امام | مقتدی تہے انبیا وہان پر تمام
چلدیا اوس جا سے پھر وہ شہسوار | پہونچے اک جنگل مین وہ عالی تبار | وہانسے اک زینہ نظر اونکو پڑا | اسکا سر بس چرخ سے تہا لگ رہا
چڑہ گئی زینہ کر رستہ تا فلک | اور ہوئی حاضر ہزارون وہان ملک | بیٹہے دیکہی وہان بہی نے اک بزرگ | مرتبہ ہر ایک سے تہا اونکا ترک
یون کہا جبرئیل نے وہانسے پکار | جد اعلیٰ ہین یہ آدم ذی وقار | وہان سلام اونکو نبی جیو نے کہا | یون کہا آدم نے اپنے مرحبا
دائین اور بائین مین دو دروازے کہلے | دائین سے آتی تہی خوشبوئے بہلے | بائین سے بدبو کی آتی تہی لپٹ | باوجود اوسکے کہ تہا بند اوسکا پٹ
یون کہا جبرئیل نے یا مصطفےٰ | ان دو رو نکا اس طرح ہے ماجرا | داہنی جانب ہی بہشت جاودان | بائین جانب ہی مکان کافران
وہانسے پھر آگے نبی جیو چلدیے | آسمانونکی لگی راہ کرنے طے | دوسرے پر حضرت عیسےٰ ملے | تیسرے پر یوسف فرخندہ پے
چوتہے پر ادریس ہارون پانچ پر | اور چھٹے پر دیکہے موسیٰ نامور | سانوین پر حضرت ابراہیم تہے | مصطفےٰ نے یہ کیے سب راہ طے
ہر نبی کو آپ کرتے تہے سلام | دیکہ وعلیک ہون تہی وہ سب ہم کلام | جس فلک پر گذرین تہے خیر الانام | ہر نبی کرتے تہے عزت احترام
کیونکہ تہی یہ بس نبی المرسلین | گو ہوئے آخر مین پر تہی اولین | پہونچے صدر المنتہیٰ پر مصطفےٰ | ایک شجر سرسبز وہان دیکہا کھڑا
تہا نہایت وہ شجر طول طویل | برگ اوسکا تہا ہر اک چون گوش پیل | مثل کے ہم مثل تہا اوسکا ثمر | کہتے ہین کے اوسکو پھر یکا شجر
چار دریا آپ نے دیکہے وہان | دو تہی مخفی اور دو تہی وہان عیان | جو کہ مخفی تہی وہ جنت مین گئے | اور زمین پر ہین فرات و دو نیل
جو کہ عیان ہے وہ زمین پر آ رہے | رہنے کا جبرئیل کے وہ ہی مقام | ہیگا صدر المنتہیٰ اوس جا کا نام
یون کہا جبرئیل نے یا مصطفےٰ | آگے بڑہ سکتا نہین مین ایک ذرا | بس تجلی حق سے جلکر خاکسر ہون | ایک موی مین اگر آگے بڑہون
اب میرا کون ہوگا آگے ہم سفر | یون دیا جبرئیل نے اونکو جواب | جاؤ وہان تک تو جو حامل حجاب | یون کہا جبرئیل نے یا مصطفےٰ
آپ پہونچے جب کہ نزدیک حجاب | ایک نکلا ہاتہ اوسمین سے شتاب | اور نہ کوئی آپ کے ہمراہ تہا | معصطفےٰ کو وہ اوٹہا کر لے گیا

مکہ سے ہجرت نبی نے جب کر گئے	اون دنو مین جا کے ہم بتر ہوے	اک نکاح حضرت نے سودہ سے کیا	مہر اونکا سات سو درم ہوا

بیان حال معراج رسول مقبول و سیر بہشت و دوزخ وغیرہ

قصہ معراج ہے طول و طویل	مختصر سا لکھتا ہون حال جلیل	گر لکھون تفصیل اوسکی مین تمام	طول ہو جاوے یہ نسخہ لاکلام
مختصر گو ہے مگر ہے سب بیان	حال معراج نبی خیر الزمان	عمر تھی پنجاہ و دو سالہ نبی	نعمت معراج جب اونکو ملی
اور بعثت کا سن تھا بارہوان	یعنے کہتے ہین کہ سن تھا گیارہوان	بست و ہفتم تھی وہ تاریخ رجب	یوم دوشنبہ کا اور تھا وقت شب
ام ہانی تھی جو ہمشیرہ علی	اونکے گھر مہمان تھے شبکو نبی	یون ہوا جبرئیل کو حکم خدا	جلد لیکر آ محمد مصطفےٰ
اور کر آرایش خلد بریں	سیر فرماوینگے ختم المرسلین	انبیاؤن کو ہوا یون حکم رب	مسجد اقصے مین آوین سب کے سب
سب محمدؐ کی کرین آ اقتدا	عرش اعلیٰ اوسکا ہوگا مسکنا	یک رکاب جنت سے لی آیا براق	سبزۂ جنت جو چرتا تھا براق
تھا وہ مرکب سے بڑا اخچر سے کم	مثل تھا یاقوت کے اوسکا شکم	اور کمر تھی وسکی درجے بہا	نعل بہا اوسکا ہلال خوش نما
پھند لیون پر اوسکی تھا جیسا ن پر	اور ذنب مین تھی برق سی وہ تیز تر	اسپ کی سی اوسکی دم تھی اور ایال	نرم تر اوسکی تھی ابریشم سی بال
چہرہ تھا انسان سی بھی خوبتر	عرق مین تھی مشک اور عنبر کی بو	پہونچا میکائیل کو یون حکم رب	ٹھہرو تم کوہ صفا پر جا کے سب
لاد دی جب وہان مصطفےٰ کو جبرئیل	ساتھ تم ہو جانا اوسکے بے دلیل	آئی میکائیل حسب الحکم کے	فوج ملکوتی کو اپنے ساتھ لے
پہونچے اوس جاگہ یہ جبرئیل امین	سوتے تھی جس جا پہ ختم المرسلین	خواب مین آنکھین تھین دل بیدار تھا	یاد حق مین ہر طرح ہوشیار تھا
وہان سے جب ہو کے یون بولے امین	تمکو بلواتی ہین رب العالمین	غسل کر کے آب زمزم سے نبی	ہو گئے تیار چلنے کو تبھی
آئے بس کوہ صفا پر مصطفےٰ	آگے آگے اونکے تھا پیک خدا	ہو رہا تھا اوس جگہ پر اژدہام	باادب ہو کر کیا سب نے سلام
اور میکائیل نے وہان زود تر	وہ براق حاضر کیا پیش نظر	چاہتے تھے اسوار ہونا مصطفےٰ	برق وش وہان تو سنی کرنے لگی
برق وش ہی کو کہا جبرئیل امین	تو سنی کرتا ہی تو ہوگا کیون	یہ رسول اللہ ہین ختم المرسلین	بعد انکے پھر نبی ہوگا نہین
یون کہا اوس اسپ نے اے پیک رب	تو سنی کرتا ہی میری سب سبب	اس گھڑی مجھسے نبی کرلین قرار	حشر مین بھی مجھپہ یہ ہونگے سوار
اور غلامی مین مجھے رکھین سدا	ہے مری اسوقت تشنہ سے الجا	کر لیا عرض اوسکا حضرت نے قبول	اور ہوا حضرت کا چہرہ ملول
یون لگے جبرئیل ہی کہنے نبی	دل مین میرے اب یہ حسرت آگئی	حشر مین ہوگا جب بعث و نشور	خلق سب آویگی جب پیش حضور
میری امت ہے نہایت ہی ضعیف	طے کرینگے کیسے یہ راہ دو نحیف	حکم یون صادر ہوا رب الجلیل	حشر مین امت کو تیرے لاے خلیل
جان و دل سے معتقد ہون جو تیرے	بھیجو نگا وہان پر براق اونکے لیے	اگر و نہی وہ اپنے اوشکر سر بسر	ہو کے اسوار آوینگے یہان زود تر
بس نبی جیو اسکو سنکر خوش ہوے	اور صدہا شکر حق دلسے کیے	آئی میکائیل نے تھا نہی کا جواب	تماشہ جبرئیل لے دوڑی شتاب
ہو گئے اوسپر نبی جیو جب سوار	اور لگے کرنے رہ کو نامدار	دو پیالہ آئی پیش آنجناب	ایک مین تھا شیر اور اک مین شراب
یون کہا جبرئیل نے مختار ہو	دونون مین سے جون سا چاہو پیو	شیر کا تھا جو پیالہ لے لیا	مست و کاملہ خمر کا کر دیا

بولب جنکر ہوا مجید خفا | دست کش ہوکر حمایت سے کہا | ہم سبھونکو تم جو کہتے ہو بُرا | اپکی کرنی حمایت ہے خطا
مجکو اب مطلب نہین تمسے ذرا | مین حمایت سے تری ہون باجدا | اپنے تم ہرکار کے مختار ہو | مین نہین حامی ہون جو چاہو کرو

رفتن جناب رسالت مآب بشہر بابل و طائف و ایمان آوردن جناب

بولب جب دست کش اونسے ہوا | رہ گئی حیران محمدؐ مصطفےٰ | مشرکین تکلیف انہین دینے لگے | جونہ کرنا تھا سو وہ کرنے لگے
مسکن مکہ کا مشکل جانکر | شہر بابل مین گئے خیر البشر | وہان قبیلہ جو بنی عکرم کا تھا | دعوت اسلام اونہین جاکر کیا
اور نکی دعوت کسی نے وہان قبول | شہر دیگر مین گئے حضرت رسول | وہ بھی اوس دعوت سے سب منکر ہوئے | وہانسے چلکر شہر طائف مین گئے
شہر طائف مین ہوا ویسا ہی حال | بلکہ یون کہنے لگے وہ بدخصال | یہ کوئی مجنون ہیگا پر کمال | جو ہماری کرتا ہی گمراہ آل
کنکرا ور پتھر لگی وہ مارنے | اور لگے ہر بات مین للکارنے | زید ہمراہی کہ جو تھا آپ کا | پتھرون سے اوسکا سر زخمی کیا
اپکی بھی پنڈلی پہ پتھر لگا | چلنے پھرنے سے انہین عاجز کیا | رات کو اک باغ مین حضرت رہے | بیٹھکر قرآن وہان پڑھنے لگے
سات کس جاتی ہی جن اوس راہ سے | سب سنا قرآن دلکی چاہ سے | لائی وہ ایمان اور وعدہ کیا | ہونگی اپنی قوم کے ہم رہنما
صبح کو اوس باغ سے راہی ہوئے | جانب مکہ کے حضرت نیک پے | زید فرہ مین کہا ای شاہ دین | مکہ مین دشمن تری ہین مشرکین
سنکے پھر ہونگے وہ بلوہ کنان | کون تجکو اوس جگہ دیگا امان | کوہ حرا مین آکے ٹھہری مصطفےٰ | ایک کس کو یون کہا مکہ تو جا
پاس انکس کے تو لیجا یہ پیام | اور اوس سے جاکے لینا میرا نام | اوس سے وہان جاکر کے تم اتنا کہو | آون یہان مین کر پناہ تم مجکو دو
وہ گیا انکار انخنس نے کیا | آیا واپس اور کہا سب ماجرا | پھر کہا دیگر کو مطعم پاس جا | کہنا وہ جو کچھ تھا اخنس سے کہا
وہ گیا پھر پاس مطعم کے تبھی | اور کہا جو کچھ کہ تھا کہنا سبھی | اوسکی مطعم نے بہت تعظیم کی | اور کہا یہان شوق سے آوین ابھی
اوسکی کنبہ کی تھی بہت سی مردمان | بیٹھا اگر کعبہ مین لیکر جوان | تانہوا اونسے کوئی مبدء فساد | جو کہ اونسے رکھتی ہین بغض و عناد
گھر سے دوڑا آیا بوجہل لعین | اور کہا کیا تو موافق اب نہین | بولا مطعم اوس سے پھر کر اک نگاہ | ہون موافق دی مخالف کو پناہ
یون کہا بوجہل نے مرضی تری | مین کرون کیا جو وہ ہی مرضی میری | آئی کعبہ مین نبی جیون زود تر | پھیرہ کی دو رکعت گئی وہ اپنے گھر
دوسرے دن بولا مطعم سے نبی | کچھ نہین حاجت پناہ کی اب تری | مشرکون سے مین نہین چاہتا پناہ | ہے پناہ حق تعالےٰ سے پناہ

بازدیگر آمدن جناب در باغ نخلہ و ایمان آوردن

بعد سہ ماہ آئی جناب کیسے | باغ نخلہ مین ہوئے وہ جاگیر | پھر نبی جیوے گئے تشریف وہان | عالم جنات ہوا اوس جا عیان
دعوت اسلام کی سب نے قبول | وہ ہوئی مقبول اللہ اور رسول

شادی شدن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بارسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

اور اسی سن کا ہے دیگر بیان | کہتے ہین کے اس طرح سے راویان | عائشہ تھی دختر صدیق کی | عمر اونکی اون دنون شش سالہ تھی
حضرت بوبکر نے کرکے صلاح | بس نبی جیو سے کیا اونکا نکاح | عمر اونکی جبکہ نہ سالہ ہوئی | اور مدینہ کو گئی حضرت بھی

ہو سکی کب انکو تنہا چھوڑ دین | رشتۂ الفت کا ہے توڑ دین | یون ابو طالب سے حضرت نے کہا | وقت آخر آن پہونچا اے چچا
تم حمایت میری کرتے تھے سدا | مجھ پہ احسان ہین ترے لاانتہا | موجب ہونہین تیرا احسانمند | اب یہی کرلو کہنے کو میری پسند
کلمۂ طیب کو پڑھ لو ایکبار | تاکہ دوزخ سے تجھے ہو رستگار | مجکو گنجایش شفاعت کی ملے | آتش دوزخ کی تا تجھسے ٹلے
یون مجیب اوسکا ابو طالب ہوئے | مجھسے ایسے وقت مین کب ہو سکے | موت میری آگئی ہے اب قریب | طعن مجکو خلق دیگی اے حبیب
موت سے تیرا چچا تھا ڈر گیا | وہ مسلمان بھی ہوا اور مر گیا | وہانسے اوٹھکر بس نبی جیو اگر | کی دعا بخشش کے اوسکی بیشتر
بس اجابت کو نہ پہونچی وہ دعا | ہو گئی مایوس حضرت مصطفےٰ | آچکی آیات ہین قرآن مین | صاف ہین وہ مشرکونکی شان مین
 | مشرکین کی مغفرت ہرگز نہین | تھی ابو طالب زمرہ مشرکین |

فوت شدن ابو طالب و انتقال فرمودن خدیجہ کبریٰ و مغموم شدن رسول خدا

دی علی جیو نے نبی جیو کو خبر | کر گئے دنیا سے بو طالب سفر | سنکے حضرت کو ہوا رنج و الم | منزل ماباپ کی تھی گو تہی عم
مرتضےٰ سے بولی یون حضرت رسول | جاکے ہو تجہیز و تکفین مین شمول | اور نماز اونپر نہین پڑہنی روا | مغفرت مشرک پہ ہے منع دعا
مشرکون کے حسب رسم و راہ کی | اونکو بس تکفین اور تدفین کیے | بعد اسکے پھر ہوا یہ واردات | تھی خدیجہ بی بی جو والاصفات
عمر پینسٹھ سال کی اونکی ہوئی | زوجہ اول نبی جیو کی وہ تھی | کر گئی دنیا دون سے وہ سفر | مسلمات اولین تھی نیک تر
جا کیا فردوس اعلےٰ مین قیام | رہگئی تنہا نبی عالی مقام | دفن اونکو جب نبی جیو کر چکے | کی دعا مغفرت اونکے لیے
یہ نبی جیو کو نہایت غم ہوا | رکھا عام الحزن نام اوس سال کا | ایک غم سے تو نیا پائی تھی نجات | دوسری تازہ ہوئی یہ واردات

دست کش شدن ابو لہب از حمایت رسول خدا

بعد ابو طالب کے جملہ مشرکین | مصطفےٰ سے ہو گئے آمادہ کین | ہر طرح سے زیادتی کرنے لگی | اور تصدیعات وہ دینے لگے
خاک ڈالی ایک نے آپ پر | دوسرے نے گالیان دین بیشتر | وہان سے اوٹھکر بس نبی جیو گھر گئی | صبر فرماکر کے چپکے ہو رہے
بو لہب جو تھا نبی جیو کا چچا | اور حمایت کا وہ حامی تھا بڑا | اپنے گھر جاکر سنا قصہ تمام | مشرکونسے لینے پہونچا انتقام
بو لہب سے عذر اون سنے گیا | اور لگے گھبرانے جملہ مشرکین | بو لہب تازہ ہوا اونکا معین
یہ محمد ہین گے نہایت خوش نصیب | انکی ہو جان ہین محمد اونکی جیب | مطلب اول محمد انکا ہوا | پھر ابو طالب نے یہ منصب لیا
اب ہوا انکا معاون بو لہب | ملکے سب پیدا کرو ایسا سبب | بو لہب ہو جا محمد سے جدا | اور رہی وہ زیست بھر سے خفا
سب نے ملکر مصلحت آپسمین کی | بو لہب کو چاہیے کہنا یہی | وہ کری جاکر محمد سے سوال | ہے ابو طالب کہان اور کیا ہے حال
گر کہے اچھا ہے وہ یہ یون کہے | ہم تری کس بات سے ہین ہو گئے | گر کہے اوسکا ہے زشت حال | بو لہب اوس سے خفا ہوگا کمال
سب نے ملکر بو لہب سے یون کہا | تہا ابو طالب برادر جو تیرا | تم محمد سے کرو جاکر کلام | بس ابو طالب نے کیا پایا مقام
بو لہب کہنے کے موجب ہان گیا | یہ جواب اوسکو نبی جیو نے دیا | بت پرستون کا جہنم ہے مقام | ہے ابو طالب کا بھی وہان ہی قیام

قوت و بازو میرے ہین یہ تمام | ملک کر لونگا سے تم اہی نیکنام | کرتے تھے جسطور یہ عزت میری | یہ کرین گے ایسی ہی عزت تری
یون نبی جیو بولے اے پشتپناہ | مین تو انکار ہر طرح ہون خیرخواہ | راہ حق کی مین دکھاتا ہون انہین | آگ دوزخ سے بچاتا ہون انہین
بولا وہ کیا راہ حق کی ہے کہو | یون کہا تم کلمۂ طیب پڑہو | جانو تم اللہ کو واحد لاشریک | اوسکا پیغمبر مجھے تم مانو ٹھیک
جو نمازین اسکو وہ ہین مشرکین | اوس سے بیشک مجکو ہے سخت کراہش و کین | سنکے اسکو مشرکین بس جل گئے | خشمگین ہوکر وہانسے چل دیے

وصیت کردن ابوطالب باولاد خود بنابر امداد رسول خدا و فهمانیدن رسول خدا برای ایمان

یہ ہوا ثابت ابوطالب کو جب | اس مرض سے مین نہین بچتا ہون اب | مطلب کے آل بلوائے تمام | اور علانیہ یہ کی سب سے کلام
جو کہ آیا ہے یہان جاگا گذر | آخرت کا پیش ہے سبکو سفر | یہ ہے دنیا دار فانی دوستان | ہین مسافر اسمین جو ہین ساکنان
خیر و شر ہے زندگانی تک بہم | ہر کسی سے ہے وہی افضل ترین | لیکن یا دنیا سے جو ایمان و دین
مطلب نے اپنے وقت نزع کے | سونپے تھے مجکو محمد نیک پے | مین وصیت پر کیا اونکے عمل | اور نہ کچھ آئی دیا ہرگز خلل
انکو رکھا مین نے مثل جان و جی | ہر طرح سے مین حمایت انکی کی | کیونکہ انکے تھے ہزارون دشمنان | لیکہ مین تنہا انکا بودم پاسبان
یہ محمد صادق الاقوال ہین | اور مبارک فال نیک افعال ہین | کاہنون سے مجکو معلوم ہو چکا | اور صحائف سے بھی مفہوم ہو چکا
سب پہ یہ غالب ہیگا لیکن ذات | کیونکہ ہین اسکی حمیدہ سب صفات | یہ رہی غالب ہر یک مغلوب ہم | جو غضب اسپر کرے مغضوب ہو
وہ دلیل ہون اسکی جو ہون حاسدان | اور پشیمان اسکی ہوا سکی جو ہون دشمنان | اسکی ہم کرنا اطاعت سرکری | اسکی ہدایتین ہمین ہو برتری
اسکا کون ہو سکتا ہے ہمسے کفیل | یعنے حامی حمایت اور خلیل | بولہب سا کہ حامی ہونگا مین | اسپہ کچھ صدمہ نہ آئی دونگا مین
یون رسول اللہ بولے اے چچا | وصف میرا کرتے ہو لا انتہا | صادق الاقوال جانو ہو مجھے | کیون رسول اللہ نہ مانو ہو مجھے
کیون نہین اسلام تم کرتے پسند | کیون سلاسل شرک مین ہو پابند | کیون نہین ایمان کرتے ہو قبول | بت پرستی ہے یہ ایک کار جہول
تمنی کی مجھپہ بہت جود و عطا | محبہ ہے تمکو کچھ نہین ثمرہ ملا | تم مسلمان اب بھی ہو جاؤ اگر | بدلہ اپنا مین اوتارون سر بسر
کلمۂ طیب پڑہو دلسے پکار | تا مسلمانون مین تم پاؤ اشمار | اور شفاعت کا بھی ہو جا مجاز | بخش دیگا تمکو رب بے نیاز
مغفرت کی تیری مانگونگا دعا | حق تعالی تمکو دی جنت مین جا | یون ابوطالب ہوئے اوسکی مجیب | ابکی ہو جاکر شفا مجکو نصیب
مین کرون اسلام اور دین قبول | جس سے راضی ہو وہ ایشا اور رسول

دعا کردن حضرت برای بخشش ابوطالب و نہی پدر از استدن دعا

یہ بوجہ یون انکو دین نبی جیو کو خبر | حال ابوطالب کا ہیگا تنگ تر | بس نبی جیو آئی ابوطالب کے یہان | ہو رہے تھے وہان اکٹھے مشرکان
بیٹھے اگر بہ سر بالین کے | یوجہا بوطالب سے اب کیا حال ہے | یون کہا اب حال ہے میرا زبون | آگ اک بھڑکی ہوئی ہے اندرون
دیکہکر حضرت بہت غمگین ہوئے | اور تسلی اونکی کچھ کرنے لگے | مشرکون کو پھر نبی جیو نے کہا | تم چلے جاؤ یہانسے گر ذرا
کچھ علیحدہ کہنا ہے انسے کہون | اور اطمینان کچھ اپنی کرون | بولا مشرک تم ہو گو انکے قریب | لیکن انکے ہم ہین مخلص اور حبیب

جب ہوی کی اسکی ہمنے سر ثبت — گر نہ کرتی کہتا ہو کو ست ہیچ ثبت — ہو گئی دس پانچ اور اونکی شمول — کھینچ گیا طرفین کی باتو کا طول

بس ہوا بوجہل ان سب پر خفا — یعنے لاؤ نعم مین جھگڑا مچا — مچ گیا باتو نمین اونکی شور و غل — داخل کعبہ ہوئی وہ قوم کل

شور کی پہونچی ورکوہ مین ندا — یون ابوطالب سے بولے مصطفے — جو اذیت مین ہمارے تھا لکھا

ثبت مہر و نسے ہوا تھا وہ تمام — وہ ہی اب دسمین آ کے مین کلام — اور گئی تحریر اوسکی سر بسر

لفظ للہم ایک باقی رہا — اور لفظون کا نہین اوسمین پتا — جلسیان تعظیم کو اونکی اوٹھے

باتین کرنے مین ہوئے اونکی شریک — یون کہا کہتا ہو نمین اک بات ٹھیک — یعنے بولا سچ اگر ہو داستان

بس لگا بوجہل کرنے قال و قیل — سچ ہی یہ گر معجزہ کی ہے دلیل — کہنے کی موجب بنی جسکے وہ تھا

یعنے اللہم سے تھا جو سوا — ہو گیا تھا محو جو جو تھا لکھا — ہو گئے شرمندہ جملہ مشرکین

اور ہوئے وہ بیحکس اونکی محمد — دیکھکر اعجاز ختم المرسلین — اور ابوطالب کو لائی وہ بس

سات لے آئے وہ اونکی ذریات — پھر وہ کوہ مین گئے وہ بیخبر — سختیان کھینچا کیے وہان سی کمال

بہ درہ کوہ مین ہی تا چند سال

آخرش یہ اپنے گھر مین آ بسے — مشرکین شرمندہ اور رسوا ہوئے

بیمار شدن ابوطالب و طلب میوہ جنت از ختم المرسلین

تھا دہم یہ سال ثبیت نبی — عمر تھی حضرت کی پنجاہ سالگی — مختصر سے لکھتا ہون اسی بیکدر

کچھ ابوطالب کو بیماری ہوئی — طاقت اوسکی جسم سی عاری ہوئی — تھک گئی وہ چلنے پھرنے سے غرض

اونکی پرسش کے لیے آئی قریش — دن بدن بڑھنے لگا اوسکو مرض — بولی مجکو یہ مرض ہی جانستان

میوہ جنت کا ہی اسکا علاج — اوسکی کہانی تھی اخوش ہی مزاج — اونسے منگوایئے میوہ جنتی

سمجھو بوطالب اونکی دلکی تہ — ہی برادرزادہ تیرا جو نبی — تو محمد مصطفے کے پاس جا

میری جانب سی اونمین دیکر سلام — مضحکہ اور امتحان کرنے نمین — وہانپہ تھی صدیق اکبر نشین

اوس نے بوطالب کا پیغام پایا پیام — وہین بوطالب نے ایک کس کو کہا — یون دیا بوبکر نے اوسکو جواب

میوہ جنت ہی برای مسلمین — آیا وہ جس جا تھا ختم المرسلین — دہمنی جو حق تعالی سی کرین

ابتدا سی سب کہا قصہ تمام — اسکی چلچے ہو رہی والا جناب

نہ برای کافرین و مشرکین — میوہ جنت سی وہ محروم ہین

یہ جواب اوسکو سنایا اونسے جا — اسکی ہر ایک اسکو شرمندہ ہوا

آمدن مشرکین پیش ابوطالب بنابر ملاقات کنانیدن رسول ص

مجدہ بہرائی اکدن مشرکین — بولی بوطالب سی وہ اگر وہین — آئی ہم ہو کر کہنے سب کے سب — تم قریب المرگ کی ہو نیک ہو اب

تم محمد سی ہمارا فیصلہ — جیتے جی کر جاؤ گر یہ ہی بھلا — اونسی کہدو ہمسی ہو جاوین وہ صاف

تاکہ آیندہ کو مٹ جاوی فساد — وہ ہو جاوے جو ہی بغض و عناد — اور کہا تم ہو محمد نور عین

تم جو کرتے ہو محمد کو طلب — جان و دل اپنی اوسپر دیتا ہون کب — اور جو ہی تمکو ترائی کا خیال — مین نہین چاہتا ہون ہو قتل قتال
دیتا اوسکا اور لڑنا نہین مجھکو عزیز — چھوڑتا ہون اپنا گھر ہی قوم و وطن — یہ محمد مین میرے گوشہ جگر — ہی حفاظت انکی مجھکو بیشتر
اس لیے کرتا ہون مین ترک وطن — اور اوٹھا ونگا مین صد رنج و محن — اسمین بیشک مال و جان محفوظ ہی — حرمت کعبہ کے بھی ملحوظ ہے
اوٹھکے کہکر یہ جملہ مشرکین — ہوگئے ناخوش اور آمادہ کین — پھر ابوطالب نے سوچے لاکلام — جنگ جو ہونگی یہ ہم سے صعب و تلخ
آخرش یہ ہوگا یہان قتل و قتال — حرمت کعبہ پر آویگا زوال — جو جو تھے کعبہ مین اپنی موشیار — اور رسول اللہ کو لیکر جو یار غار
سب کو وہان کرکے اکٹھے یون کہا — رہنے سے اب یہانکے ہیگا مفسدا — یہانسے اوٹھکر دامن کوہ مین رہین
سب نے اس تجویز کو رکھکر پسند — کوہ مین جاکر بسے یہ دردمند — تاکہ گھس آوین نہان وہ قفتگی
مشرکین پر جب کہ یہ ظاہر ہوا — اور درہ کوہ کر لیا مضبوط تر — ایک ثقیفہ یون کیا محکم رقم
خاندان ہاشمی کا جو کہ ہو — ملکے پہر سینے یہ منصوبہ کیا — ہر طرح سے رلنا ملنا چھوڑ دین
اونکو ایذا دینے کو سمجھین صواب — نسر کون نے کعبہ مین ہو کر بہم — اونکو کہین ہر بلا مین مبتلا
پر سکے قابو تو قتل اونکو کرین — سلسلہ پیوند اونسے توڑ دین — اور رہین اونسے سدا کرتے مسا
اور کرے کوئی اگر اسکی خلاف — اور نہ رکھین اونسے کچھ بیع و شرا — اونمین جا لینے کس خواندہ پیر
لوٹ کر گھر اوسکا کر دین پاک صاف — رکھین اونسے ہر طرح بعض و عنا — کیجیو مت اونسے کوئی بیع و شرا
کر دین مہر بن بنی اوس قرطاس پر — دیتے تھے بازار مین جاکر ندا — داخل کوہ مین تھے جون محصوران
تھے نہایت دشمن دین اور شریر — ہر طرح سے تنگ تھے اسلامیان — صبر فرماتے تھے وہان تا منفذ امم
اوسپہ کرتے تھے جفا یہ پر شر — کرتے تھے کفار صد جور و ستم — اونمین ایک ہشام ابن عمر تھے
بس کمر بستہ رہتے یہ ہمدم — جو و شبقیہ پر کندہ مہر تھی — اور اب دیتے ہین ایذا بیشتر
کہانی اور پینے مین تکلیفین شدید — قوم نے اونسے چھڑائی اونکی گھر — ہونگے جملہ یکسان نیر و زبر
ایکدن گذرا اونہین ایسا خیال — تھے ابوطالب رئیس خوش خصال — ہوسکین دو چار گھڑی اونسے جدا
ظلم یہ اونپر ہی بیحد رحساب — آخرت مین اسکا کیا ہوگا جواب — پنج نوبت کس متفق یہ ہوگئے
ایک دن زہیر ابن امیہ تھا وہان — اوس سے جاکر یہ کہا سب داستان — ظلم کرنے مین نہین ہوتی ہی خیر
جاکرین بوجہل سے تکرار ہم — بولا وہ ہم ذد سے اب ہوتا ہی کیا — اور رہین تمکو رہا خوف خدا
کعبہ مین بیٹھی ہوئی وہ قوم تھی — اوس ثقیفہ سے کرین انکار ہم — مہر کروائین وثیقہ پر بجور
تم جو بوطالب کے دردناب پر — یہ جماعت ہی وہان حاضر ہوئی — اون سبون نے اوسکی کی تصدیق تب
بے حقیقت اپنے کعبہ کو کیا — کرتے ہو جور و جفا اور شور و شر — بوئے وہ سب یک بان ہو کر وہان
پھر تو یون بوجہل ایک سفاک ہے — اور اوسنے اوپہ لائے ہو بلا — جو کہ یہ کہتا ہی یہ سچ ہی بیان
ظلم کرنے مین بڑا بے باک ہے — اور اس بوجہل نے ہم سے بزور — وہ وثیقہ جو ہوا ہیگا لگا — بس لیا بوجہل نے جبراً یہ کا

حمزہ نے یہ یون نبی جیو سے کہا — کھولدون در حکم ہو گر آپکا — صلح پر آیا ہو یہان لاؤن اوسے — اور نہین تو قتل کرڈالون اوسے
بس نبی جیو نے اشارہ کچہ کیا — حمزہ نے در کو کیا آکر کے وا — کہولکر دروازہ حمزہ نے کہا — خیر پر باشر پر آیا ہے بتا
کلمہ طیب پڑہا اوسنے پکار — اور کہا ہو مین مسلمان دیندار — اپنی جاگہ سے نبی جیو بھی اوسنے — صحن خانہ تک قدم رنجہ کئے
پڑ گئے قدمون پہ حضرت کے عمر — اور زبان کی کلمہ طیب سے تر — پہر نبی سے عرض یون اوسنے کیا — مشتہر دین کو کر دیا مصطفے
کیا مناسب ہم پڑہین چھپکر نماز — ہی ہمارے ساتھہ رب نیاز — ہم اگر دس اور مشرک ہون ہزار — ہم ظفر پاوین گے وقت کارزار
مصطفے کرتے زیارت کعبہ کو — چلدیے گھر سے وہ اپنے نیک خو — حضرت بوبکر بس دائین ہوئے — اور حمزہ آپکی بائین ہوئے
رو برو حضرت علی آگے عمر — تھے لیے شمشیر ننگی دوش پر — پیچہے پیچہے تھے صحابہ راست دین — بیچ مین تھے سب کے ختم المرسلین
منتظر یو جہل تہا آوے عمر — قتل کرنے مصطفے کی دی خبر — دیکہا آتی ہی گروہ مسلمین — بیچ مین ہین سب کے شاہ ملک دین
آتی مین گے پیش پیش اونکے عمر — رکہی شمشیر علم وہ دوش پر — مشرکین کو دیکہکر آیا عجب — اور لگے کہنے ہوا یہ کیا غضب
بیجا تہا منہے عمر اک کام کو — ہو گیا برعکس وہ انجام کو — بس طواف کعبہ حضرت نے کیا — ساتہ تہے اصحاب و یاران بر ملا
چہا گیا ہر مسلمین کو کارعاب — ہو گئے سب مشرکین بے آب و تاب — ہو گئی حامی دین کے جب عمر — بس لگے رہنے مسلمان بے خطر
انکی باعث سے ہوئی امداد دین — دب گئی انکی شکوہ سے مشرکین — جانسے تہے یہ نبی جیو پر نثار — انکی کرتے تہے نبی عزو وقار
اور دیا فاروق کا انکو خطاب — یہ تہی فارق کفر و دین کے بیحساب — کفر سے اسلام کرتے تہے جدا — حق نے انکو بس رضی اللہ کہا

آمدن مشرکین بارادہ جنگ پیش ابو طالب و ابو طالب خلنہ گذاشتہ در درہ کوہ قیام کردہ

مجمع ہو کر آئی اک دن مشرکین — یون ابو طالب سے بولے مشرکین — ہی برادر زادہ وہ جو آپ کا — سخت کہتا ہی وہ ہمکو بر ملا
اور کرتا ہی وہ تضحیک بتان — جان تنگ آئی ہین اونسے ہمکنان — یہ نہین معلوم تجکو کیا ہوا — تجکو کچہ غیرت نہین ہی مطلقا
لات و عزا کو بُرا کہتا ہی وہ — اور حمایت مین تری رہتا ہی وہ — ہی مناسب اب محمد ہمکو دو — انکی بدلہ مین جو چاہو ہمسے لو
بدلا دوس سے ہمکو لینا ہی فرو — ہو گئی بدنام ہم نزدیک و دور — اور یہ نامنظور ہو تمکو اگر — باندہ لو ہمسے لڑائی پر کمر
ہو گا بے شبہہ یہان قتل و قتال — کر چکے تمسے بیان ہم حال و مال — حفظ جان و مال گر منظور ہے — دیکہی ہمکو محمد نیک بنے
یون ابو طالب ہوئے اونکے مجیب — بس مقدر کو کرون کہنا یا نصیب — کلکی دن اسکا تمہین دونگا جواب — جو کہ میری عقل مین ہوگا صواب
وہ جو آئے تہے وہانسے چلدیے — اور ابو طالب بہت مضطر ہوئے — مصطفے کو پہر ابو طالب نے وہان — پاس بلوا کر کیا قصہ بیان
یون کہا حضرت ذرای عالیجناب — بے وجہ کرتے ہین وہ مجہپر عتاب — مین کسی کو کچہ برا کہتا نہین — کرتا ہون اظہار جو ہی راست دین
قوم کی خاطر سے تم ہی اب اگر — مجکو چہوڑ دوگے نہین ہرگز خطر — ساتہ میرے ہے جناب کبریا — رہتا ہون لگا مین توکل پر سدا
تنگ ابو طالب نے یہ اونسے کیا — تو جو جاہی کر معاون ہون تیرا — وہانسے اوٹہکر اپنے گہر آئے نبی — اور کہا یارو نسی وہ قصہ سہی
یون کہا سب نے کہ ہم ہین جان نثار — آپکے تابع ہین اے والا تبار — بس جواب آئی وہ لینے بیجا — تب ابو طالب نے اونسے یون کہا

قتل اب اول کرون تجکو ضرور — تاکہ ہو اسلام سے سبکو نفور — کھنچ گئی تلوار دونو مین وہان — آگئے صلح کو مروم درمیان
بعد صلح سعد نے کی گفتگو — جس سبب سے مجھے ہی تو تند خو — وہ سبب گھر ہی ترے موجود ہے — بت پرستی وہان سے سب منقود ہے
بہن بہنوئی پر اپنے کر نظر — ہو چکے ہین وہ مسلمان پیشتر — قتل مسلم سے اگر ہے تجکو کار — سر اوڑا کعبہ کے جوہین نیدر
یہ عمر سنکر بہن کے گھر گیا — بند اونکے گھر کا دروازہ ملا — اوسنے دروازہ پر کہکر انی کان — کی صدا گھر یہ اپنا خوب دہیان
آتی تھی گھر سے صدا خواندگی — دور کرتے تھے وہ دل کی ماندگی — کھولنے کی اوسنے کی دیر بند — بن ارت وہان تھا معلم چھپ گیا
کہوے ابن زید نے اگر کھوا کر — وہ تھا بہنوئی عمر کا نامدار — کھولتے ہی در کے عمر گھر مین گئے — جاکی ہمشیرہ سے اپنی دو ملے
پھر عمر نے بچہ بز کاٹ کر — اور کباب اوسکی بنائی زود تر — ہو چکی تیار سب جسدم کباب — بہن بہنوئی سے بولے یون شتاب
تو ذرا مل کے انہین کہاوین بھلا — بولا وہ ہمکو نہین ہے اشتہا — کھانے کی کرتا تھا تاکید اکید — اور وہ کچھ عذر کرتے تھے سعید
اوسنے ہر چند اونپہ کی جور و جفا — پر رہے صابر وہ دونون باصفا — بہن بہنوئی پہ کی رد و ضرب — خون آلودہ ہوئے دونون یہ جب
باعث انکار کھانے کا یہ تھا — ذبح وہ بکرا عمر نے تھا کیا — شرع مین تفصیل ہی اسکے تمام — دست مشرک کا ذبیحہ ہی حرام
ہو گئی فاروق کو ثابت یہ بات — سعد بن وقاص کا کہنا ہی راست — بہن نے لاچار ہوکر یہ کہا — ہم جو ایمان لائی ہین تو ہی خفا
ہو گئے ہین ہم مسلمان دین پر — یہ نہین چھوٹی گا ہمسے زینہار — سر ہمارے گر کرے کوئی جدا — اب تجون کو ہم نہ چھوڑینگے ذرا
قتل ہو جانا ہمین منظور ہے — پھرنا اس مذہب سے ہمکو دور ہے — اونکی دیکھی اسقدر جب پختگی — بس ہوئی حاصل اوسے شرمندگی
پھر بہن سے پوچھا تو پڑھتی تھی کیا — وہ وظیفہ مجھکو تو لاکر دیکھا — در جواب اوسکی بہن نے یون کہا — وہ ہین آیات کلام کبریا
مین نہ دیسکتی ہون تجکو کلام — دینا وہ ناپاک کو ہیگا حرام — غسل کرکے آویگا تو جس گھڑی — وہ وظیفہ دونگی تجکو اوس گھڑی
غسل کرنیکو عمر آیا برون — غسل کرکے پھر گیا فوراً درون — تب بہن نے آیتین قرآن کی — کی حوالہ اوسکی جو موجود تھی
جب شروع آیات کا اوسنے پڑھا — کرزہ اوسکی جسم پر پیدا ہوا — تین پڑھا آیات کو اوسنے تمام — جانا بیشک ہی خدا کا یہ کلام
کیونکہ فصح اور ابلیغ ہی یہ سب — ہین محمد حق تعالی کے رسول — جو ہوا قرآن کا اوپر نزول
صدق دل سے کلمہ طیب پڑھا — شرط سب اسلام کی لایا بجا — ہو گیا تھا جو عمر سے وہ نہان
اٹھا خباب نے یون اے عمر — دیتا ہون تجکو بشارت نیک تر — پھر ہوا خباب بھی ظاہر وہان — تو مقلب ہی قلوب اے کبریا
ہین جو بوجہل و عمر یہ پیشرو کیون — تیرے باعث سے ہوئے ہین تیری گون — وہ دعا حق مین ہوئے تیری قبول
کلمہ گویان چلدئی وہان سے عمر — اونسے عزت دین کو ہووے حصول — پھر عمر خباب سے بولے وہین — مجکو لیچل تو حضور شاہ دین
اپنے گھر مین تھی رسول پاک یہ — اوسکے باعث سے ہو تجکو مہتری — استانہ بوس ہوئے پھر آنحضر — آکے کہتا کیا در خیر البشر
اور لی شمشیر اپنی دوش پر — دیکھنے کو ایک کس آیا وہان — تاکہ دی دشمن کنان کا وہان
اور تلوار اوسکے ہیکی دوش پر — گر اجازت ہو تو در کو کھولدون — ورنہ جیسا حکم ہو ویسا کرون

ایکدن کوہ صفا پر مصطفےٰ — کرتے تھے تمنا وہان یار خدا — آگیا بوجہل بھی وہان ناگہان — بد سبب دیکھی لگا وہ گالیان
آکے کینہ ور وہان تھی بن خبر عمان کی — اونسے اپنے کمان ہی سب بد و نیک کہا — سخت و سست اونسے بیجا وہان کہا — صبر بیحد وہان نبی جیو نے کیا
آگئی پھر وہانسے کعبہ مین نبی — اور کینہ ور پاس حمزہ کے گئی — جا کیا حمزہ سے اونے سب بیان — کی تھی جو بوجہل نے گستاخیان
اور کہا یہ بھی ہو تم کیسے چچا — تو بھتیجے پر ترے ایسی جفا — فعل آتش ہو گئی حمزہ تمام — اور کہا جب تک نہ لونگا انتقام
کہا نا کہا دین اور نہ مین پانی پیونگا — جب تک بوجہل سے بدلا نہ لون — پھر کیا اگر نبی جیو سے سوال — اور نبی جیو نے کہا جو یہ تھا حال
یون کہا حضرت نے اونسے اے چچا — بدلا لینے مین نہین کچھ فائدہ — آپ دل مین کر لین ایمان قبول — سب سے بہتر ہے یہ اور اصل الاصول
کہتے ہی حمزہ نے وہان کلمہ پڑہا — جا کے پھر بوجہل سے بدلا لیا — جو کہا تھا ویسا ہی جا کر کیا — چند جا سے اوسکا سر زخمی کیا

ایمان وردن عمر فاروق سبب ایمان آوردن اخت خویش و زوج او

لکھتا ہی راوی روایت معتبر — کس طرح ایمان لائے تھے عمرؓ — کیسے خطاب فاروق ہی لقب — منتخب ہی از شجاعان عرب
تھین بعثت تھے یہ از مشرکین — تھی یہ ہم بزم ابوجہل لعین — بعد بعثت کچھ سے تا چند سال — بس رہا دستور سابق انکا حال
بہن اور بہنوئی اونکے سابقاً — ہو چکے تھے وہ مسلمان خفیتاً — پر نہ تھا معلوم انکو اونکا حال — ہو چکی ہین وہ مسلمان نیک فال
ایکدن بوجہل نے باہم کیے — مشرکین مکہ کے جیو نے اور بڑے — ہو گئی جب سب اکٹھے مشرکین — سر گروہ اونمین تھا بوجہل لعین
یون کہا بوجہل نے اے دوستان — ہین مسلمان ہم سبھونکے دشمنان — محمدؐ سر گروہ مسلمین — کہتے ہین وہ ہو نمین ختم المرسلین
اب جو یہ شائع ہوا دین جدید — جانی ہین ہمکو یہ مشرک اور پلید — ہو گیا ہی اونسے ہر گھر مین عناد — ہر گھڑی ہر وقت رہتا ہی فساد
وہ قبیلہ کونسا باقی رہا — اونمین سے دو ایک نہین ہے جہاں — حال یون ہین کر رہا چندی دیگ — جاوینگی بیٹون سے چھٹ مادر پدر
جب سے پکڑا ہی محمدؐ نے ظہور — ہو گئے بدنام ہم نزدیک و دور — بت پرستی ہو گئی عالم سے عدم — گر رہی انکے جمی بہانسے قدم
رحم آتا ہی مجھے ہر شخص پہ — صرف کر سکتا ہون اسپر اپنا زر — لات اور عزا کی ہے مجکو قسم — جو محمدؐ کہدے سر کو قلم
قسم اول اوسکو دونگا سو شتر — اور علاوہ دو مین سو دینار زر — اوس جماعت مین سے یون بولے عمرؓ — مجکو لکھدی تو ضمانت معتبر
مین کرون اب تمام یہ کارگران — مار ڈالون گو کہ مارا جاؤن وہان — دونون اوٹھکر آئی کعبہ مین تبھی — اور بتونکے سامنے تصدیق کی
ملکئی اونکو ضمانت معتبر — ہو گئے فوراً مصلح وہان عمر — چوڑی اک بالشت کی تلوار تھی — ہفت چندہ وہ طول مین خونخوار تھی
کر کے وہ تیغا حمائل چل دیے — قتل جا کرتا ہی کو سب کہدیے — سعد بن وقاص اک اصحاب تھے — راستے مین وہ عمرؓ کو ملگئے
سعد نے پوچھا کہو ہے ای عمر — کیا ارادہ اور جاتی ہو کدہر — یون کہا مین قتل احمدؐ کو لیے — جاتا ہون تا قتل اونکو کیجیے
سعد نے ایسا دیا اوسکو جواب — کب ہی ممکن اسمین تو ہو کامیاب — کیا نہین جانتی ہی اہل ہاشمی — کیا ہوئی اونکی شجاعت مین کمی
اوسکی حامی ہین ملائک اور خدا — اور پاس اوسکے ہین یاران باصفا — دور کر تو اپنے سر سے یہ غرور — ورنہ مارا جا گا وہان تو بالضرور
سعد سے بولا عمرؓ ہو کر خفا — تو محمدؐ سی جو ہے جا کر ملا — اونکی کرتا خیر خواہی ہے جو تو — اور دہکاتا ہی مجکو دو بدو

اور محمدؐ سے جو تمکو ہے عناد — گھر بگھر بوتے ہو تم تخم فساد — تمنے نامعقول کی یہ گفتگو — اور نہ سمجھے تم ہماری آبرو
کون ایسا ہی جہانمین وہ بشر — قتل کرواڈالے وہ اپنا پسر — کیا مجھے سمجھا ہی تمنے بیوقوف — سمجھے سب تم ہو نہایت فیلسوف
قتل میرا تم کرو گوشۂ جگر — اور تمہارا پرورش ہو یہان پسر — تم سہی وہ اور اوس سے تم رکھو کام — حق مین ہر دو کی یہ بہتر ہے تمام
سنکے بوطالب یہ چپکے ہو رہی — وہانسے اوٹھکر اپنے اپنے گھر گئے — سمجھے بوطالب کو حضرت کا محمد — بس لگے کرنے پرورش اوس سے فرمد

ہجرت کردن جعفر طیار و غیرہ با نزدہ کسان زن و مرد بملک حبشہ

گذری بعیشت نبی پر پنج سال — مختصر سا لکھتا ہون مین اوسکا حال — ہوتی تھے اگر مسلمان مرد و زن — کرتے تھے قربان نبی پر جان و تن
آکے جو ایمان کرتا تھا قبول — دشمن جان اوسکی ہوتے تھے جھول — کرتے تھے ملکے نہایت شور و شر — ہر طرح سے اونکا کرتے تھے ضرر
جو کہ ایمان لا چکے تھے چند کس — دشمن جان تھے قریشی اونکے بس — مشرکان مکہ کے پیر و جوان — تھے مسلمانان کو ایذا رسان
جو سہی اونکے مسلمان تنگ تھے — مشرکان آمادہ ہر دم جنگ تھے — عورتین چار اور گیارہ مرد ان — ہو گئے تیار ہجرت کو کسان
جعفر طیار تھا انمین شمول — کر چکے تھے اولاً ایمان قبول — حکم ہجرت اونہی سے چل دیے — خیریت سے داخل حبشہ ہوئے
حبشہ تھا ملک حبش کا تخت گاہ — وہانپہ نجاشی تھا نام بادشاہ — ملت و مذہب مین نصرانی تھا — منصف و عادل تھا اور صاحب شکوہ
رکھتا تھا تاریخ دانی مین کمال — جانتا تھا وہ کتب عرشی کا حال — کچھ تعصب تھا نہی اوسکو نہ تھا — کام سہی کام اپنے رکھتا تھا سدا
غیر ملکی جو کوئی آتا وہان — کرتا تھا توقیر اوسکی ہیکران — یہ بخاطر جمع وہان رہنے لگے — اور صلوٰۃ و صوم یہ کرنے لگے
تھا رواج و مانع نہ تھا انکا کوئی — اور نہ کچھ تکرار ہوتا تھا مذہبی — مشرکان کعبہ نے جب یہ سنا — سنتے ہی غایت حسد سے سر دھنا
بیٹھکر آپسمین کی سنجی صلاح — خون انکا جو گئے ہین ہی مباح — ورنہ جو نا راض ہو گا ہمسے یہان — وہ امن جاکر کے پاویگا وہان
ہی یقین وہان بیٹھکر ایسا کرین — ایکدن یہ ہمسے یہان اگر لڑین — عمرؓ ابن العاص اور عمارہؓ کو — بھیجا اونکو لاوین اونسے جیسے ہو
یہ بھی چلکر حبشہ مین داخل ہوئے — صبح کو دربار شاہی مین گئے — پیش کرکے کچھ تحائف و نذر — عرض کی اے بادشاہ بحر و بر
اند نو خین کچھ ہمارے اقربا — آگئے ہین اسجگہ ہو کر خفا — ساتھ ہمارے اونکو بھیجا دیجیے — بلکہ چشمک اونکو کچھ کر دیجیے
بادشاہ نے اونکو بلوایا وہان — اور کہا کیا حال ہی کہیے بیان — جعفر تیار نے اول سے حال — کہہ سنایا شاہ کو سب حال و قال
ہر دو جانب مین ہوئی باتین بہت — جانے بجا شی نے سب اصل و فروع — یون کہا یہ مذہبی تکرار ہے — وسعت اندازی ہمین بیکار ہے
جعفر طیار کا کہنا ہی راست — اور عمر العاص کی جھوٹی ہی بات — انکو مین ہرگز تمہین دونگا نہین — کیونکہ تم رکھتے ہو انسے بغض و کین
مکہ کو واپس گئے ہر دو کسان — جو کہ لینے اونکو آئے تھے یہان — یعنے عمر العاص اور عمارہ تھے — بے مرام ہو کر وہ مکہ مین گئے
قوم سے جاکر کہا سب اونکا حال — قوم بولے آگیا ہمپر زوال

ایمان آوردن امیر حمزہؓ و زخمی کردن ابو جہل

گذری چھ سن تھی مبعوث نبیؐ — عمر حضرت کی تھی پنجاہ سال کی — بس ہوئے اس سن مین مہاجر واپس — لکھتا ہون کچھ مختصر سی واردات

منتظر تھے واپس آنیکے کسان — یعنے بوجہل ولہب اور دیگران — جبکہ آیا عتبہ پوچھا اوسسے حال — یون کہا ہین گے محمدؐ پر کمال

وہ نہین طامع وہ قانع ہین بجد — اور نہ کچھ اوسکو کسی سے رد و کد — اور نہ ساحر ہی نہ کاہن ہی وہ شاہ — اوسکی ہے ہر دم توکل پر نگاہ

جو محمدؐ پڑھکر سناتے ہین کلام — حوصلہ انسان سے باہر ہی تمام — اس فصاحت اور بلاغت سے پڑیا — اور سی ہرگز نہ وہ ہووے ادا

کرتا ہون تمکو نصیحت اے عرب — گوش دیکے اسکو سن لو سب کے سب — پھر عرض اوس سے نہ تم ہرگز کرو — اور مودب اوس سے تم ہو کر رہو

ہی قیافہ سے مجھے کامل یقین — کوئی بھی اوسپر نہ غالب ہو کہین — وہ ہو غالب اور تم مغلوب ہو — جو ہو عاصب اوسپہ وہ مغضوب ہو

جب کہ عتبہ کا سنا سب نے بیان — ہو گئے سب سنتے ہی حیران و ہان — بعضے بولے ہے وہان پر سحر عام — اسمین جو جاوے ہوا اوسکا غلام

آمدن ابوجہل وغیرہ تردد ابوطالب بنابر فہمائش محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بعد اوسکے پھر ہوا ایک مجمع عام — اور یہ کہی بوجہل نے سب سے کلام — بس مغیرہ عتبہ سے نکلا نہ کام — آئی واپس دونون کے نیل مرام

مشورہ اسمین پھر قایم کیا — ملکے بوطالب سے کہیے مدعا — وہ ہمارے ملت و مذہب مین ہے — اور رئیس شہر ہے وہ نیک بے

پاس ابوطالب کے سب حاضر ہوئے — مدعا دلکا یون کہنے لگے — ہے محمدؐ جو یتیجا آپ کا — چھوڑا اوسنے مذہب ہمارا باپکا

وہ برا کہتا ہی معبودان کو — یوجہل ہم تم جنکو ای فرخندہ خو — کہتا ہی وہ لات عزا کو برا — لعن کرتا ہی بتون پر وہ سدا

جمع ہو کر اونکے سب ہمراہیان — بت پرستون کو وہ دی ہی گالیان — یا تو باز آوی وہ ان باتون سے اب — ورنہ ہم بھی جمع ہو کر سب کے سب

دینگی ہم بھی اوسکے رب کو گالیان — اور جو ہمراہ اوسکی ہین اسلامیان — اونکو سمجھا دو کہ خاموشی کرین — ہم بھی اونسے ہر طرح چپکے رہین

وہ ہین بوطالب نے سرور کو بلا — اور کہا کرتی ہو کیون انکو خفا — درجواب اوسکی پھپھو نے کہا — قوم کا مین چاہتا ہون فائدہ

چاہتا ہون سبکی بھلائی مین کرون — اوکسی کو کچھ اذیت مین نہ دون — یون کہا بوجہل نے تبلایئے — فائدہ کیا ہی یہ مین سمجھایئے

آپ نے فرمایا تم کلمہ پڑھو — بت پرستی ایک قلم تم چھوڑ دو — اور خدا کو وحدہٗ جانا کرو — اور رسول اوسکا مجھے مانا کرو

سنکے یہ کہنے لگے وہ بانکمار — جس سے ہم مانع ہین وہ کہتی ہو کار — دین سابق اپنے کو ہم چھوڑ دین — اور نیا دین آ کیا ہم سر دہرین

اور نیا یوجہ خداوند کریم — کس طرح ہم چھوڑ دین معبود قدیم — جلد یے وہانسے وہ گروہ ہو کر خفا — اور ابوطالب کو بھی کچھ کہا

آمدن کفار پیش ابوطالب و آوردن یک پسر بنابر بتاولہ

بعد اوسکے ایکدن پھر جمع ہو — پیش ابوطالب کے آئی تند خو — ساتھ لائی اپنے اک طفل سعید — نام اوسکا تھا عماره بن ولید

تھا نہایت خوبصورت اور جمیل — سارے مکہ مین تھا وہ ہر کر جمیل — یون ابوطالب سے آکر کے کہا — آپ سے ہے اک ہماری التجا

تم محمدؐ پر جو ہو شفقت حال — دیکھو اسکو بھی یہ کیا ہی خوبحال — اسکے بدلے مین محمدؐ ہمکو دو — اپنی فرزندی مین تم اب اسکو لو

آپ ہماری التجا کیجے قبول — مدعا قلبی ہمارا ہو حصول — ورنہ کردین قتل اوسکو ہیچ — اوسکو ہم لاوین گے اپنے دین پھر

کیونکہ چندی گر رہا یہ حال یہان — لات اور عزا کا مسکن جا کا نشان — اور نہین کوئی رہیگا بت پرست — ٹوٹ جائیگا سب کا سب بند و بست

سنکے بوطالب ہوئے غایت خفا — اور کہا اے قوم تمکو کیا ہوا — عقل اپنے کس جگہ کی تم نے گم — باتین بے عقلی کی جو کرتے ہو تم

اسقدر تھا پشت اور گردن پہ بار | سر اوٹھاتا سجدہ ہی تھا سخت کار | فاطمہ سہراتی فوراً آنکر | پشت سے ٹالی غلاظت زود تر
اپنی کی اونکے حق مین بد دعا | سب کو جنگ بدر مین تہ مرہ ملا | پھینکی وہان حضرت نے مشت خاک کی | ہوگئی اندہی وہ سب ایکبارگی
قتل اکثر کو ملایک نے کیا | فعل بد کی پائی ہر اک نے سزا

فرستادن سفیرہ پیش جناب سرور کائنات بطریق امتحان

ایکدن کفار نے بس مشورہ | بیٹہہ کر یکجا یہ یون باہم کیا | کوئی لیوی اونکا جاکر امتحان | کرتی ہین دعوی نبوت کا جو یہان
ایک کس تھا وہان بغیرہ دوسکا نام | وہ سفر کش اور جہان دیدہ تمام | حاضر ین محفل سے کرکے انتخاب | بہیجا اوسکو پاس حضرت کی شتاب
اور کہا کیجیو کلام اونکی بہ غور | سحر ہی یا ہی کہا سب یا کچہ اور | اوسنے جاکر یہ نبی جیو سے کہا | سننا چاہتا ہون کلام کبریا
پڑہکے بسم اللہ نبی جیو نے تبھی | آیت سجدہ کو آخر تک پڑہی | پھر رسول اللہ سجدہ کو گئے | بس مغیرہ سنتے ہی تہرا گئے
جب اوٹھایا اپنے سجدہ سے سر | چلچلے سے اوٹھکر وہ آئے اپنے گھر | پہنچنے والی گئے پھر اوسکی پاس | بولا وہ قائم نہین میری حواس
رعب پیغمبر کا مجھ پر چھا گیا | مجھ سے کچھ اونسے نہین پوچھا گیا | چھا گیا تمہارا عب اونکا اسقدر | کچھ رہی اپنی نہین مجکو خبر
جب مغیرہ سے یہ سب قصہ سنا | حیرت و غیرت سے غایت سر دھنا

رفتن عتبہ بن ربیعہ بنابر امتحان سرور کائنات صلی اللہ علیہ

بعد چندی پھر ہوا مجمع کسان | جو کہ دشمن تھے تہ کون و مکان | سب نے ملکر ایک یہ تجویز کی | جاوی اک دانا کوئی پیش نبی
طمع دنیا روہ جاکر اونکو دے | اونکا دل اودہر ہی امید پھیر کے | ایک عتبہ بن ربیعہ اونمین تھا | وہ تھا زیرک اور فصیح لاانتہا
بس سفارت مین اوسے تجویز کر | بہیجا اوسکو پاس شاہ بحر و بر | وہ گیا خدمت مین شاہ دوسرا | پاس بیٹہا جاکے وہ کرکے سلام
بیٹھتے مین اوسنے کی یہ گفتگو | یا محمد تم ہو غایت نیک خو | پر تعجب ہی مجھے یہ سر بسر | تم سے خلقت کس سبب ہی ہے خفا
تاکی باعث ہی ہی باہم عناد | تیری باعث ہی ہی ہر اک مین فساد | بادشاہت کی تمنا ہو اگر | تیری ہمراہ ہون کر ہم باندہ کر
چنین کر وہ ملک دلوادین تمہین | تخت پر اوس جا کی بٹہلادین تمہین | گر کسی عورت کی خواہش ہو تجھے | جس جگہہ ہو ڈہونڈہ کر لادین ابھی
مال و زر کی گر تجھے ہو آرزو | جمع کردین ملکے سب ہی تیک و | گر کوئی بیماری ہی تمکو نصیب | لادین تیری واسطے حاذق طبیب
اوسنوا اسکے جو کچھ مطلب ہوا | وہ بیان کر ہم کرین حاضر بفور | ہم کرین سب ملکی اوسکو انصرام | تاکہ یکتا رہو جاوی تمام
درجواب اوسکی نبی جیو نے کہا | انمین سے کوئی نہین مطلب میرا | مدعا قلبی میرا ہے یہ اب | بت پرستی چہوڑ دو تم سب کے سب
اور خدا کو جانو تم ہی لاشریک | انبیا اوسکی ہین برحق او نیک | جان دل سے جانو تم عین الیقین | مین رسول حق ہون ختم المرسلین
میرے پاس آتا ہی جبرئیل امین | لاتا ہی پیغام رب العالمین | یون کہا اوسنے پڑہو تم کچھ کلام | جانب حق سے جو آیا ہو پیام
سورہ حم سجدہ آسے پڑہے | جب مقام سجدہ حضرت نے پڑہا | اوہو جب حکم کی سجدہ کیا | عتبہ ذہبی پھر کیا سجدہ ادا
پھر سجدہ سے پڑہا صلے علے | رخصت ہو کر وہ ہوا سے جدا | قوم سے اپنے وہ آکر کے ملا

بس حیا کی بات ہی یہ بیشتر | مقتدی تیرا بنون مین ای پسر | بت پرستی چھوڑ کر کلمہ پڑہون | اور اطاعت مذہب نو کی کرون
ای پسر اس سے مجھے رکھہ تو معاف | پر مدد کرتا رہونگا تیری صاف | جو تو چاہی شوق سی دارہ وہ کر | کو کر دشمن تیری ہو جان سر بسر
تین بد دہر دم تری کرتا رہون | اور تجھو تہیب کچھ آنے نہ دون

وقتن جناب رسول پر کوہ و دعوت اسلام کردن

ایکدن کوہ صفا پر مصطفے | چڑہکے اوسپر شور سی کی اک ندا | آگئی ہر سمت سی قوم قریش | آومین بیگانہ دیگانہ اور خویش
یون کہا حضرت نی اپنے پیر و جوان | حال میرا تم کرو یہانسے بیان | اک زبان ہوکر وہ بولے سب کے سب | تم جلیل القدر ہو عالی النسب
جانتے ہینگے بخوبی تمکو ہم | صادق الاقوال ہو والا ہمم | کذب و بہتان سی رہے تمکو احتراز | تم جوان صالح ہو غایت پاکباز
سنکے یہ حضرت نی اونسے یہ کہا | کیون نہین کرتی ہو میری اقتدا | مجکو اللہ نی کیا اپنا رسول | تم نبوت کو کرو میری قبول
بت پرستی سی کرو تم احتراز | حکم اوسکا ہی پڑہو ہر کس نماز | جب نبی جیو وعظ وہان کرینگے | دل بیگانے سا مجھنو نکے لگے
بولہب نے اونمین سی پھر یون کہا | یہ بتیجا میرا دیوانہ ہوا | کان مت دو کوئی اسکی بات پر | کیا سنو ہو جاو تم سب اپنے گھر
بولہب کے کہتہی سب چلدیے | بس فقط وہانپر نبی جیو رہ گئے

انداختن چادر سبھے در گلوے رسول اللہ و رہانیدن ابو بکر

دشمن انکے بت پریشان ہوگئے | انکو تکلیفات وہ دینے لگے | مسجد عقبی مین تہے ایکدن نبی | آگیا پیچہے سے اونکے ایک شقی
اونکے اک چادر گلو مین ڈالکر | زور سی اینٹہی شقی نے اسقدر | دم لگا کرنے نبی جیو کا وہان | پہونچکر وہان ابوبکر جیون پذیر زمان
جاکے اوس کافر کو پٹکا بر زمین | اور چھوڑائے اوس سی خیر المرسلین

ضیافت کردن جناب رسول خدا ابنا بر قلیل و آمدن مردمان کثیر

مصطفے نی کہانا پکوا کر قلیل | کی ضیافت مردمان جو تہے جلیل | آئی وہ اور لائی انپر کران | مکہ کے جو جو کہ تہے خورد و کلان
کہانا رکہا لاکے دستر خوان پر | آگئی سب وہان جو تہے امیر اور فقیر | آپ نی اک گوشت کا ٹکڑا اوٹہا | مونہ مین بس اوسکو چبا کر رکہدیا
برکت اوس کہانی مین کی حق عطا | کہا چکے سب اور اتنا ہی رہا | کہانا بکیند ہو گیا صد چند وہان | رہگئے حیران وہ سب بد گمان
دیکہا اون لوگون نے جو کہانی کا حال | وہ لگے سب معجزہ کرنی خیال | بولا یون بوجہل وہان للکار کر | ہو گیا کہانی مین جادو کا اثر
ورنہ کیا ممکن تہا بڑہ جانا طعام | یہ تہین اعجاز جادو ہے تمام | بعد چندی پھر بہی ایسا ہی ہوا | یون بکا یون ہی کہا کیجے رہا
ہوتے تہے حضرت سی صد ہا معجزات | سحر اوسکو کہتے تہے وہ بد صفات

انداختن اوجہ شتر بر پشت و سر دکردن خیر الانبیاء بحالت نماز

کعبہ مین اکدن محمد مصطفے | کر رہے تہے تنہا نماز اوس جا پر | دیکہتا تہا اونکو عتبہ نابکار | چپکا تہا دل مین حسد کا اوسکے خار
عتبہ نی پھر کر کے باہم مشورہ | ایک شتر کا اوجھ وہ لایا اوٹہا | جب کہ سجدہ مین گئے خیر البشر | رکہدیا وہ اوجھ اونکی پشت پر

جب سی راہب سو باشارہ سفر — سن چکے بوبکر تے حال سیر — تب سی زیادہ تر تھا اونپر جانفزا — اور ہوتی تے کبھو اونسے جدا
کر چکے پہلے ہی تے ایمان قبول — ورلیا تھا جان یہ ہینگے رسول — جب کہ اعلان نبوت کا ہوا — وہین بوبکر آئے پیش مصطفےٰ
آتی ہی کلمہ شہادت کا پڑہا — ہوگئے اصحاب ختم الانبیا — اور ہوا صدیق اکبر اونکا نام — پیر ہوئی یہ جانشین خیر الانام
پیر کرونگا انکے قصہ کو رقم — جب لکھونگا رحلت شاہ امم

بجملہ دشمنان جناب رسالتمآب ابوجہل وعتبہ وابولہب زیادہ دشمنی کردند

رہنے والے مکہ کے تے جسقدر — بت پرستی کرتے تے شام و سحر — مرد و عورت سب تے بت پرست — لات اور عزا سی تہا پیوند و بست
لیکے طفلی سے محمد مصطفےٰ — مخترز تے شرک سے لا انتہا — اور کہا کرتے تہے یہ ہر ایک کو — بت پرستی ہی زبون بس چھوڑ دو
اس سبب سی مکہ کے جملہ کسان — تے عدو حضرت خیر الزمان — اونمین سی بوجہل و عتبہ بولہب — سخت دشمن تہے نبی کے یہ سب
اونمین سی بوجہل تہا بڑہکر عدو — مدعی حضرت کا تہا وہ زشت رو — تہا رئیس قوم وہ مردود دین — تنگ تہے بس اوس سے ختم المرسلین
خلق کو سمجہا کے کہتا تہا سدا — وہ کرو ہون تنگ جس سی مصطفےٰ — جسقدر چلتا تہا اوسکا اختیار — وہ بدی کرتا تہا اونسی بیکار
اور نہ تہا بوجہل حضرت کا چچا — رشتۂ جدی مین رشتہ دار تہا — بولہب تہا لیکن عموی رسول — حق مین اوسکی ہوئی بت تہ ذلیل

نزول شدن سورہ مدثر و ایمان آوردن عثمان رض

جب وحی اول یہ گذری تین سال — پیک رب لایا وحی ذوالجلال — اب کرو اپنی رسالت منتشر — جو کہ عرصہ سی یہ ہیگی مستتر
طعن و تشنیع سی کسی کی مت ڈرو — اور نصائح وعظ تم کرتے رہو — اوسی ہوا سورہ مدثر کا نزول — وہ پڑہی جبرئیل نے ہوکر رسول
مردون سی بوبکر لڑکون سے علی — عورتون سی زوجۂ اولی نبی — زید بن حارث غلام مومنین تہے — چارون یہ اول مسلمان ہی ہوئے
پانچ کس نے پیر کیا آ اقتدا — اونمین پہلے اول تہے عثمان باصفا — دوسرے دن چار کس مسلم ہوئے — بوعبیدہ اونمین اول سب سی ہے
تیسرے دن جب ہوا ای نیک خو — وہان ہوئے آکر مسلمان پانچ دو — نام لانا نظم مین مشکل ہی کام — ہوگیا اولیت کا لانغو ہی تمام
اس لیے مین نثر مین لکھتا ہی اب — حاشیہ پر ثبت ہین وہ ناسب — ہوگئی وہان جب مسلمان اسقدر — بڑہ گئی کچہ قوت خیر البشر
کعبہ مین جاکر لگی پڑہنے نماز — دیکہکر جلتے تے مشرک قدر نماز

دعوت اسلام کردن ابوطالب را و منکر ماندن ابوطالب

تہی محمد مصطفےٰ شیرین سخن — بات کرتے تے نہ کوئی دل شکن — کرتے تے سب مدارج کی کلام — پر مخاطب اونسی ہوتا تہا شاکر
اتا جو تعظیم کرتے تے نبی — اور نہ کلمہ دل شکن کہتے کبھی — یون ابوطالب سی مرد نے کہا — بت پرستی چہوڑ دو تم اے چچا
جانو تم اللہ کو واحد لاشریک — ورسول اللہ مجہو تم سمجہو ٹھیک — اور کرو اسلام و دین کی پیروی — تا قیامت مین تمہین ہو برتری
یون ابوطالب نے یہ سنکر کہا — تم جو کہتے ہو صحیح ہی اور بجا — ملت اجداد کیسے چہوڑ دون — رشتہ بہتی کو کیسے توڑ دون
بت پرستی مین ہوا ہون گو فنا — اب بڑہاپے مین ہمون کیسے چال — ہی حیا اور شرم اے نور البصر — حکم ران ہو وی پدر پر جو پسر

پھر لگے پڑھنے علی جیو بھی نماز | مصطفےٰ کی ہو کے ہمراز و نیاز | پھر نبی جیو نے کہا مخفی رہو | جب تلک حکم خدا صادر نہو

بعضے دن رہتے ہین یونہی تین سال | پڑھتے تھے مخفی نماز ین خوش خصال

آشنا ہو شدن مادر علی را و گفتن حال بہ ابو طالب

قبل اعلان نبوت واردات | جو ہوئی لکھتا ہو ین انکی مات | فاطمہ بنت اسد عمہ نبی | زوجۂ بو طالب و مادر علی

اونسے بو طالب سے یون اکدن کہا | جو علی رہتا ہو نزد مصطفےٰ | ہے محمد سب بتون سے بدگمان | چاہتا ہو مٹ جا بتو نکا سب نشان

ملت اجداد کو چھوڑ رہے ہے وہ | لات اور عزا سے مونہ موڑے ہو وہ | بس علی کا مجکو رہتا ہے خطر | یہ کبھی ہو جا نہ اوسکی راہ پر

احتیاط اسکی بہت سی کیجیو | اوسکو اس راہ سے نہ پھرنے دیجیو | لات اور عزا کی عزت ہے قدیم | ہین ہمارے وہ صراط مستقیم

بس ابو طالب نے سنکر یہ بیان | یون کیا ہو سب غلط تیرا گمان | یہ علی میرا پسر ہے نیکنام | بے صلاح میری کریگا کچھ نہ کام

ملاحظہ کردن ابو طالب علی را بمشغول نماز با حضرت مصطفےٰ

اک کنیز بو الفضل عباس کی | لکڑیون کو کوہ کی کہہ مین گئی | کہہ مین دیکھا ہین علی اور مصطفےٰ | کر رہے تھے وہ نماز اپنی ادا

فاطمہ سے یون کنیز کہنے لگی | مصطفےٰ کے ساتھ علی ہے ملگیا | مین نے دیکھا اونکا سب راز و نیاز | دونون کہہ مین ملکے پڑھتے تھے نماز

فاطمہ نے اپنے شوہر سے کہا | کہتی تھی جو مین سو آخر وہ ہوا | سوچتے تھے کسطرح لون امتحان | اسکے بو طالب ہوئی خاموش وہان

دشت مین اکدن ابو طالب گئے | جعفر طیار اونکے ساتھ تھے | دیکھا آگی ہین نبی بھتیجے علی | پڑھ رہے ہین وہ نماز از خود دلی

یون ابو طالب نے جعفر سے کہا | پاس بھائی کے تو ہو جا کر کھڑا | چاہیے بھائی کو بھائی کی مدد | اور نہ رکھنا چاہیے کچھ ضد و کد

ساتھ علی کے ہو گیا جعفر کھڑا | حکم پدری کو کیا اوسنے ادا

انتقال کردن ورقہ بن نوفل و غم شدن جناب پیغمبر خدا را

درمیان کی اور ہوا کی واردات | ورقہ بن نوفل تھا جو نیکو صفات | تھا خدیجہ کے چچا کا وہ پسر | ذکر اوسکا ہو چکا ہے سر بسر

چلدیا ملک بقا کو وہ حبیب | اور ہوئی حق سے ادا جسکی جنت نصیب | وہ رسالت کر چکا تصدیق تھا | اور ایمان بھی تھا پہلے لا چکا

جب سنا حضرت نے اوسکا انتقال | اسکے یہ حضرت ہوئے اونکو کمال | کی دعا مغفرت لا انتہا | حق نے کی اوسپر بہت جود و عطا

ایمان آوردن ابو بکر و ملقب شدن بصدیق اکبر

درمیان کا ایک قصہ اور ہے | گوش دے سب اسکو سن اے نیک دل | تھا ابو بکر محمد دوستدار | کرتے تھے باہم یہ ملکر کاروبار

کچھ نبوت کے نہین آثار تھے | آپ اور بو بکر دونون یار تھے | کچھ نہ تھا ذکر رسالت جن دنون | انمین تھا اخلاص باہم اون دنون

عالم طفلی سے تھے اخلاص مند | ایک کا تھا دوسرا بس درد مند | یعنے یہ ایسمین ہے پشت پناہ | ایک تھا بس دوسرا کیا خیر خواہ

جان واحد تھی کہ گو تھی جسم دو | رہتے تھے باہم یہ ہر دو نیک خو | جمع دونون بیٹھتے تھے ایکجا | ایک کا تھا بس معاون دوسرا

گھر ہو باہر ہو سفر ہو یا مقام | تھے شریک حال ہر دو ذوالکرام | کرتے تھے باہم تجارت بیشتر | بانٹ لین تھے نفع باہم یکدگر

ہر کوئی سمجھی تہا اوسکو معتبر — تہی مستقبل کی دیتا تہا خبر — تہی کتب اکثر سماوی اوسکے پاس — تہا قیافہ دان وہ اور صاحب قیاس
سب بزرگی کے تہی اوسکی تعرف — حال اکثر اوسپہ ہوتہا منکشف — ایکدن اونکی خدیجہؓ گہر گئی — جو جو باتین پیش آتی تہین کہی
بعد اوسکی آخرش کو یون کہا — میرے شوہر کو بتاؤ کیا ہوا — یون خدیجہؓ نے کہا گر ہی یہ رات — وہ نبی ہی جسمین یہ ہووے صفات
وقت فرصت کی بیان لاوے او نہیں — دیکہکر بتلاونگا مین جب تمہین — بی خدیجہؓ نے گئین حضرت کو ساتہ — پاس ورقہ کے کہ جو تہا نیکذات
دیکہتے ہی اپنی جاسے وہ اوٹہا — شرطین وہ تعظیم کی لایا بجا — جو سرایا تہا نبی لکہا ہوا — سو بہوا دنسے مطابق ہوگیا
ورقہ نے اوٹہکر کیا سجدہ اونہیں — اور کہا بیشک رسالت ہے تمہین — جسکو دیکہا تمنے وہ ہی جبرئیل — وہ سدا سے ایک ہی رب الجلیل
ہر نبی پاس آتا جاتا وہ رہا — پاس اونکے وہ وحی لاتا رہا — آتا جاتا وہ رہیگا تیرے پاس — تم نہ ہرگز ہو جیو اوس سے ہراس
جو کہے آکر وہ پیغام خدا — جان و دلسے مانیو اوسکو سدا — تیرے مقدم کا تہا مجکو انتظار — شکر ہی بر آگیا سب کاروبار
جب نبوت تیری ہوگی آشکار — تیرے دشمن ہونگے بیحد و شمار — بس جلاوطنی ہے تجہے ہوگی نصیب — یون مقدر مین ترے ہے اے حبیب
دیوینگے تکلیف تجکو دشمنان — اور بہت ملکر کرینگے سختیان — رہنا تم صابر و شاکر بر خدا — سب کے سب ہونگے پشیمان بیحیا
پہر خدیجہؓ سے کہا یہ اے سہن — تو ہی محبوب رسول ذوالمنن — تو میرے احوال کی رہنا گواہ — یہ رسول اللہ ہین بے اشتباہ
لاچکا ہون اپنے مین ایمان اب — اپنہ کرسکتا ہون قربان جان سب — پہر نبی جیو اور خدیجہؓ آئی گہر — یون خدیجہؓ نے کہا گہر آنکر
جو تمہارا دین ہے میرا ہے دین — ہے نبوت آپ پر عین الیقین — تم بلاشک ہو امام المرسلین — تم بلاحجت ہو ختم المرسلین
تم جو کرتے ہو مجہی بتلاؤ اب — اور جو پڑہتے ہو مجہی سکہلاؤ اب — امر و نہی سے مطلع مجکو کرو — حق تعالی تا کرا لعنی مجہ سی ہو
آپنے کرنا وضو پڑہنا نماز — اونکو سکہلایا بعجز و امتیاز — اور منع بت پرستی سے کیا — اور کہا یہ کار غایت ہے برا
بہول کر کے بہی نہ کیجیو یہ کبہی — اس سے مین ناراض اللہ اور نبی — بی خدیجہؓ نے کہا سب ہے قبول — جو کہ فرمایا ہے تمنے یا رسول
— — بس وضو کر کے وہ پڑہتے تہے نماز — حق سے کرتے تہے بہت عجز و نیاز

ایمان آوردن جناب علی مرتضےٰ بعمر دہ سالہ

اون نون نہی عمر دہ سالہ علی — رہتے تہے موجود وہ نزد نبی — ایکدن بی بی خدیجہؓ اور نبیؐ — پڑہتے تہے باہم نمازین وقت کی
بیٹہتے اوٹہتے تہے کرتے تہے سجود — اور زبانسے پڑہتے تہے وہ اہل جود — دیر تک اونکو علیؓ دیکہا کیے — سامنے اونکے ندیکہی کوئی شے
جب فراغت اوس سے حضرت پا چکے — پہر علیؓ جیو اون سے یون کہنے لگے — کس لیے بیٹہو اوٹہو تے بار بار — کسکو سجدہ کرتے تہے اے نامدار
سامنے کوئی تمہاری بت نہ تہا — شرط خدمت کرتے تہی کسکی ادا — یون کہا حضرت نے سن تو اے عزیز — حق تعالی نے تجہے بخشی تمیز
سجدہ اوسکو کرتا تہا مین بار بار — جو کہ خلقت کا وہ ہے پروردگار — کن کے کہتے ہی کیا جسنے جہان — یادگشت ہر ایک کی ہے اوسکے بیان
بت پرستی ہیگی اک کار خراب — ہے جزا اوسکی جہنم بے حساب — بس بنا کر آپ پہر پوجے اوسے — حرکتا اور حس نہ ہووے کچہ جسے
بہتر ہے اس سے کہ تو توبہ کرے — بت پرستی کا نہ ہرگز نام لے — اونکے دلمین ہوگیا فوراً اثر — نور ایمان ہوئے وہ جلوہ گر

رہنے دو اب پاس میرے تم عقیل | اور عباس ہوئے جعفر کے کفیل | اور علی ہوئے محمدؐ کے شمول | یون کہا دونون نے ہی کو قبول
ساتھ مین عباس کے جعفر گیا | اور علی کو ساتھ لائے مصطفےٰ | صغر سن تھا بس علی کا اون دنون | مصطفےٰ لائے علی کو جن دنون
دونون صاحبزادگان دونونکے گھر | پرورش پانے لگے باکر و فر | پہونچی جب عمر نبی کی تیس سال | ایک راوی نے لکھا ہے ایسا حال
منہدم کفار نے کعبہ کیا | اور نیا اوسکو کیا سر تا بہ پا | اوسکی تیاری مین تھے حضرت شمول | جانتے تھے اوسکی سب فرع و اصول
 | سنگ اسود رکھا اپنے ہاتھ سے | کیونکہ واقف تھے وہ ہر ایک بات سے |

آمدن جبرئیل و آوردن وحی و تعلیم سورہ اقرا و تعلیم وضو و نماز

پہونچا اکتالیس سن کو جب نبی | خود بخود دل پہ وحشت اونکی کم ہوئی | آئی خلوت مین وہ خلوت سی برون | رہنمائی کے لیے وہ رہنمون
پھر نکلے وہ بیٹھنے خلوت کے پاس | کرتی تعظیم اونکی تھے اہل قیاس | گاہ گہ مین گہ حرا مین گہ برون | حق پرستی کرتے تھے حد سے فزون
ایکدن سوتے ہوئے آئے وحی | اوس وحی سے تھے صرف واقف نبی | بعد اوسکی کچھ گیا عرصہ گذر | کچھ نہ آئی سمت اعلیٰ سے خبر
بیٹھے تھے اکدن حرا مین مصطفےٰ | پیر کا دن اور مہینہ رمضان تھا | پاسنہ کو آئی جبرئیل امین | بیٹھے اوس جا تھے جہان سلطان دین
صورت انسان تھے وہ یک رب | خوبصورت خوب سیرت مرحبا لب | پاس اونکے بیٹھکر کے جبرئیل | یون کہا اقرا بسم ربک الخلیل
آپ نے اوسکے کہا یون دم جواب | مین نہین خواندہ ہون کے اعالیجناب | لے لیا آغوش مین اونکو اوٹھا | بیٹھکر کے پیر دہن اقرا کہا
یہ جواب اول اونہین دیتے رہے | مثل سابق کارروہ کرتے رہے | کر چکے جبرئیل جب یہ تین بار | ہو گیا قلب نبی نقشہ نگار
پھر نبی جیؐ نے الم یعلم نلک | سورہ اقرا سی پڑہا وہان تک | مرحبا کہکر اوٹھے روح الامین | اور اوٹھائی وہان سے ختم المرسلین
اور بتائی اونکو ترکیب وضو | اور اوسمین جسقدر ہی شست و شو | پھر پڑہائی اونکو دو رکعت نماز | اور بتائی اونکو سب عجز و نیاز
پیک رب کی جب فراغت کر چکے | دفعۃً اوس جا سے غائب ہو گئے | بس نبی جیؐ کو ہوئی حیرت فزون | سوچتے تھے اپنے دل مین کیا کرون
کس سے مین جاکر کہون یہ تازہ بات | کون تھا وہ اور کیا کیا میرے ساتھ | پھر دہن گذرا نبی جیؐ کو خیال | مجھپہ ہے دیوانگی کا جال ڈہال
یا کہ لپٹا ہے کوئی یہان آکے جن | یا کہ مانت کا ہوا مجھپر اثر | ایسی جینے سے ہے مرنا خوبتر
چڑھ گئے کوہ حرا پہ پر نبی | چاہتے تھے گر کے مر جاون ابھی | پڑ گئی اونکی فلک پر جب نظر | دیکھا وہان پر ہے معلق اک بشر
سر فلک پر پانو اوسکے بر زمین | صورت انسان نہایت خشمگین | یون کہا مین ہونگا جبرئیل امین | یا محمدؐ تو ہے ختم المرسلین
جو کہ اوس دن تمکو بتلایا تھا مین | وہ کیا تبلیغ خدا نے فرض عین | اس طرح جبرئیل رہ رہ کر تے صدا | جب تلک ہو حکم صادر دوسرا
منزلین طے ابھی کچھ تو ہوئین | ہونگی وہ طے اور جو باقی رہین | سنکے یہ آئی نبی جیؐ اپنے گہر | اور خدیجہؓ سے کہا سب سر بسر

رفتن رسول مقبول در قصہ ورقہ بن نوفل باو مان آوردن خدیجہؓ و ورقہ

ورقہ بن نوفل تھا وہان ایک یہودی | تھا خدیجہؓ کا وہ بھائی عم زاد | تھا وہ فاضل اور بس تاریخ دان | عابد و زاہد تھا عالی خاندان
پاس اوسکے تھا سراپا انبیا | حضرت آدم سے لے تا مصطفےٰ | قبل پیدائش سے لیکر تا اخیر | تھا بطرز روزنامہ بے نظیر

ہوگئے پہنچا بغ جنت کو روان | غم ہوا حضرت کو بیحد و گران | چند مہینے بعد حضرت کے بتول | چھوڑ کر دنیا کو کی جنت قبول
پھر لکھونگا اسکی میں تفصیل سب | اکتفا اسپر کیا ہی مینے اب

رسیدن عمر حضرت حبیب بہ بست و شش سال

آگیا بعثت رسالت کا قریب | لکھتا ہون میں حال اے مہکای حبیب | جب نبی پر سال چھبیسوان ہوا | غیب سے کانون میں آئی تھی ندا
یا محمد الصلوٰۃ والسلام | تم پہ رحمت اور برکت ہو مدام | الصلوٰۃ والسلام یا رسول | التجائین سب تمہاری ہین قبول
الصلوٰۃ والسلام یا نبی | تیری امت میں نسار بخشدی | الصلوٰۃ والسلام اے المصطفےٰ | کر دیا مین تمکو ختم الانبیاء
دیکھتے تھے ہر طرف وہ خوش و ماغ | کہنے والی کا نہ لگتا تھا سراغ | اور ملایک تھے لگے آنے نظر | کرتے تھے تسلیم جھک جھک کر بکر
گذرین تھی جس راہ سی خیر الانام | کرتے حجر اور بدر اونکو سلام | پھر لگی ہونے اونمین وحشت فزون | بھاگتے تھے خلق سے وہ سرنگون

بیار ساختن مکان بر کوہ حرا جہت عبادت

بیش مکہ کے تھا اک کوہ حرا | بیٹھتے تھے وہان یہ جاکر مصطفےٰ | وہان بنایا مختصر سا اک مکان | اوسمین وہ رہنے لگے خیر الزمان
اللہ اللہ کیا مکان تھا خوش نصیب | معتکف جسمین ہوئے حق کے حبیب | رات دن اوسمین بندگی کرنے لگے | یا رب العالمین کرنے لگے
آتے تھے عند الضرورت گر کبھی | کچھ ٹھہر کر پھر چلے جاتے نبیؐ | خلق سے نفرت تھی اونکو اسقدر | بھاگتے تھے دیکھتے تھے جسکو گر
رہتے تھے کوہ حرا مین روز و شب | ہر نفس کرتے تھے وہان پر یاد رب | ایکدم خالی نہ تھا اس کار سے | رہتے تھے دلشاد اس تکرار سے
ہر دو دم کرتے رہین تھے لا الٰہ | اور ہر دم چاہتے تھے حق سے پناہ | بے عبادت کے نہ تھا آرام جان | نام حق کا ہو رہا تھا قوت جان
نام حق کا تھا غذا ای جان و تن | عیش تھا اونکو ہر اک رنج و محن | ہر گھڑی رہتا تھا اونکو شوق و ذوق | ہر نہ تھا لحہ بلحہ ذوق و شوق
سال چالیس تک امام المرسلین | بس رہے کوہ حرا مین جانشین | وہ رہے اوس کوہ مین چند سال تک | یاد حق کرتی رہے وہ تا ابد مرتک

پرورش یافتن علی مرتضےٰ بیمن جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم

سال چھبیس اور جیل کے درمیان | ایک راوی کا مین لکھتا ہون بیان | ایک راوی نے روایت یون لکھی | خشک سالی مکہ مین کچھ ہو گئی
تھے ابو طالب نبی جیو کے جو عم | خرچ زیادہ رکھتے تھے آمد تھی کم | تین تھے فرزند اونکے ای خلیل | ایک علی اور ایک جعفر اک عقیل
اور یہ تھے فرزند تینون خرد سال | اور علاوہ اور تھے اہل و عیال | اس سبب سے آئی اونپر مفلسی | کچھ تجارت کی نہ تھی دست رسی
اون دنون عباس سے آسودہ حال | خرچ کم رکھتے تھے وہ نیکو خصال | حال ابو طالب جو حضرت نے سنا | بس تاسف سے نہایت مرد دانا
یون کہا عباس سے حضرت نے جا | یہ فروت ہے بعید ہے ای چچا | تم تو آسودہ ہو ابو طالب ہے تنگ | دیکھکر سنکر ہمین آتا ہے ننگ
کچھ مدد اونکی کرو اس حال مین | پھنس رہے وہ مفلسی کے جال مین | یون کہا عباس نے یہ راست ہے | کرنا امداد اونکی اچھی بات ہے
یون کہا سرور نے ایسا کیجیے | آل کو اب بانٹ اونکی لیجیے | آل اونکی جسقدر ہے اونکے ساتھ | کچھ تو مین یون کچھ تو تم ای نیکذات
وہ دون نے باہم یہ کرکے مشورہ | پھر ابو طالب سے جاکر کے کہا | یون ابو طالب نے فرمایا اونہین | ہے مناسب یہ کہ جو کہتا ہون مین

میسرہ نے یون دیا اوسکو جواب — کیا کہون مین تمسے ای عالیجناب — ہین بلاشک محمدؐ نیک ذات — ہین گے یہ محمود محبوط الصفات
ہوتی تھی اونسے کرامات مین ظہور — کرتے تھے سجدہ اونکو وحش و طیور — دیکھا اونکو جبکہ تھے حجابہ سب — کرتے تھے تسلیم اوسے حجر و مدر
اوسپہ بیمار اونکا ایکدن ہوگیا — کرتے ہی مس اونکی اچھا ہوگیا — رستہ مین بیمار ہوتا کوئی گر — کرتے تھے کچھ اوسپہ دم یہ آنکر
فوراً ہوجاتا تھا اچھا اور توان — کچھ نہ بیماری کا رہتا تھا نشان

عند الاستفسار خدیجہؓ میسرہ حال پیغمبر خدا مفصل بیان کرو

ایکدن کا کیا کرون تمسے بیان — ایک نظر ہمکو پڑا صومعہ وہان — اوس جگہہ پر سب ہوے منزل گزین — اک شجر تھا اوسکی شاخین جھک گئین
ایک راہب یکبار وہان آگیا — اور نبی مجبوبسے وہ یون کہنے لگا — نام تیرا کیا ہے اے والا مہم — راست کہنا لات و عزا کی قسم
لات اور عزا کا یہ سنکر کے نام — ہوگئے اوس سے خفا خیر الانام — آگئے اوسکی مدد کو چند کس — جو کہ تھے صومعہ کے اندر بالتمس
اسطرف تھی قافلہ کے مردمان — اونسے لڑنے کو ہوئے تیار یہان — بھاگ کر وہ سقف صومعہ پر چڑہا — اور کہا یہ وجہ ہوتے ہو خفا
پاس میرے عیسوی تحریر ہے — شان و شوکت اونکی سب تحریر ہے — استفادہ کے لیے پوچھا تھا نام — ورنہ مجکو کیا غرض تھی کیا تھا کام
یہ محمدؐ ہین گے ختم المرسلین — حشر مین ہونگے شفیع المذنبین — یہ نبی بیشک ہین اور فرخندہ فال — ہین یہودی انکے دشمن جان و مال
بعد اوسکے اونسے صلح ہوگئی — اوسنے سب باتین رسالت کی کہی — اور بھی صدہا ہوئی ہین معجزات — پھر کہونگا آپسے اے نیکذات
یہ بیان تک ہین نبی خیر الورا — گرہان کیواسطے ہین رہنما — شوق ہوا سنکر خدیجہؓ کو کمال — تاکہ اونسے ہو کسی صورت وصال

نکاح کردن خدیجہؓ با رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

اپنے دلمین خوب کی اونسے صلاح — چاہیے کرنا محمدؐ سے نکاح — ایک نفیسہ نامی عورت سے کہا — میری خواہش کہہ محمدؐ سے تو جا
میرا کہنا اونسے تو جاکر پیام — تم سے چاہتی ہون نکاح اے نیکنام — اوسنے اونسے جاکے کی یہ گفتگو — ہے خدیجہؓ کی یہ دلسے آرزو
ہے خدیجہؓ کو تمنائے درون — وہ نکاح تمسے کرے ای رہنمون — یون نیا اوسکو نبی مجبوب نے جواب — ہے میرے نزدیک یہ کار صواب
ہے ابو طالب کا اسمین اختیار — مین نہ منکر ہون نہ کرتا ہون قرار — اونکی جو مرضی ہو سو مرضی مری — برخلاف اونکے نہین ہوگا کبھی
پھر نفیسہ پاس بوطالب گئی — گفتگو دونون کی اونسے جاکہی — بس ابو طالب یہ سنکر خوش ہوا — یون کہا یہ ہے مبارک اور بجا
پھر نبی مجبوب کو بلا کر دی خبر — ہو مبارک تجکو اے میرے پسر — اور خدیجہؓ کو بھی کہہ بھیجا تبھی — ہو مبارک تجکو یہ شادی نبی
ٹھہری ایک تاریخ ہوکر ہم صلاح — ہوگیا اک روز دونون کا نکاح — پھر خدیجہؓ اور محمدؐ مصطفے — بس لگے رہنے یہ باہم ایکجا
بی خدیجہؓ جب تلک زندہ رہین — مصطفےؐ نے اور کی وجہ نہین — بی خدیجہؓ کر چکی جب انتقال — کی نبی نے چند روز حزین خوش خصال
چار دختر چار فرزند آپکے — ماریہؓ اور بی خدیجہؓ سے ہوئے — قاسمؓ ابراہیمؓ طیبؓ طاہرہؓ — زینبؓ و کلثومؓ رقیہؓ فاطمہؓ
عالم طفلی مین یہ چارون بسر — کرگئے فردوس اعلے کا سفر — اور رہین باقی یہ چار دختران — کی نبی مجبوب نے اونکی شادیان
زینبؓ عمر العاص سے عثمانؓ سے دو — مرتضےؓ سے فاطمہؓ اے نیک خو — سارے حضرت کے فرزندان سب — اور ہر سہ دختران عالی نسب

سال بستم مین نبی والا تبار — اور ابوبکر اونکے تھے جو یار غار — متفق ہوکر تجارت کے لیے — مصر کے جانب کو سرور چل دیے

ایک ملا دہرہ بانعام رسد — اوسمین ایک واقع تھا بیری کا شجر — سایہ مین بیری کے جا بیٹھے نبی — ٹہنیان اوس بیری کی جملہ جھک گئین

کرتی تھی ہر شاخ جھک جھک کر سلام — مرحبا کہتے تھے یا خیر الانام — دور سے دیکھا جو راہب نے یہ حال — آکیا صدیق اکبر سے سوال

کون ہے یہ اور ہے کیا نام و نشان — اسکی کر تصریح سب مجھ سے بیان — بولے یون بوبکر ای فرخندہ پے — یہ محمد ابن عبد اللہ ہے

ہین قریشی مکہ کے ہی بود و باش — اور تجارت پر ہماری ہے معاش — مال لیکر مکہ سے آتے ہین ہم — بیچنے کو مصر کو جاتے ہین ہم

بولا وہ بوبکر سے اے ہمنشین — یہ محمد ہین گے ختم المرسلین — جو کہ عیسے نے بتائے تھے نشان — سبکے سب ہین انمین موجود و عیان

اس شجر کے بیٹھنا سایہ تلے — یہ نشان بھی حضرت عیسی کہ گئے — اور ظاہر یہ بھی ہے اے باوقار — ہوگا تو انکا بلاشک یار غار

تجکو انسے انسی ہو تجکو مدد — بس یہی مرضی ہے اللہ الصمد — سنتے ہی بوبکر اوسکو خوش ہوے — جان نثاری آپ پر کرنے لگے

دل سے کی اونکی رسالت کو قبول — بت پرستی سمجھے وہ جہل و فضول — کہنا راہب کا ہوا عین الیقین — اور کہا انکا جو دین میرا ہے دین

بیچ ڈالا مصر مین جاکر وہ مال — اوس تجارت مین ہوا نفع کمال — خیریت سے واپس آئے اپنے گھر — برکت اونکی ہوگئی مشہور تر

ملکیون مین تھا تھا باہم فساد — ہوگیا اس سال مین دفع عناد — جمع ہوکر یون حلف سے یہ کہا — پھر نہ آیندہ کو ہو کچھ مفسدا

رکھا نام اس سال کا حلف الفضول — دور ہوا ہر ایک سے بغض و فضول — قوم مین یہ قصہ مین خبر تا زندہ تر — گوش زد ہوتے مین نبی کے بیشتر

جا گئی مین سو ذیین اکثر ملک — کرتے تھے اونکی زیارت دور و نزدیک

رفتن حضرت رسول خدا ہمراہ مال خدیجہ بنابر تجارت بہمراہی میسرہ غلام خدیجہ

پہونچے پچیس سال کو خیر الانام — زہد اونکا ہوگیا مشہور عام — اور دیانت اور امانت انکی سب — جانتی تھی ساکنہ ملک عرب

اور صلاحیت کی اونکی دھوم دھام — پہونچی عربستان سے تا ملک شام — ایک خدیجہ نامی تھی مکہ مین زن — خوبصورت تھی نہایت سیم تن

تھی نکاح اوسکی اگر خواستگار — وہ پسند کرتی نہین تھے زینہار — تھی نہایت ہوشیار اور مالدار — کرتی نگرانی سے اپنا کاروبار

کرتی تھی پیشہ تجارت کا سدا — بھیجتی تھی مال اپنا جا بجا — تھی کسی ایسے کی اوسکو جستجو — ہو دیانت دار صالح نیک خو

ہو تیرک نفع کی وہ خوش خصال — یکبارگی اوسکے ذہن مین خطر شہ نبی — اونمین تھی موجود یہ صفتین سبھی

اونکو بلوا کر مقرر کر دیا — گذری اوسکے ذہن مین جاکر وہ مال — ساتھ اونکے کر دیا وہ نیک نام

تھا تجارت مکہ کا جو ضابطہ — میسرہ نامی تھا اوسکا اک غلام — ہر طرح محفوظ رکھے مال کو

کر دیا اوسکو نگہبان مال پر — تاکہ رکھے نیک و بد کی سب خبر — اور کرے اگر بیان سب حال کو

بیچ ڈالا مصر مین جاکر کے مال — اور ہوا حاصل اونمین نفع کمال — بیچ کر وہ مال مکہ کو ہٹی — متصل مکہ کی جلدی آگئی

تھی خدیجہ غرفہ مین بیٹھی ہوئی — دیکھا اپنا قافلہ آتا سبھی — سایہ افگن اونپہ ہین دو جانور

دیکھا اوسکو بہت آیا عجب — آتے دیکھا ایک طرف خیر البشر — اصل و نفع لا خدیجہ کر دیا

دیکھکر نفع نہایت خوش ہوئے — خیریت سے آئے حضرت مصطفے — گوش زد ہوا اوسکو سفر مین جو ہوا

مرحبا اور آفرین اوسنے کہے — میسرہ کو پھر بلا کر یون کہا

منتظر مقدم کارواں تھا سدا — دیکھئے کس دن آوین مصطفےٰ — آتا تھا اوس راہ کو جو قافلہ — دیکھتا تھا اوسکو وہ جا کر صدا

جب نہین پاتا تھا اوسمین وہ نشان — ہوتی تھی مایوسی اوسکو بیکران — آگیا اک روز یہ بھی قافلہ — حسب عادت دیکھنے کو یہ چلا

باہر آکر دیر سے دیکھی یہ کیا — قافلہ پر نور ہے چھایا ہوا — اور وہ ٹکڑہ ابر ہی سایہ فگن — بر سر محبوب رب ذوالمنن

ہو گیا تب اوسکو یہ کامل یقین — اوسمین ہی محبوب رب العالمین — اوسنے آکر قافلہ مین یہ کہا — میرے تم ہر ایک ہی ہو ایک التجا

مین ضیافت کرتا ہون ہر ایک کی — شکر کہانا کھاو گھر میرے سبھی — ہر کسی نے کی ضیافت کو قبول — جو کہ تھا اوسوقت ہمراہ رسول

کھانا کھاتے وہ راہب کے گھر — اور نہ آئے وہ رسول نامور — اونکو چھوڑا آئے حفاظت مال پر — اونسے زیادہ تر بنایا معتبر

دیکھا بس راہب نے اوس مجمع کو آ — وہان نہ پایا نور ختم الانبیا — جب فلک پر خوب غور اوسنے کیا — جامی سابق پایا نکڑہ ابر کا

اوسنے حیران ہو کے اون سب سے کہا — آگئے سب کوئی باقی نہ رہا — یون کہا راہب نے اے والا ہمم — ایک محافظ امر کا چھوڑا ہے مین نے ہم

طلب داشتن رسول خدا از مقام فرود گاہ

در جواب اوسکے وہ بولا وہی شعور — اوسکا ہونا یہان ہے واجب اے فرد — ہیجکا اک کس کو بلوایا اونہین — باس ابو طالب کے بھیجا یا اونہین

پر تو وہ نور اوسکے گھر مین آگیا — اور وہ ابر نور اگر چھا گیا — ہو گیا روشن تمامی اوس سے گھر — جھک گئی سجدہ مین سب دیوار و در

ہو گیا آتے ہی راہب کو یقین — یہ بلاشک ہینگے ختم المرسلین — حاضر جو کچھ تھا لاکر رکھدیا — سنتے خوش ہو کر کے کھایا اور پیا

پھر ابو طالب سے راہب نے کہا — کسکا ہے فرزند یہ مہر لقا — یون کہا اوسنے یہ ہے میرا پسر — بولا راہب ہے یہ طفل بے بدل

آپکا فرمانا ہے یہ سب غلط — تم صرف اوسکے معاون ہو فقط — یہ ہے ختم المرسلین صاحب وقار — اسپہ ہے مہر نبوت آشکار

بس قمیص اوتارا اوتر ایا وہان — مہر تھی دونون کتف کے درمیان — مثل سیفہ گوشت تھا اوبھرا ہوا — کلمہ یا ایک اوسمین تھا لکھا ہوا

بس مما سل اوسکو تھا سیاہی قلم — دست قدرت سے تھا وہ نقشہ رقم — دیکھکر راہب نے بس جو ماجرا — اور کہا نا یا مین ڈھونڈھون تجھے

شکر کرتا تھا وہ حق کا بیشتر — کہتا تھا یا یا مین محنت کا ثمر — پھر ابو طالب سے یون اوسنے کہا — ایک نصیحت کرتا ہون سنے ابا دنا

یہ تیرا نامور — یہ بلاشک ہے نبی خیر البشر — شام کو ہرگز نہ لیجانا انہین — گو کہ نفع یا کہ ہو نقصان تمہین

ہین یہودی اسکے دشمن صد ہزار — شام مین رہتے ہین اکثر نابکار — اس نصیحت پر کرو گر عمل — تجکو کچھ ہرگز نہ پہونچیگا خلل

مصر مین جاکر ابو طالب نے تب — بیچ ڈالا مال اپنا سب کا سب — وہان ہوا نفع اونہین حد سے زیاد — ملکر مین واپس وہ آئے نیک و شاد

شام کی جانیکو بس سمجھا فضول — نصر مین جب ہو گیا مطلب حصول — بس ابو طالب یہود ون سے سدا — مصطفےٰ کو رکھتے تھے اونسے خفا

تا یہودون سے نہ کچھ پہونچے ضرر — اور نہ بدخواہون کے لگ جاوے نظر — پھر ابو طالب جو کرتے تھے سفر — چھوڑ جاتے تھے رسول اللہ کو گھر

لیکر وہ ہمراہ زبیر عباس کے — ایک دو دفعہ سفر کو ہین گئے

رحلت جناب رسول خدا بسفر مصر ہمراہی ابو بکر و نشان دادن راہب ختم المرسلین

سال ہفدہ جب نبی پر ہوا — کتبے ہین نوشیروان بس مر گیا — اور گذری ادنیس سال جب — مر گیا بس خسرو پرویز تب

مین محمد جو کہ یہ صاحب تمیز — جان ہی مجنون تمامین انکو عزیز — رہگئے ہین یہ کہ یہ طفل صغیر — کون اونکا ہوسکے گا دستگیر
جان و دلسے مین رہا انکا وکیل — تم مین ہے کون اسکا ہوتا کفیل — بولے بے ار نہین ہے ایسا کہا — مین کرونگا شرط خدمت کی ادا
اسکا دل میلا ہونے دون کیونکے ہو — دون کہون یہ دون کے گر رہا تمکو — اور خصارون نے ایسا ہی کہا — یہ ابیطالب وہان چیکا رہا
مطلب ہی سنکے چپکے ہو رہی — دلمین اپنے چپکے سے سوچا کیے — پھر نبی جیو کو بلا کر یہ کہا — کسکو سونپون تمکو اے خیر الورا
آپ نے فرمایا اوسکے در جواب — مجکو بوطالب کو سونپو اے جناب — آئے بوطالب وہان حسب الطلب — کر دیا تفویض اونمین عالی نسب
اون دونون تھی عمر عشرت شعار — رہگئے بیچارے جب خیر البشر — لیگئے بوطالب اونکو اپنے گھر
سر کہ ری رکھنے لگے وہ اونکو پاس — اور نہونے دیتے تھے اونکو اداس — اونسے بوطالب کو تھی الفت کمال — ہر گھڑی رکھتے تھے وہ اونکا خیال
ساتھ مین کہانا کھلاتے تھے اونمین — پاس اپنے سلاتے تھے اونمین — چین پڑتی تھی نہ اونکو آپ بن
گر کہین جاتے پیادہ یا سوار — ساتھ ابوطالب کے احمد مجتبےٰ — رکھتے تھے بیحد تسلی لا انتہا
عشق کا جذبہ تھا دونونمین توام — عاشق و معشوق تھی دونون بہم — ایکدم کو بھی نہوتے تھے جدے — دونون بیٹھے رہتے تھے ایک جا ملے
ڈھونڈھا جاتا تھا جو نکا گر کبھو — کرتے تھے لاحول حضرت دیو کو — جاتا تھا جو نمین بوطالب اگر — چھوڑ جاتے تھے نہین وہ اپنے گھر
سب جو نمین جو بڑا بت تھا جلیل — دیکھکر اونکو گراتا منہ کے بل — اس سبب ہی یہ کیا تھا بند و بست — تا نہ دشمن انکی ہو جائے پرست

حال سال سیزدہم کہ جناب سرور کائنات ہمراہ ابوطالب بسفر مصر رفتہ

سال آیا جب نبی پر تیرہوان — اسطرح سے اوسکا لکھا ہی بیان — تھے ابوطالب نبی جیو کے چچا — کرتے تھے پیشہ تجارت کا سدا
اون جو نون مال تجارت جمع کر — چاہا اونسے شام کا کرنا سفر — تا صعوبات سفر سے تم بچو
مجکو ہر چند ہی جدائی تیری شاق — یہ مجبوری آہوا ہے اتفاق — یہ جو کہتی ہو نہین مجکو قبول
تم جہان جاوگی جاونگا وہان — ایکجا ہمامین جیونگی ہونگی کہان — مین نہین رہنے کا گھر پر تم بدون — ہے جدائی ایکی مجکو زبون
جب ابوطالب نے دیکھا اوسکا حال — حد سے زیادہ اوسکو ہی رنج و ملال — ساتھ اپنے کر لیا اونکو سوار — تا نہ آزردہ ہو یہ عالی تبار
ہو گئے مجمع تجارت پیشگان — مصر کے رستہ ہوئے جملہ روان — سایہ افگن تھا جو ایک ابر دیم — ساتھ رہتا تھا وہ محبوب کریم
چلتے ہی اونکے وہ ٹکڑہ چلدیا — سر پر اونکے سایہ گستر تھا سدا — ایک دو منزل رہی تھی مصر جب — قافلہ ایکجا پہ اوترا اسکا سبب
وہان یہ ایک معبد کفر تھا اوسکا نام — بیچتا تھا اوجا رستہ مصر و شام — ایک بحیرا راہب اوسمین رہتا تھا
تھا وہ راہب کاہن و حبر شعور — ڈھرہ تھا ایک و ہا نیہ صد ہا کا — اور کتب عرشی یہ رکھتا تھا عبور
اور تھا سایہ جسم لطیف — ثبت ہوا مہر نبوت بیخلاف — اوسکو پیدائش نبی کا علم تھا
اونکا مکہ سے جانا مصر کا — یہ بھی اوسکو پہلے سے معلوم تھا — اور بھی جملہ علامات نبی — یہ سب اوسکو جا سے معلوم تھی
تھا اسی باعث سے وہان جا دہ نشین — ابتدا سے صدہا مین تھا رقم — آوینگے ایکدن نبی کریم تھا علم
آوین گے اس رہ کو ختم المرسلین — رکھتا تھا سامان خورش کا وہ سبب — ہر ہان مصطفےٰ محبوب رب

بعض لکھتے ہین نبی جی کا یہ حال — گھر حلیمہ کے رہے یہ چار سال — بعض لکھتے ہین حلیمہ چند بار — لائی اپنے ساتھ مین وہ شہریار
آمنہ نے اونکو واپس کر دیا — مکہ کی تھی وہ نون باقص ہوا

فوت شدن مادر رسول کریم و پرورش کردن عبد المطلب ام ایمن کنیز

لکھتا ہون حال رسول نکیذات — طفل ہین ہین کیا گیا گذر یہ حادثات — بسط سے پرورش اونکی ہوئی — سرپرستی اپکی بس کس نے کی
ام ایمن آمنہ کی تھی کنیز — تھی وفادار اور نہایت باتمیز — آمنہ کا گھر کا کرتے کاروبار — اور نبی جیو پر تھی غایت جانفشان
ایک گھر مین رہتی یہ تھیں سدا — آمنہ کے تھے مدینہ مین قریب — گھر ملنے کو اوس جانوس نصیب
ام ایمن اور رسول محترم — ایک سواری مین بیٹھے ہو کر بہم — سر پر انکے ابر کا سایہ رہا — روز ہو لو دی سے تھا چھایا ہوا
ایک مہینے تک مدینہ مین رہی — بعد اوسکی پھر یہ مکہ کو چلی — ایک منزل وہان تھی دارالامان — وہان ہوئی شب کو فروکش آمنہ
ناگہان کچھ ایسی بیماری ہوئی — دم کے دم مین آمنہ فوت ہو گئی — عمر اونکی اوس وقت تھی ہفت سال — آمنہ کا ہو گیا جب انتقال
رہ گئے وہان ام ایمن اور رسول — بس ہوئے اس حادثہ سے وہ ملول — کی بہت اوس جا پہ زاری اور بکا — پر مقدر کا مٹے کیونکر لکھا
عرض کی ملکوت نے رب الجلیل — بے پدر مادر رہا تیرا خلیل — حکم ہووے اپکا گر ہمکو اب — پرورش اوسکی کرین ہم جا بجا
اس طرح حق سے ملا اونکو جواب — مین کفیل ہون اوسکا بیحد و حساب — پیر ہوا تسکین دہ اونکا خدا — اور کہا راضی ہون جو حق کی رضا

دفن کردن آمنہ مادر رسول مقبول در اثنار راہ مکہ و مدینہ

کر دیا تدفین و تکفین اونکو وہان — ہو گیا تنہا انتقال اونکا جہان — ہو چکی میت سے جب اونکو فراغ — چل دیے مکہ کو وہ عالی دماغ
ام ایمن اور محمد مصطفےٰ — پہونچے جب بکا پہ روئے زاری بکا — آمنہ کو یاد کر کے بیبیان — رونی تھیں اور کرتی تھیں آہ و فغان
مطلب رو رو کے کرتے تھے بیان — بے پدر مادر رہا یہ طفل یہان — ام ایمن کو بلا کر یون کہا — پرورش کرا سکی تو اے باوفا
آمنہ کی جاے پر تجکو کیا — مثل مادر کرنا خدمت کو ادا — مطلب اول سے بھی ہے سرپرست — اب لگے زیادہ یہ کرنے بندوبست
ام ایمن مثل مادر کے سدا — کرتی تھی خدمت رسول مجتبےٰ — گھر مین باہر مین رسول ذوالکرام — ہر گھڑی ہر لحظہ رہتی شاد و کام
ام ایمن تھی کنیز مصطفےٰ — خط آزادی کا اوسکو لکھ دیا — زید حارث سے نکاح اوسنے کیا — ایک پسر اوسکے اسامہ ہو گیا
حال اوسامہ کا کرونگا بیان — لکھونگا جب جلت خیر الزمان

فوت شدن عبد المطلب و پرورش یافتن حضرت نزد ابو طالب

مطلب تھے جد امجد آپ کے — پرورش کرنے مین گویا باپ تھے — تھی نہایت پیر مرد اور خوش خصال — عمر سن اونکی تھی اکیسو بیس سال
ایک مرض ایسا اونھین عارض ہوا — اونکی کی ہر چند دارو اور دوا — پر نہ کچھ تدبیر آئی اونکو راست — زندگانی سے ہوئی بس اونکو یاس
جمع کر کے اپنے سب اہل و عیال — یون کہا ہے زندگی میری محال — اور مرض نے کر دیا مجکو نحیف
یہ جو عارض ہو رہا مجکو مرض — موت کا ہے یہ مرض بیشک غرض — زندگی کا کچھ نہین اپنے خیال — پر رہی ہے مجکو ایک حسرت کمال

ہوگیا سامان عجائب کا سب | خیریت سی ہونگا مین موجود اب

مشورہ کرون حلیمہ دایہ از شوہر خود بابر رسانیدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را نزد عبد المطلب

جب حلیمہ نے سنایہ حال سب | اور باتین بھی بہت دیکھین عجب | اور لگی ہونے عجائب واردات | دیکھکر گھبرائی حلیمہ بیکفات
اپنے شوہر کو بلا کر کے صلاح | ذات احمد سی ہے گو ہمکو فلاح | ہی مناسب انکو اب پہونچاونگہ | ہوگیا کچھ اور پر اانیر اثر
خوف ہی مجکو نہ کچھ ہو جاوے نہین | تر مساری مطلب سے ہونگے نہین | یون کہا شوہر نے بہتر ہی یہ بات | لیچلو مکہ مین انکو اپنے ساتھ
آمنہ اور مطلب کو سونپ دے و | تاکہ ہر ایک اونہین سے دلشاد ہو | متفق دونون ہوئے اسباب پر | لیچلو مکہ کو انکو زود تر

روانہ شدن حلیمہ مع جناب رسالتمآب و گم شدن از اثنا راہ و باز یافتن و رسیدن در مکہ

مکہ کو چلدی حلیمہ نیک خو | ساتھ لیکر سید کونین کو | گھر حلیمہ کے رہے یہ چار سال | صاحب اقبال اور فرخندہ فال
روز دیگر ہو پہنچی مکہ کے قریب | ایک جاگہ پر یہ ٹھہری خوش نصیب | تاکہ اوس جا پہ تبدیل لباس | اور کہا وین ہوین جو کچھ ہیگا یاس
سو چکے اور تری سوار ہوئے وہین | اور کجاوہ مین تھے ختم المرسلین | بعد تھوڑی دیر کے دیکھے ہی کیا | وہ کجاوہ مین نہین خیر الورا
ہر جگہ پر ڈھونڈھتی پھرتی وہ لگی | یہ نہ دی اوسکی کہین ہرگز ملی | روتی تھی اور ڈھونڈھتی تھی جا بجا | پر نہین لگتا تھا ہرگز کچھ پتا
گاہ گاہ روتی تھی کبھی بیٹھتی تھی سر | اور زبان سے کہتی تھی یہ بسر | یہان تو آیا ہی نہین کوئی بشر | کون مجکو لیگیا ہی اے پسر
ڈھونڈھنے سے ہوگئی لاچار جب | مطلب سے کہکے بھیجا حال سب | جبکہ پہونچی مطلب کو یہ خبر | گم ہوا رشتہ سے وہ گوشہ جگر
سنتے ہی اسکو وہ بس گھبرا گیا | اور لگا کہنے الٰہی کیا ہوا | ساتھ اپنے لیکے وہ چند جن سے آ | جستجو کو اوسکے نکلا نامدار
دشت مین پہونچا وہ فوراً ناگہان | ڈھونڈھتا پھرنے لگا ادہر اودہر | ایک شجر آیا نظر اوسکو وہان | فرحتا فزا تھی نہایت اوسکی چھان
بیٹھا دیکھا وہان پر ایک شیخ | خوبصورت خوب سیرت بے نظیر | پوچھا اوس سے کون ہو اور کام کیا | تم کہان سے آئی ہو اور کام کیا
یون فصاحت ہی دیا اونکو جواب | قوم ہی میری قریشی اے جناب | او میرا خاندان ہے ہاشمی | ہی ریاست گھر ہماری دائمی
ہون محمد ابن عبد اللہ کا | اور عبد المطلب ہے جد میرا | ہی حلیمہ دائی میری نکلا ذات | سعد سے یہ آیا ہونگا اونکے ساتھ
یہ نہین معلوم دایہ ہی کہان | کون لایا کسطرح آیا ہے یہان | مطلب سنکر نہایت خوش ہوئے | ڈھونڈھنے نکلا تھا جسکو پا گئے
سنتے ہی مطلب نے گھوڑے سے اوتر | لے لیا آغوش مین وہ سیمبر | اوسکی پیشانی کو اونے چوم کر | یون کہا مین مطلب ہون اے پسر
مطلب نے پھیر لیا چھاتی لگا | اور فرمایا کہ اے مرحبا | ساتھ اپنے کر لیا اوسکو سوار | آمنہ کی گھر وہ پہونچا نامدار
آمنہ کو دیدیا پھر وہ پسر | اور کہا یہ ہی تیرا نور البصر | لے لیا اوسنے اوٹھکر اوسے آغوش مین
گاہ گاہ پیشانی کی چومی تھی سر | گاہ گاہ ٹہلاتی تھی ادہر اودہر | گاہ رخ چومی تھی گاہ مونہ پر | گاہ لیکر گود مین کرتی تھی پیار
آگئی دایہ حلیمہ بھی وہان | اور کیا اوسنے گذشتہ سب بیان | وہ رہی تا چند دن وہان مہماندار | جاذبی گھر کی وہ ہوئی پھر خواستگار
دیکے انعام اوسکو رخصت کر دیا | پاس ماں کے ہوگئے وہان مصطفے | چھ برس تک گھر حلیمہ کے رہے | بعد اوسکی پاس ماں کے یہ گئے

راہ مین ہستی تہین مجھے وہ عورتین
کیون نہین یہ بھی ہمارے سایہ تلے
الغرض مکہ مین ہم وارد ہوئی
جست و جو مین گھر بگھر پھرنے لگی
لیکے طفلان کو ہوئین وہ جمع شاد
مین ہی اس فیض سے بس نامراد
بس وہین ایک شخص نے آکر کہا
کیون ہی حیران مطلب کے گھر تو جا
اوسکے یہان موجود ہیگا ایک گہر
خوبصورت رشک فرماے قمر
ہے شہنشاہ دو عالم سرور
ہے وہ ختم الانبیا عالی گہر
کہنے والی نے کہا تھا مجھسے جو
اوس سے بڑھکر پایا مین لوگون کو
لینے جہانی سے لیا اوسکو لگا
تیسرے روز دنیا سے چلا
اپنے شوہر سے کہا مین سب یہ حال
اسکے وہ ہمدان ہوا فرخ خصال
رحمت و برکت ہی بس اسپر عیان
اسکا ہوویگا مطیع سارا جہان
ہر کسی کے پاس اک مولود تھا
پاس میرے تھے محمد مصطفےٰ
کوئی بھی لگاتا نہ اوسکا کرتا تھا
سب ہی آگے چلتا تھا وہ دلربا
ہو گئی لیکر مین بتی کو اونچ گھر
نور سے روشن ہوئے دیوار و در
اور ملک اوسکو جھلاتی تھی مدام
اور قمر سے ہوتی تھے وہ ہمکلام
دائین بیان میری لیتے تھے نبی
بائین کو منہ مین نہ لیتے تھے کبھی
ہر گھڑی وہ نور ہا کرتے تھے بہم
گھر سے باہر پر نہ رکھتے تھے قدم
دوڑا حمزہ روتا آیا میرے پاس
ہو رہا تھا وہ نہایت بیحواس
کوہ پہ لیجا کر اوہین بٹھلا دیا
صورت انسان وہ ظاہر ہو گیا
یہ خبر جب پہونچی میری کانون مین
آگیا میرے خلل اوسان مین
دیکھا وہ ہی خیریت ہی جا نشین
اور اوسے آسیب کچھ پہونچا نہین
اوس سے پوچھا مینے کیا گذری حال
اسطرح کی ہمسے اوس نے گفتگو
ایک دن سینہ کیا میرا شگاف
ایک لایا طشت مین وہان آب صاف
اور نکالی اوسمین سے سیاہی جو تھی
یعنی اوسنے میرا سینہ چیر کر
بعد اوسکے چیر ڈالا دل کو بھی
اور کہا سیاہی تھی یہ شیطان کی جا
آب کوثر طشت مین پھر ڈالکر
دھویا دل کے اوسے وہان خوب طرح
یہ ملا کر زخم کو میرا جو ہاتھ
بھر گیا وہ زخم فوراً ایک ساتھ

مین کہان مرکب میرے ناتوان
بچہ امرایان کے جو تکتے تھے
اون سبھونسے مین فقط خالی رہی
اوسکے یہان موجود ہی دُرِ یتیم
جو ہے انسان کی سرین جتنے انام
جب ہوئے حاصل مجھے یہ آگہی
بعد اوسکے مطلب نے آنکر
حسب فرمان میرے خواہ کی گئی
یون کہا اوسنے یہ گوہر بے بدل
بعد اوسکے سب ہمارا قافلہ
آئی دم مرکب میرے آتا بہت
کھل گئے اوس سے پھر شکر لعب
برکت و رحمت ہی وہان ہر سو مدام
حمزہ نامی ایک میری فرزند تھا
تھی عدالت پر ہمیشہ اوسکی نظر
ایک دن ایسی ہوئی ایک واردات
یون لگا کہنے وہ اپنا پیٹ میر
چیر ڈالا اوسنے سینہ آپکا
سنکے مین اور میرا شوہر جلد بے
تشکر حق کا مین بہت لائی بجا
لیگیا ایک جانور مجکو وہان
یعنی اوسنے میرا سینہ چیر کر
اور کہا سیاہی تھی یہ شیطان کی جا
تجہ پہ حق نے دور شیطان کر دیا
معرفت کا نور اوسمین بھر دیا
زخم دل و زخم سینہ مل گیا

کیا کرون لاچار ہون اسمہربان
عورتین آئین جو تھین اونکو ملے
مجکو یاد سی نہایت تر ہوئی
وہ قسیم ہی اور جسیم اور وسیم
حور و غلمان اوسکے دیکھے ہین غلام
بس وہین مین مطلب کے گھر کی
کر دیا تفویض میرے وہ پسر
پیشگی تنخواہ مجھے کچھ دیگئی
لیکے جدا اسکا ہی افضل نیک تر
جمع ہو کر سعدیہ کو جلد یا
چلتے دم ایسا ہوا وہ تیز رو
بیٹھا اوسکی پشت پر حق کا حبیب
کیونکہ تھی گھر مین مرے اصل الاصول
تھا شہ یک شیر احمد مجتبےٰ
حمزہ کا حق جانتے پستان دیگر
گھر سے باہر دونون نکلے ایک ساتھ
لیگیا بھائی کو آ ایک جانور
پھر نہین معلوم مجکو کیا ہوا
مضطرب ہو کر گئے کوہ پر بچارے
اپنے گھر لائی اوسے وہانسے اٹھا
چند کس پھر آگئے وہان مردمان
اوسمین سے دلکو نکالا زود تر
تجہ پہ حق نے دور شیطان کر دیا
اوسکو پھر سینہ کے اندر بھر دیا
اور کہا اللہ حافظ ہے ترا

برج جو وہ جو محل کے ہین گرے | سلطنت یہ چودہ پشتون تک رہے | بعد اس سلطنت پہ ہو زوال | ہی یہی تقدیر رب ذوالجلال
اور ہوئے ہین جو کہ آتشخانہ سرد | گر گئے بت اور ہوئی بتخانہ گرد | دیکھی یہ عیسے نے اسکی خبر | بعد میرے آئیگا خیر البشر
آتی ہی اوسکے ہوا ایک امر جدید | دین باطل سب کے سب ہون نا پدید | ہی یقین وہ آگیا خیر الزمان | اوسکے آنیکے ہین یہ جملہ نشان
اور جو اسیون کے تعاقب تھے شتر | عربون کے آنے کی ہی یہ خبر | پھیل جاوینگے عرب کے مردمان | ہر جگہہ اور ہر زمین پر بیگمان
یون کہا نوشیروان نے راست ہے | جو کہا تمنے صحیح یہ بات ہے | اب نہ تم اس راز کو افشا کرو | بہتر ہے اسمین کہ تم خاموش ہو
گر ظہور اوسکا ہوا ہی حالمین | چودہ پشتین گذرین صدہا سالمین | چودہ پشتونکو زمانہ چاہیے | رنج و غم اسوقت مین کیون کیجئے
دیکے انعام اونکو رخصت کر دیا | بس اوسی عرصہ مین وہ شاہ مر گیا | بس نہین گذری تہی اسمین چار سال | ہو گئی وہ پشت اوسکے پائمال
ہو گیا اوسکا تصور سب غلط | چار چودہ سے رہے باقی فقط

بیان رضاعت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یون لکھا حال رضاع مصطفا | کچھ دنون تک شیر مادر کا پیا | بعد اوسکے سو یہ تہی ایک زن | دودہ اوسکا پیتے تہے شاہ زمن
پھر حلیمہ دائی کو منصب ملا | عرصہ تک حضرت نے دودہ اوسکا پیا | برکت و حرمت کا تھا اوپر نزول | کیونکہ تھے یہ حق تعالے کے رسول
ایک ماہ مین جسقدر کوئی بڑہے | ہوتے یہ ایک زمین اتنے بڑہے | جبکہ سرور دو مہینے کے ہوئے | وہ زمین پر بیٹھنے از خود لگے
جبکہ گذرا اونپہ عرصہ چار ماہ | ہو گیا از خود کھڑا یہ رشک ماہ | چھ مہینے کے ہوئے جب سن و سال | چلنے پھرنے تھے زمین پر بیمثال
نو مہینے کی یہ کرتے تھے کلام | ہر کسی کو خود ہی کرتے تہے سلام | بول غایط کپڑون پر کرتے نہ تھے | کہتے تھے پوشیدہ اپنی شرمگاہ
اور نہ دیکھی تہی کسیکا وہ ستر | ہاتہ رکھہ لیتے تھے اپنی آنکھہ پر | جب ہوا ایک سال بس اونپر تمام | افصح و ابلغ یہ کرتے تہے کلام
وقت معہودہ پہ پیتے تہے یہ شیر | پینے مین کرتے نہ جلدی اور نہ دیر | اور عدالت ہتی تہی مد نظر | شیر پیتے تہے نہ وہ حق و گر
اپنے حق پر ہی وہ کرتے اکتفا | حق دیگر کا نہ پیتے تھے ذرا

بیان حلیمہ دائی کہ جناب رسالت مآب بخانہ اش رفتہ

حال کرتا ہون حلیمہ کا رقم | جو کہ تہی دایہ رسول محترم | سعدیہ موضع ہی مکہ کے قریب | تہا بی سعد ایک قبیلہ وہان عجب
سعدیہ مکہ سے دو منزل کے ہین | حاجیان احرام وہانسے باندہتے ہین | یہ حلیمہ وہان کی رہنیوالی ساکنہ | اور قبیلہ انکا ہیگا سعدیہ
ساکنان وہانکے تھے مفلس و تنگدست | محنت و مزدوری سے کرتے گذر | لکھتا ہون اوسکو مفصل اور عیان
عورتین تہین جسقدر وہان شیر دار | شہر مکہ مین وہ جایا کرتی تہین | شیر خواران وہانسے لایا کرتی تہین
عوض اوسکے ملتی تہی تنخواہ اونہین | یہ وظیفہ کرتی تہی وہ دایہ جنمین | ایک ندا آئی وہان عورات کو | ضائع کیون کرتی ہو تم اوقات کو
مکہ مین کثرت سے اب مولود ہین | شیر دار عورات اونمین مقصود ہین | سنکے وہانسے چلدی چندین عورتان | اور مین بہی ہو گئی وہان کو روان
پاس تہے اور دونکے مرکب تیز تہے | میرا مرکب ناتوان تہا سر بسر | اسلیے سنتی نہ کچھ کہتی تہی مین

(۱۲ مین سنی)

تشنگی کا مجھپہ ایک غلبہ ہوا — پانی مانگا مین کسی سے بر ملا — لا دیا مجکو کسی نے کاسہ آب — دیکھکر مین پی لیا اوسکو شتاب
ڈالقہ مین تھا وہ پانی مثل قند — رنگ مین تھا مثل شیر گوسفند — اوسمین تھی خوشبوی عنبر مشکسی — بلکہ وہ خوشبوی بڑھکر تھی اسسے
درد کی باعث سے تھی مین بیحواس — ایک آیا مرغ ابیض میرے پاس — اوسنے آکر میرے تن پر پر ملے — بطن سے میرے ہوئے احمد جدے
جسم پر اونکے نہ تھی آلودگی — تھی مگر ایک نور کی موجودگی — جسم آلائش سے اونکا پاک تھا — کیونکہ تھا وہ نور حق سر تا بپا
جھک کر اوس نے شکر اللہ کیا — تیر حمک کی دی فرشتون نے ندا — پیرو ذرا لوٹ کے سجدہ بھی کیا — سجدہ سے اوٹھکر تشہد کو پڑھا
بعد اوسکے ایک ندا آئی وہین — یہ محمد ہین شفیع المذنبین — عورتون نے پھر محمد کے تئین — طشت مین بٹھلا کے نہلانے لگین
غسل مین تھا کوثر و زمزم کا آب — اوسنے نہلایا محمد کو شتاب — عطر سے وہ تر بتر حلہ کیے — جو کہ اوتری تھی طبق مین غیب سے
زیب آرا اونکے تن پر بس کیا — گود مین میرے محمد کو دیا — بعد ایکے پھر یہ آئی ندا — یہ محمد ہین کہ ختم الانبیا
گرد عالم کے پھرا اونکو آب — تاکہ انکو جان لیوے خلق سب — حشر مین یہ ہے شفیع المذنبین
وہ ہین ٹکرا ابر کا وہان آگیا — یہ نبی اللہ ہے ختم المرسلین — اس سے بس مجکو نہایت غم ہوا
نور اوسکا سارے گھر مین چھا گیا — لے گیا وہ پھر محمد کو اوٹھا — وہ خوشی ایسی تھی کاہی ہوئی
آیا وہ پھر بعد تھوڑی دیر کے — گرد عالم کے پھرا لایا انہین — سارے عالم کو دیکھا لایا انہین
اور پھر اوس ابر سے آئی ندا — غم ہوا اول مین آخر مین خوشی — اور لگے دینے مبارک کی صدا
بعد ازان غائب ہوئے جملہ کسان — ہو مبارک آمنہ تجکو سدا — ہو گئے پھر جمع جملہ اقربا

در بیان علامات و نشان بودن نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام

لائق اظہار ہے یہان اک بیان — ہوئے حضرت کی نبوت کا نشان — گرنا بہ جون در تبون بتخانونکا — اور بجھنا آگ آتش خانون کا
مختصر سا لکھ چکا ہون اوسکا حال — اب بیان کرتا ہون اوسکا حال اول — شاہ تھا اوس ملک کا نوشیروان — تھا وہ عادل اور دانای زمان
تھا خدا ترسی کا اوسکا بند و بست — اور مذہب اوسکا تھا آتش پرست — بیچنی اوسکو یہ خبر وحشت کی جب — گر گئے بتخانہ جملہ سب کے سب
اور منہ کے بل گرے ہین بت تمام — بجھ گئے آتش کدہ سب خاص و عام — اور چودہ برج بھی جو گر پڑے — ایک ہی تاریخ اور دن سب ہوئے
سنکے ان خبرون کو حیران ہو گیا — اور لگا کہنے یہ کیون صدمہ ہوا — ہمنشین وہان قاضی اقتضا تھا — تھا مجوسی پر تعاصب اتفا
یون کہا اوسنے کہ ای عالیجناب — مجھے بھی اوس رات یہ دیکھی تھی خواب — گھوڑے آئے ہین وہان لوزان طپان — پیچھے اونکے ہین شتر عربی دوان
آئی دجلہ تک وہ دوڑے بے مہار — بیٹ گئی پھر ہر طرف کو وہ قطار — اوسکو شاہ سنکر ہوا غمگین بکمال — اور کہا یہ دور ہو کیونکر خیال
یون کہا قاضی نے ای والا ہمم — اپنے دلمین کچھ نہ لاؤ رنج و غم — دوسرے کا ہین ہے نام اوسکا مسیح — ایک ہی افضل ترین عبد المسیح
افضل العلما ہے اور اختر شناس — اونکو ہی علم کہانت ہے بقیاس — اور وہ ہین تاریخ دان صاحب شعور — اور صحائف آسمانی پر عبور
کیجیے اونکو طلب اپنے حضور — وہ کرینگے ایکی وسواس دور — آگئے حسب الطلب دونون وہان — اور لگا ہونے گذشتہ کا بیان
در حقیقت وہ بعث ہونیا تھے — پیر پرست آگ مین سرشار تھے — در جواب اوسکے کہا دونون نے یہ — ہو گئی معلوم ہمکو اوسکی تہ

گرد عالم کے پھرا ہی مصطفےٰ — اور بموجب حکم کی وہ ندا — پھر خدا نی یہ فرشتوں سے کہا — آئی تھی دنیا مین جتنے انبیا
کرکے اونکا ایکی علم و کمال — مین کیا تفویض انکو بیر وال — اور جہانمین جو فضائل تھے اب — مین عطا اونکو کیے ہین سب کے سب
بعد اسکے پھر نہو کوئی نبی — تابع فرمان رہو اسکے سبھی — مین دیا ہی اسکو وہ درجہ رفیع — حشر مین امت کا یہ ہوگا شفیع
بخش دونگا اسکی امت مین سبھی — گو کہ عاصی اور خاطی ہو کوئی — ایک ہوا عبداللہ کی پیدا پسر
سنکے یہ اوسکو ہوئی ایسی خوشی — سابقا ایسی نہ تھی گاہی ہوئی — ہوگیا پھر خوف شادی مرگ کا
کہتے تھی عبداللہ میرا آگیا — اب نہین وہ غم مجھے ذرہ رہا — اوٹھ کے مطلب آمنہ کی گھر گئے
آمنہ کا دیکھا مطلب نے جو حال — بچہ پایا پہلا سا حسن و جمال — آمنہ سے یون کہا مطلب نے وہان
آمنہ نے یون دیا اوسکو جواب — حسن تھا مجہ مین کہان والاجناب — حسن تھا مولود مجہ مین مستعار
سنکے مطلب واپس آئے اپنے گہر — اور کیے قربانی اکتیس شتر

آزاد کردن کنیزک را ابولہب عم رسولؐ بخوشی پیدایش رسولؐ

بولہب کے سو بڑہ تھی ایک کنیز — وہ نہایت نیک تھی اور باتمیز — بولہب کو انکر اوس نے کہا — ایک پسر عبداللہ کی پیدا ہوا
ہو مبارک تجکو فرزند جدید — اوسکی پیدایش گاہی وقت سعید — سنکے اوسکو وہ بہت سا خوش ہوا — اوسکو آزاد اوس خوشی مین کر دیا
یہ نبی پر اوسنے کی جور و جفا — اوسکے حق مین اوتری ہے تب بیدا — بولہب ہے حق سے گو مورد عطاب — ہر دوشنبہ کو اوسے کم ہے عذاب
کیونکہ اوسنے یوم پیدایش نبی — کی خوشی اور ایک کنیز آزاد کی — جو کرے مولود کی اونکی خوشی — اوس سے راضی ہو خدا خوش ہو نبی

در بیان آمنہ والدہ شریفہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حالات ولادت بیان کردن

آمنہ سے یہ روایت ہے لکھی — در وزہ کی مجکو شدت جب ہوئی — مین صرف تنہا تھی اور تنہا وقت رات — دوسرا کوئی نہین تھا میرے ساتھ
اپنی تنہائی سے مین کرکے خیال — کتنی تھی دلمین بھی اندوہ و ملال — ہر طرف بیمان گر میری مدد کی فکر ہان — رہ کی حاضر ہر طرف مین وہ خدمتکنان
یا کہ عورت اور یہان ہوتی کوئی — وہ مگر تی مجسے کچہ پہلو تہی — یا الٰہی مجسپہ تو احسان کر — وقت مشکل ہی اسے آسان کر
ختم کرنے بھی نہ پائی تھی دعا — عور تونسے میرا سب گہر بھر گیا — تھی ہر یک اونمین سے عورت کمال — خوبصورت پاک سیرت خوش خصال
مین کہا انکو کہ تم اے بیبیو — آئی ہو کس واسطے اور تم کون ہو — مین کبھی تمکو نہین دیکھا کہین — رہنے والی مکہ کی تو تم نہین
بولین ہم وجہ سے ہم آئی یہان — پاس خاطر سے تیری اے مہربان — ہم ہین حوا اور سارا ہاجرہ — اور مریم اور یہ ہی آسیہ
لائین ہین ہم ساتھ خوان آسمان سے — لائین پہر لعل و زمرد کے طبق — تھا بہت اونمین فروان لوزحق
ایک مین تھا عطر اور حلوا سیا — دوسرے مین آب کوثر تھا بھرا — آفتابہ لیکے سبو پنجا ماہتاب
گہر تمامی ہو گیا خلد بریں — نار گرتی تھے فلک پر وہ زمین — اسقدر روشن تھی سیر بام و در — میں نہ تھہر سکتی تھی اونپر نظر
بہر رہا تھا عور تونسے میرا گہر — پھرتی تھین وہ عورتین ایدہر اودہر — اول اول تو ہوئی مین خوفناک — بعدہ جاتا رہا سب میرا باک

خواب دیدن آمنہ از پیدایش جناب ختم المرسلین

چھ مہینے گذرے جب آپ کے باب — آمنہ نے سنکو یون دیکھی یہ خواب — نور میری تن سے ایک ہو کر جدا — اسقدر پھیلا نہ تھی کچھ انتہا
ہوئی اوسکی روشنی در ملک شام — محل بصرہ کی ہوئی روشن تمام — بعد اوسکی اور دیکھی ایک خواب — ایک فرشتہ نے کہا آکر شتاب
ہی شکم مین تیری خیر العالمین — ہی وہ مالک ملک و دنیا و دین — جلوہ فرما ہووے تیری گھر مین جب — نام رکھنا تم محمدؐ اوسکا تب
وہ رسول اللہ ہی ختم الانبیاء — اوسکا ہی حافظ حقیقی کبریا — ہین گواہ لاکھون علامات و نشان — مقدم ختم النبی خیر الزمان

بیان پیدایش جناب محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ وعلیہ وسلم

گذری تھی عیسے نبی کو جب سو سال — عہد تھا نوشیروان خوش خصال — اور سن اول تھا وہ اصحاب فیل — آئی تھی مکہ پہ وہ قوم ذلیل
بارھوین ماہ ربیع اول کی تھی — پیر کا دن وقت صبح تھا آخی — وقت پیدایش کے صدہا معجزات — بس ہوئی ظاہر بعالم کائنات
گر لکھون تفصیل اوسکی شرح وار — بیس کہانسے لاون عمر مستعار — مختصر سا لکھتا ہون لیکن بیان — جو کہ لائق اور مناسب ہی یہان
جب زمین پر آئی ختم المرسلین — جھک گئی سجدہ مین حق کے بیس و بین — اوٹھہ کی سر انگلی شہادت کی اونھا — اشہد ان لا الہ الا اللہ سنے کہا
ساتھ اوسکی شہادت رسول — پڑھ چکا جب وہ یہی اصل الاصول — آسمان ہی جھک گئی سیارگان — اور ثوابت ساتھ اونکے بیگمان
اور فرشتے آئے وہان بیشمار — ہر زیارت اور ہونے کو نثار — نور حق نے آکیا اوس جا ظہور — ہوگیا وہ گھر مثال کوہ طور
کیون نہ ہوئی نور سی روشن وہ گھر — جبکہ آوی نور حق کا وہان اثر — بس یہان کافی ہی اتنا ہی خیال — جنس سے ہم جنس راغب ہو کمال
پیک ربانی نے کہ یہ دی ندا — اندام قصر گرا ہے ہوا — آگیا حق اور ہوا باطل فرار — اور نہو باطل کو ہرگز استوار
خاص کر کعبہ مین تھی بت جا بجا — گر پڑی وہ سر کے بل سنکر ندا — سر بسجدہ شکر مین کعبہ ہوا — تین دن تک یہ رہا کرتا دعا
تو ہی مالک ملک و تو ہی رحیم — مجکو خالی کر بتون سے یا کریم — منہدم بتخانہ اکثر ہو گئے — برج چودہ محل کسری کے گرے
ایک بڑا آتشکدہ فارس مین تھا — مشتعل تھا وہ زصدہا سالہا — اہل فارس مشک عنبر ڈالکر — پوجتے تھے اوسکو وہ شام و سحر
آگ روشن مدتون سے اوسمین تھی — وقعۂ اوس رات وہ ساری بجھی — تھا قریشی قوم مین ایک بت کلان — نام اوسکا ہبل کرتے تھی عیان
سال بھر مین ایکدن عرس و دکان — پوجتی تھی اوسکو بھی جاکر وہان — اتفاقاً وہ بھی دن اوس دن ہوا — جو کہ تھا مولود احمد مجتبےٰ
سب کے سب تیار ہو وہان آگئے — جاہتی تھی ہر ایک اوسی سجدہ کرے — اپنی جاسی گر پڑا وہ بت تبھی — ہوگئی غمگین وہان پر وہ سبھی
پھر بدقت سی کیا اوسکو کھڑا — ہوگیا جب وہ کھڑا پھر گر گیا — اس طرح یہ پیش آیا چند بار — وہ کھڑا کرتے یہ گرتا ناگہار
بعض بعض اونمین جو تھی اہل خرد — بت پرستی کو وہ سمجھی کاربد — بعض سوچی بت پرستی کو ورد — آگیا ہی جو گرا یہ بت تڑ ہاں
نکرہ ابر نور وہان پر آگیا — اور سر پر مصطفےٰ کے چھا گیا — پھر ہوا یہ حکم رب العالمین — مصطفےٰ کو پھیر تم گرد زمین
اور ندا دی یہ ہی ختم الانبیاء — ہر کسیکو زیر حکم اوسکے کیا — جو کوئی اوسکے کریگا برخلاف — بس جہنم اوسکی ہی قسمت مین صاف
صوف کا نورانی اور ایک لباس — دوختہ اور بیس تھا اہل قیاس — پر آبدا اوسکے تن پر کر دیا — اور لیا اوس ابر نے اوسکو اٹھا

پیدا ہونیوالی تھی اسمین رسول — جانیوالی تھی ضلالت کی جہل
آمنہ کا چہرہ روشن ہوگیا — کیونکہ تھا اندر شکم کے مصطفےٰ
اور ہوا جبریل کو یہ حکم رب — ایک علم کر سبز کعبہ پر نصب
جب ہوا تعمیل یہ حکم خدا — ہر کوئی واقف یہ قصہ ہوگیا
ہوگئی تخت شیاطین و ازگون — بند ہوا سب کام سی شیطان دون
بھاگ رہا تھا ہر دیا نشی شیطان نابکار — یکبارگی کوہ ابوقبیس پر جا کر قرار
یون کہا سب نے اوسی روتا ہے کیون — اور اپنی جان کو کوتا ہی کیون
آیا وہ ان کے شکم مین آج رات — ہوگئی برباد و فاحق میری بات
عنقریب ہوویگا پیدا وہ پسر — جو کہ کاٹیگا ضلالت کا شجر
دین اوسکا پھیلیگا اندر جہان — کفر کا پھر گز نہ رہ دیگا نشان
جانگے بچہ آتشکدہ سب یکقلم — گر پڑین گے سرنگون جملہ صنم
چرخ پر جانا میرا اب بند ہوا — اسلیے علم کہانت بھی گیا
جسم احمد بڑھتا تھا اندر شکم — آمنہ پر ہوتا تھا جود و کرم
حاملہ کیسی نہین رہتی تھی سست — بلکہ زیادہ راحتین تھی چالاک و چست
اور صفا چہرہ ہوا تھا اسقدر — دیکھنے مین اوسکی جیسی تھی نظر

بطن مین جب نور نے پکڑا قرار — آمنہ پر ایک ہوئی تازہ بہار
جسم اور نور ہوگئی دونون بہم — گھٹ گئی کثرت ہوئی وحدت رقم
اور ندا دی یہ محمد کا نشان — حشر تک قائم رہیگا در جہان
ہر سنا یا حکم ہر ملکوت کو — چرخ پر شیطان کو آنی نہ دو
بند ہوا سب کام سی شیطان دون — تھا ہوا پر تخت جو ابلیس کا
یکبارگی کوہ ابوقبیس پر جا کر قرار — روتا تھا اور پیٹتا تھا اپنا سر
تب کہا اوسنی گردن مین کیا یان — نور احمد تھا جو پردہ مین نہان
ہوگئی برباد و فاحق میری بات — ہوگیا تاراج میرا تخت و تاج
جو کہ کاٹیگا ضلالت کا شجر — شرک کی وہ بیخ و بن لیگا اوکھاڑ
منہدم ہو جانگی بتخانہ تمام — بت پرستی کا نہ لیگا کوئی نام
گر پڑین گے سرنگون جملہ صنم — لات و عزا کو نہ جانے گا کوئی
اب مری بیفائدہ ہی زندگی — جب میری جاتی رہی تابندگی
چلنے پھرنے مین نہ تکلیف و سکی — کرتی تھی ہر وقت مہر و مہ وہ خوبی
رنگ سی تھی ماہ کو تر مندگی — شمس ہی ہو صبح کو جیسا فروغ

خواب دیدن عبد المطلب و تعبیر مین پیدایش پسر

آیا تھا جسدن حمل مین وہ جناب — عبد مطلب نے یہ دیکھی شبکو خواب
جتنا جتنا ہوتا جاتا تھا وہ فربہ — ہوتا جاتا تھا وہ اتنا ہی وسیع
عبد الرحمن تھا معبر ایک یہان — اوسنی یون تعبیر کی اوسکی عیان
دین اوسکا سب جہانکو گھیر لے — جب تلک دنیا رہی باقی رہے
ہی مجی اختر شناسی بھی نصیب — آگیا ہی وہ زمانہ بھی قریب
عمر عبد اللہ تھی پچیس سال کے — وہ کیا کرتے تجارت مالکے
کچھ مرض رستہ مین اونکو ہوگیا — اوسکی کی ہر چند دارو اور دوا
رنج و غم مطلب کو بس سنکر ہوا — پر کرے کیا تھا مقدر کا لکھا
آمنہ کو تھا حمل دو ماہ کا — جب کہ دنیا سی گیا وہ مہ لقا

گہری عبد اللہ کی ایک آنکھ اوٹھا — اور بجانب آسمانکی وہ چڑہا
یہان ملک وہ شمل دنیا ہوگیا — نور سب شمس و قمر کا دب گیا
ہووے عبد اللہ کی پیدا وہ پسر — ملک سحر ا دیان ہووے سر بسر
یہ خلاصہ ہی مری تعبیر کا — ہوگیا وہ مولود ختم الانبیا
سنکے مطلب یہ بشارت خوش ہوئے — شاد و خرم ہو کے اپنی گھر گئے
عبد اللہ کو آیا کوئی کام — وہ گئی مکہ سی سوئی ملک شام
اوسکی کی ہر چند دارو اور دوا — پر نہ ہوئی اوس سے حاصل کچھ نجات
پر کرے کیا تھا مقدر کا لکھا — پر نہ تھا جز صبر کے چارہ دگر
جون جون بڑھتی تھی شکم مین وہ حمل — تھیں اور بڑھتین ہوتین تھی نڈھال

باعث ان سبکا تہا نور مصطفے — وہ شکم مین آمنہ کے جا بسا — جلد یا تہا انسے نور مصطفے — اوس سے بس خالی تہا یہ مرو خدا
فاطمہ نے اونمین کی جب غور — اور نپایا اونمین کچہ کل کا سا طور — دیکہکر یہ حال حیران ہو گئے — کل کے دن کیا بات تہی کیا ہوئی
کل کے دن تہا اسمین کیا حسن و جمال — آج کی دن ہو گیا کیون ہا یہ حال — جو کہ وہ واقف تہی از جملہ علوم — دیکہی اوسنی گردش چرخ و نجوم
گردش انجم سے یہ ثابت ہوا — نور عبد اللہ سی عورت مین گیا — یون کہا عبد المطلب سی کہدیجیے — تم کسی عورت سے تہی شب کو ملے
یون کہا عبد اللہ نے صبح ہی بات — مین ملا بی بی سی اپنے آج رات — فاطمہ نے یون کیا اوس سے کلام — تم سی اب خواہش نہین لیجیے سلام
خط نفسی کی نہ خواہش تہی مجھے — نور احمد لینی کو ڈہونڈہا تجھے — سو وہ تجھ سے نور چلتا ہو گیا — مجھکو تم سی اب نہ کچھ مطلب رہا
چلدئی عبد اللہ اوسکر اپنی گہر — وہ گئی ملک اپنی کو خستہ جگر — ہر دو مایوس ہو کے دونون ہٹ گئے — جیسی جیسی تہی یہ ویسی ہی رہے

بر پا شدن قحط عظیم در ملکہ معظمہ بسبب نشدن بارش

لکہتا ہی راوی کہ نور مصطفے — صلب عبد اللہ بن مطلب کے تہا — بر سا مکہ مین نہ پانی سال بہر — ہو گئی سب خشک اثمار و شجر
خشک جملہ ہو گئی باغ اور چمن — اور رہا باقی نہ ورد و نہ سمن — دشت و کوہ مین نہ ہی سبزی دہان — جانور مرنیلگے تشنہ دہان
گرچہ تہا پانی دہان ہر چند جا — ہو گیا سب خشک زمزم کی سوا — راندن چلتی تہی وہان باد خزان — اور نہ تہا باد بہاری کا نشان
ہو گئی لاغر بہت ایش و شتر — شیر اونکا خشک ہوا وہان بسر — اور لاغر ہو گئے جملہ دواب — جو سفر کیو اسطے تہی کامیاب
آخر وش وہانپر ہوا قحط عظیم — دی پناہ اون سے خداوند کریم — تنگ ہوئی قوم قریشی سخت قہر مان — کہتی تہی ہر دم الہی الامان
اور خصوصاً وہ تہی لاچار سعدیہ — شیر بند پر رہتی تہی جنکی گدیہ — گہاس سے جو پائی جو یا یونسی شیر — خشک سالی سی ہوے ہر دو اسیر
قحط سی سب ہو گئی تہی جان تنگ — سرخ رنگت سی ہوئی تہی رو بزنگ — ہو گئی وہ بز جو تہی شیر زیان
— برتی تہی جا کر تبون سے التجا — پر نہ کچہ نکلے تہا اون سی مدعا —

حاملہ شدن آمنہ والدہ جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم و بارش شدن باران و سر سبز شدن اشجار

تہا مہینا وہ جماد الاخر کے — صلب عبد اللہ سی وہ نور نبی — امنکی بطن مین وہ آگیا — جو کہ تہا نور محمد مصطفے
مجکو یاد آیا یہ مصرع بر محل — آگیا خورشید در برج حمل — ابر رحمت بس فلک پر چہا گیا — گہر بگہر بہرنے لگی باد صبا
اور ہوا باران رحمت کا نزول — ہو گئی شاداب سب باغ و چمن — سنبل و ریحان و نسرین و نسترن
پہنا اشجار و ن نے جامہ سبز رنگ — دفعتہ بدلا گیا سب رنگ و ڈھنگ — ہر جگہ سی مٹگیا خشکی کا نام — بچھ گیا فرش زمرد گون تمام
جو کہ لاغر تہی وہ فربہ بن گئے — اور خوشی سی جامہ تن پر بن گئے — ہو گئی افزونی شیر دواب — ہو گئی اونکی تنون پر آب و تاب
تہی زبان خلق پر یہ بات عام — کوئی آیا ہی یہان خیر الانام — جسکی برکت سی گئی موسم بدل — اوٹہگیا باد خزان کا سب خلل
عورتین تہی اون فنون جو بار دار — اونکی پیدایش ہوئی فرزند نر — کہل گئی جو کوئی عورت تہی عقیم — ہو گئی اچہی کہ جو جو تہی سقیم
جانکر اوسکو عرب نے فیض عام — بتہاج الفرح اوسکا نام — یہ نہایت سال تہا فرخندہ فال — آئین رحمت اور برکت تہی کمال

یون کہا اونہی بہت خوب ہی | جان اور دلسی مجھی مرغوب ہی | ہوگی پھر مطلب بھی باہم صلاح | کردیا عبداللہ سی فوراً نکاح
بعض بعض عورات کہتی تہی زعم | رہگئی اس عقد سی محروم ہم | اور جو عشاقہ تہین سنکر مرین | داغ حسرت کا وہ دلپر لیکین

آمدن فاطمہ شامی زن از ملک شام بمنای شادی کردن با عبداللہ

فاطمہ شامی تہی ایک عورت امیر | مال اور دولت وہ رکھتی تہی کثیر | صاحب افواج تہی اور ہوشیار | اور تہی اپنی ملک پر ذی اختیار
ساکنہ تہی وہ بشہر ملک شام | خوبصورت تہی نہایت خوشخرام | چہرہ مہرہ مین تہی وہ مانند حور | حسن مین یکتا تہی اور تہی وہ بشعور
فرد تہی بالذات اور مختار تہی | نہ کسی کے ساتہ منکوحہ ہوئی | ملکنی پٹنہی مین تہی وہ چالاک و چست | کاروبار اپنی مین تہی وہ تندرست
فاضلہ ازبس تہی اور تاریخ دان | خوب واقف تہی زعلم کاہنان | معتبر جانی تہی بنیونکی خبر | یاتی من بعدی کا سمجھی تہی اثر
جب سنا اوسنی یہ عبداللہ کا حال | شوق ملنے کا ہوا اوسکو کمال | جلدی اپنی گہر سی باجاہ و حشم | مکہون پر آگیا جود و کرم
شہر کے باہر ہوئی خیمہ زنان | تاکہ آتی جاتی دیکہی ہمکنان | آتی جاتی خلق تہی اوس راہ سے | دیکہتی تہی اونکو خیمہ گاہ سے
اتفاقاً آگئی عبداللہ وہان | شوق مین آئی تہی جبکی وہ دکان | دیکہتی ہی اونپہ عاشق ہوگئی | سمجھی بیشک اسمین ہے نور نبی
مجہ مین آجاوی یہ نطفہ پاک اگر | راست آجاوی یہ تیر اسب سفر | خیمہ سی اوٹہکر کے پکڑا اوسکا ہاتہ | لیگئی خیمہ مین اوسکو اپنی ساتہ
دیکہی اوسکی سب علامات و نشان | صلب مین نور نبی پایا نہان | جبکہ پیشانی پہ تہا نور رسول | مدعا قلب سمجہا از حصول
یون کہا اونسی کہ مین آئی ہون یہان | کرنی شادی اپنی تجہسے ہی جوان | مال و جان تجہپر مین سب قربان کرون | ہر طرحسے تابع فرمان رہون
جتنا میرا مال ہی اور ملک و زر | ملک مین تیری کرون وہ سر بسر | زوجیت مین اپنی کر مجکو قبول | تاکہ محنت میری ہووے سب وصول
بولی عبداللہ یہ ازروی نیاز | مین نہین ہون اس امر کا کچہ مجاز | باپ میرا عبد مطلب مین رئیس | میری ہر دم مین شفیق و اور انیس
اونکا ہر گونہ ہی مجہپہ اختیار | اسلیے غایت ہون تمسی شرمسار | یوچہکر اونسی تمہین دونگا جواب | ابہی مجھی معذور رکہیی ایجناب
یون کہا لو باپ سی جاکر صلاح | ہی تمہاری اور مری اسمین فلاح | وہانسے عبداللہ پہر آئی اپنی گہر | اور کہایہ باپ سی سب سرگذر
سنکی اوسکو خوش ہوا اوسکا پدر | اور کہا تجکو مبارک ہو پسر | ملک و اموال رہوے حصول | شوق قسی اوس زنکو تو کرلی قبول
دیر اسمین ہم نہ ہرگز کیجیو | زوجیت مین اپنی اسکو لیجیو | سنکی عبداللہ ہوئی یہ بات شاد | کیونکہ دلکی اوسکی برآئی مراد
خوب پختہ دلسی یہ کرکے صلاح | صبحدم اوس سے کرون جاکر نکاح | اور سمجھا کیا مقدر کا ہی رنگ | شب کو بدلا جاویگا سارنگی و ہنگ
حسب عادت اپنی گہر مین وہ گئے | آمنہ سی شب کو ہم بستر ہوئے | صلب مین اوسکی جو تہا نور نبی | آمنہ پر ہار اوس ہی ہوگئی
صبح کو عبداللہ جب سوتی اوٹہی | فاطمہ کی خیمہ پر فوراً گئے | اس توقع پر نکاح اوس سے کرون | زوجیت مین اپنی اوسکو جاکی لون
دیکہا عبداللہ کو جو آیا ہوا | خیمہ سی باہر وہ آئی دلربا | آتی ہی خیمہ سی پکڑا اوسکا ہاتہ | لیگئی خیمہ مین اوسکو اپنی ساتہ
بیٹہکر باتین لگی ہونی وہان | نہ ملی عبداللہ مین شیرین زبان | اور نہ پائی اوسکی چہری پر بہار | اور نہ پیشانی کو دیکہا آبدار
اور نہ دیکہین اوسکی آنکہین نرگسین | اور نہی اوسکی زلفین عنبرین | اور نہی اوسکی نہ لب و دندان | کرتی محبوبی سی جو تہی قتل عام

عبد مطلب ہی صحیح تر انکا نام — اور عبد المطلب ہی نام عام — تاریخ تھی فرزند او نکی نامدار — لکھتا ہون نام او نکی یہان تفصیل وار
حمزہ و عباس ابی طالب سب — پانچوین عبد اللہ ہین حالی نسب — تھی بڑی مطلب کے عزت اور شان — سب سی بڑھکر تھی یہ عالی خاندان
ساکن مکہ تھی از قوم قریش — عزت و حرمت مین تھی ہر ایک سی بیش — ہر جگہہ پر تھے یہ صاحب اعتبار — تھی تجارت پیشہ غایت ہوشیار

بیان حال و نام والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و دشمن متدین یہودیان و ارادہ قتل عبد اللہ

نور اعظم صلب مطلب مین جو تھا — وہ حکم مین او نکی زوجہ کے گیا — زوجہ او نکی حاملہ بس ہو گیین — نور ازسین ہو گیا بس تہ بتہ
پس دیا اللہ نی او سکو پسر — نور کا پتلا تھا وہ حالی گہر — دیکھکر مطلب نہایت خوش ہوا — نام او سکا او نے عبد اللہ کیا
یہ وہ عبد اللہ لکھا تھا جسکو حق — تاریخ کس مطلب کے فرزندان جو ہین — پشت مین تھا او نکی زہ تا بعبد منیر — جس سی ختم الانبیا کا ہو ظہور
رفتہ رفتہ ہو گئی جب وہ جوان — نور پیشانی پہ تھا او سکی عیان — تھی نہایت خوبصورت و جمیل — قد اور قامت مین سی غایت سلیل
اور نہایت متقی پرہیز گار — پرحیا و باسخا ذی اقتدار — عورتین اوسپر سب عاشق ہوئی — چاہتی تھی او س سی ہو ہم بستری
آنی اور جانیکا او سکی تکتی راہ — نہین دیکھی تھا او نکو بہر نگاہ — اور نہین دی تھا کسیکو کچھ جواب — تھی حیا بس او نکو بیحد و حساب
اتقا مین تھا بہت ثابت قدم — دین تھا او سوقت مین جس طرح سی — تھی تھی پابند وہ او س طور سی
عابد و زاہد تھی یہ مشہور عام — آنکی عزت کرتی تھی ملکی تمام — آتی تھی جس جلسہ مین ہو نیکنام — کرتی تھی سب انکی عزت احترام
راست گوئی مین نہایت صاف تھے — ہر امر مین مجمع الاوصاف تھی — افضلیت اس سبب سی تھی نصیب — ہو نیوالا نسی تھا حق کا حبیب
انکی پیشانی مین تھا نور رسول — اسلیی ہر ایک کو تھی وہ قبول — حسن کے او سکی ہوئی ایک دھوم سی — دیکھنی کو او سکی آتی خاص و عام
اور نہایت او سکو تھا حسن و جمال — مجمع الاوصاف تھی صاحب کمال — یہ خبر پہونچی بہر ملک و دیار — ہی پسر مطلب کا غایت ہوشیار
اور شیطان نے یہ دی ہر جا ندا — صلب مین ہی او سکی نور مصطفے — اب تولد او سکا ہوگا عنقریب — او سکا دین آئین ہوویگا عجیب
کوہ یگانہ اور تجانہ تمام — دین مین آوینگے او سکی خاص و عام — جسقدر کاہن تھی اور احبار شناس — تھی کتابین آسمانی او نکی پاس
اس خبر پر متفق سب ہو گئے — عنقریب ہی آنیوالا نبی ہے — ہو صرف تنہا وہ بی سامان مہ
یہ خبر سنکر یہودی ملک شام — دین ہمارا یکو کریگا وہ خراب — او سکا بد خواہ ہو مقرر وہ پسر
قتل کرنیکو چلے ہفتاد کس — صید گاہ مین گہیرا عبد اللہ کو بس — کاٹنی اب چاہی اصل و فرع
یہ یحیی عبد اللہ کی وہ بہر مدد — اتفاقاً وہانیہ تھی عبد الوہب — عبد مطلب سی تھی شامل و رکاب
وہ سوار انسان کی صورت نہ تھی — سونت سونت آئی جو تلوارین وہان — غیب سی ہوا آئی ناگہان
دونون نی دیکھی یہ حالت از نظر — قتل وہ ستر سوارون نی کیے — بعد او سکی پھر وہ غایب ہو گئی
زوجہ اپنی سے کہا یہ ماجرا — ہو گیا عبد الوہب کو یہ یقین — ہی یہ عبد اللہ ہی مقبول خدا — ہی یہ عبد اللہ نزہ مرہ کل ملین
آمنہ دختر جو میری نیکذات — او سکی شادی کردون عبد اللہ کے ساتھ

طعن سی مجھپہ نہوئین حرف زن | دیوین اصلاح جو کہین اہل سخن | اور نہین اصلاح تو خاموشی کرین | عیب سی میری فراموشی کرین
سامعان و قاریونسی التجا | کرتا ہون میری لیی چاہین دعا | زندگی بہر میری ہووی بہتری | آخرت مین مغفرت ہووی میری
ہر گھڑی ہی یہ دعا حق سی میری | ہو یہ مقبول بدرگاہ نبی | بعدہ مقبول ہووی خاص و عام | پس بحق آل و اصحاب کرام
 | ای امانت کر تو اب اہل رقم | حال احمد مجتبی شافع امم |

بیان حال نور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نور احمد نور حق سی تھا توام | جیسی ہون الفاظ و معنی بہم | جیسی ہو خوشبوی گل پنکھڑی مین نہان
نور ہر دو ذات حق مین تھی قدیم | اوسکو جانی تھا ہو اللہ العلیم | اور ہر ایک سی وہ پوشیدہ نہان
پھر ہوا منظور رب العالمین | جلوہ گر ہو نور احمد سی زمین | تاکہ ظاہر ہون محمد مصطفے
ہر سبب کو سبب درکار ہی | عکس کا بھی اوسکی حق تمار ہی | بر خلاف اوسکی نہین کرتا کہین
نور اپنی سی کیا اوسکو جدا | جو کہ تھا نور محمد مصطفے | حق تعالی کی وہ سجدہ مین گیا
بس رہا سجدہ مین وہ مدت تلک | اوس سی ناواقف رہی جملہ ملک | حق ہی واقف تھا ر مستقبل و حال
خاک سی پیدا کیا آدم کو وہان | صلب مین اوسکی گیا اوسکو نہان | اب کری سجدہ ای ملکر تمام
ہر کوئی سجدہ کو فوراً جا پڑا | پر عزازیل لعین منکر رہا | گو کہ آدم کا تھا ظاہر مین وجود
اللہ اللہ کیا محمد کی ہی شان | جسکی ساجد ہو گئی کر دیا یان | کیونکہ تھا یہ حکم از بہر حبیب
جیمین آتا ہی کہ اب کچھ بڑہ چلون | پر مجھی مانع ہی شرع رہ نمون | مدعا قلبی ہو جاتا حصول
گو ملو کی بات ہی اب کیا کہون | ہی بہلا ایمان صم بکم ہو رہون | اور گندم کا شجر وہان پر جدید
آدم و حوا کو یون حق نی کہا | تم نہ ہو جو اس شجر سی تقربا | کہا گئی گندم کو دونون ور جنان
انکو جنت سی گرایا بر زمین | آل یہ انکی کیا شیطان لعین | زیور جنت پہنایا تہا جسے
کر گیا رنگین ہی اس جا پر رقم | ہی کہین شہد اور کہین ہے صاف سم | دام مین پھنسیونہ اسکی تم کبھی
آل آدم کا یہ دشمن ہی لعین | اس سے تم ایمن کبھی ہونا نہین | وہ تہا ایک اسرار باطن سر ری
پشتون در پشتون کری تہا انتقال | نور احمد کا بحکم ذو الجلال | مثل شیث و ادریس نوح اور دیگران
اور ابراہیم و اسمعیل کے | یہ ہر ایک کی صلب مین آتی ہی | جو نیک ہوتا تا آتا تہا وہان
صلب پاک اور رحم اطہر مین سدا | نور اعظم منتقل ہوتا رہا | یہان تلک مطلب مشرف ہو گیے
حال مطلب کا بھی لکھنا پڑا | کیونکہ یہ جد ہین رسول مجتبی | مصطفے کی یہ معاون تھی سدا

بیان حال و نام اجداد امجاد حضرت یعنی ہر چہار کرسی

آپ ہین سرتاج جملہ انبیا — سب جہانکی آپ ہین گے پیشوا — جتنی خلقت ہی خدا و جہان — سب کی تم افسر ہو یا خیر الزمان
بعد اللہ کی تم ہو افضل ترین — یا رسول اللہ شفیع المذنبین — حق تعالی نی تمہین بخشا شرف — تم ہو گوہر اور آدم ہی صدف
آپ سا پیدا نہین کوئی ہوا — اور نہین ہوئیگا کوئی مطلقا — ختم ہی تم پر نبوت یا نبی — بعد تیری نہ نبی ہوگا کوئی
تمپہ نازل ہون درودین اور سلام — جانب حق سی ہر لحظہ دوام — جتنی افراد ہین موالید و نبات — ضعف در ضعف ہو کے صلواۃ و صلات
اور تمہارے آل اور اصحاب پر — ہو یہ بیشو تحفہ درودین سر بسر

در نعت آل اطہار سید المرسلین

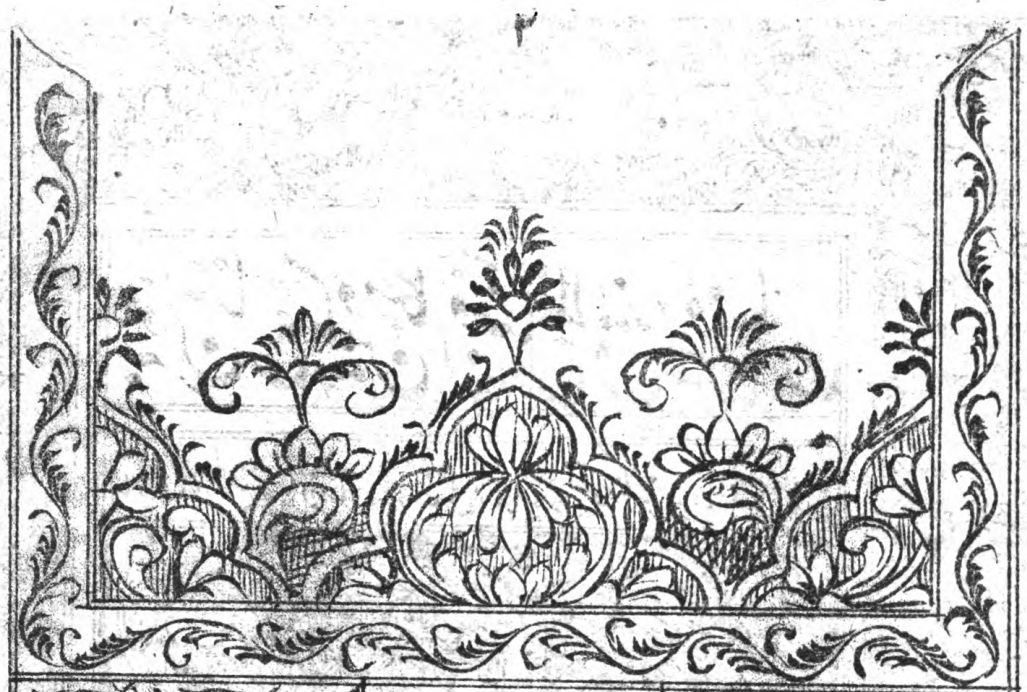
آل یا کی اونکی ہین سب جا بجا — ہی فضیلت اونکی بیحد بیشمار — فاطمہ ہر احسین اور زین — ہین رسول اللہ کی یہ جان و تن
ہی جو سورہ ہل اتی قرآنمین — حق نی نازل کی ہی اونکی شان مین — لاتی ہی جنت سی تحفہ جبرئیل — واسطی حسنین کی نبی قال و قیل
اونکا گہوارہ ہلاتے تھے سدا — ہر دو تن تھی تن رسول مجتبی — ہین حدیثین اونکی حق مین بیکران — ہین یہ مقبول خداوند جہان
پارۂ دل ہین یہ ختم الانبیا — انسی ہین راضی محمد اور خدا — ہین یہ اشراف اور اکمل فیلکنام — انپہ ہون ہر وقت صلواۃ و سلام

در نعت اصحاب کبار

تھی ہزارون یار اصحاب نبی — جان نثار تابع فرمان سبھی — بدر مین انمین سی تھی جو جو شمول — وہ ہین مقبولان اللہ اور رسول
آیت تحت الشجر نازل ہوئی — بدریون کیواسطی ہی آئی — ہین صحابی گرچہ بیحد و شمار — ہر گزیدہ اونمین تھی یہ چار یار
تھی ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ علے — تھی یہ چارون خاص ترلب لباب — ہین فضیلت انکی بیحد و حساب
ثانی اثنین آیا جو قرآن مین — خاص ہی بوبکر کی یہ شان مین — ہین گی آیات و حدیثین بیشمار — فی نمین اونکی جو ہین گی چار یار
مین لکھونگا ذکر جب ہر ایک کا — وہان کرونگا سب یا ن صفت و ثنا — وہ نہین عاقل تھی حق سی ایک نفس — ہی رضی اللہ عنہم اونکو بس
اونپہ ہو ہر وقت و ہر لحظہ سلام — جانب حق سی درودین اور سلام

باعث بیان و عفو تقصیرات خود در نظم کردن

ایکدن تنہائی مین گذرا خیال — مختصر سا لکھہ رسول اللہ کا حال — اور حال چار یاران نیکذات
اے امانت مختصر سا نظم کر — ہوئین خوش سب اسکو سنکر سر بسر — نظم کا ہی شوق جسکو در جہان
نظم کو پڑہتی ہین ہر ایک تو فسی — یاد کرتی ہین وہ اوسکو دو دق — دیر مین ہوتا ہی اسکا اختتام
شاعرون کیسی نہین میری مقال — آتی ہی مجکو حیا اسمین کمال — بر توکل نظم کرتا ہون رقم
شاعرونمین گو نہین ہون منتہی — یہ نہ واقف نہین نہ مبتدی — یا وین اسمین کچہ اگر سہو و خطا
یا کہ ہو اسمین بہ کلمات و ردی — یا کہ اسمین سوی ترکیبی ہوی — یا وزن سی شعر کوئی گر گیا
یا کہ قطع مین بدی کچہ ہو گئی — یا کہ بحر اسکی نہین پوری ہوئی — یا مکرر لفظ حرفی ہو گیا — یا کوئی دیگر سقم پیدا ہوا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد جناب ایزد متعال

حمد بیحد ہے رب پاک ذات — جسکی قبضہ مین ہی سب ہے حیات وممات — وہ ہی مالک ملک حی لایموت — ہی حیات وموت سب اوسکا ثبوت

جسکو چاہی وہ کری دم مین فنا — جس فنا کو چاہی جندان دی بقا — اوسکی قبضہ مین ہی دونون جہان — زیر حکم اوسکی ہین سب کون ومکان

ایک پل مین سب جہان پیدا کیا — ایکدم مین سب کو کریگا فنا — وہ نہین محتاج کچھ تدبیر کا — وہ ہی خالق قدرت وتقدیر کا

ہی وہ ہر ایک کام مین قادر قدیر — ہی وہی مخفی کا سامع اور بصیر — ہی وہ صانع جملہ مصنوعات کا — وہ ہی خالق ہیگا دن اور رات کا

اوسنی ہی پیدا کیی ارض وفلک — حور وغلمان اور رفرف اور ملک — اور موالید ثلاثہ اور حیات — دوزخ واعراف وجنت کائنات

دیو جنات وپری جن وبشر — اور مخلوقات جملہ سر بسر — کن کی کہتے ہی جہان پیدا ہوا — خاص احمد پر ہی خود شیدا ہوا

ہی بلاشک وہ ہو اللہ الصمد — لم یلد لم یولد ولم یکن لہ احد

در نعت سید المرسلین محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم

کیا کرونمین وصف احمد مجتبی — ثنا نمین جسکی خدا نے یہ کہا — تیری باعث مین کیا پیدا جہان — ورنہ پیدا کرتا کچھ کون ومکان

یارسول اللہ تم ہو محبوب رب — تم ہو سلطان اور مطیع ہین سب — تیری باعث سی ہوا سب نور ونار — تیری باعث سی ہوا لیل ونہار

تیری باعث سی ہوئی دنیا ودین — تیری باعث سی ہوا عین الیقین — تو ہی نور حق تیرا ہے نور سب — برزمین وچرخ ہی موجود اب

آپ ہین محبوب رب العالمین — اسلیے ہو سب سی تم افضل ترین — انبیاون پر تمہارا ہی حرف — جیسے زر پر کیمیا کو ہو شرف

نور سی تیری منور ہے جہان — چرخ وارض وچاند سورج انس وجان — حضرت آدم سی تا عیسے نبی — پس نہین پیدا ہوا تمسا کوئی

Lazkira Rasool

INDIAN INSTI

بہ عون صناع مکین و مکان فضل خلاق دین و زمان

کتاب دنایاب جامع کلیات جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم منظم دلکش و براہات معتبر مسمی بہ

تذکرہ رسول اکبر

و باسم تاریخ تالیف

خاتم پیمبران

تصنیف عارف معارف طریق خدا آشنا پیر و سنت سنیہ مولوی حکیم امانت علی صاحب ساکن قصبہ نانوتہ مشہور بضلع سہارنپور

مطبع منشی نول کشور میں بہ طبع مزین مقبول جہان ہوئی

Ḥāl-ĕ-Paigambar.

Indian Institute, Oxford.

The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.

